لطائفُ المَدِینَة

(عکس مبنی بر نسخۂ خطی منحصر بفرد)

احوال حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہما

(۱۰۰۵-۱۰۷۱ھ/۱۵۹۶-۱۶۶۱ء)

تالیف

شیخ عبدالاحد وحدت بن خواجہ محمد سعید سرہندی

(۱۰۵۰-۱۱۲۶ھ / ۱۶۴۰ - ۱۷۱۴ء)

تحقیق وتعلیق وترجمہ

محمد اقبال مجددی

حوزۂ نقشبندیہ

کاشانۂ شیر ربانی، مکان نمبر ۵، اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور پاکستان

۱۴۲۵ھ — ۲۰۰۴ء

Marfat.com

محمد اقبال مجددی

(مرتب کتاب حاضر)

۱۔ پیدائش: ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء بمقام قصور (من مضافات لاہور) پنجاب، پاکستان

۲۔ تعلیم: ایم اے تاریخ (درجہ اول) پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۳۔ شغل: ایسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور

۴۔ تالیفات

تذکرہ علمائے ساہووالہ، احوال وآثار سید شرافت نوشاہی، احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری، مقامات مظہری (تحقیق وتعلیق وترجمہ)، حسنات الحرمین (تحقیق وتعلیق وترجمہ)، ملفوظات شریفہ شاہ غلام علی دہلوی (تحقیق وتعلیق) اثبات المولد والقیام (تحقیق وتقدیم) رشحات عنبریہ (تحقیق وتقدیم)، حدیقۃ الاولیاء (تحقیق وتعلیق)، مقاماتِ معصومی (تحقیق وتقدیم و ترجمہ)، احوال مشائخ کبار (تحقیق وتعلیق)، زادالمعاد (تحقیق وتقدیم وترجمہ)، معمولات مظہریہ (تحقیق وتقدیم وتعلیق) کمالات مظہریہ (تحقیق وتعلیق) بشارات مظہریہ (تحقیق و تعلیق)، تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند (مجموعہ مقالات) زیرطبع

۵۔ مقالات

اب تک تقریباً ایک ہزار تحقیقی مقالات دنیا کے موقر جرائد میں طبع ہو چکے ہیں یہ مضامین معارف (اعظم گڈھ، دارالمصنفین)، برہان (دہلی، ندوۃ المصنفین)، مجلّہ علوم اسلامیہ (علی گڈھ)، اورینٹل کالج میگزین (لاہور)، مجلّہ تحقیق (لاہور)، صحیفہ (لاہور) بصائر (کراچی)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور (۱۶۔ مقالات)، دانشنامہ جہان اسلام، تہران (۲۰ مقالات)، دانشنامہ زبان وادب فارسی در شبہ قارہ (۲۵۰ مقالات)، تہران، ایران۔

Marfat.com

لطائف المدینة

(عکس مبنی بر نسخۂ خطی منحصر بفرد)

احوال حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہما

(۱۰۰۵-۱۰۷۱ھ/۱۵۹۶-۱۶۶۱ء)

تالیف

شیخ عبد الاحد وحدت بن خواجہ محمد سعید سرہندی

(۱۰۵۰-۱۱۲۶ھ / ۱۶۴۰ - ۱۷۱۴ء)

◎

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی

◎

حوزۂ نقشبندیہ

کاشانۂ شیر ربانی مکان نمبر ۵، اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

۱۴۲۵ھ — ۲۰۰۴ء

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات حوزۂ نقشبندیہ۔ 2 جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	لطائف المدینہ
مولف	:	شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی
تحقیق و تعلیق و ترجمہ	:	پروفیسر محمد اقبال مجددی
باہتمام	:	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
پروف ریڈنگ	:	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	:	محمد عاصم لطیف
مطبع	:	آر۔زیڈ پیکجز' ۲۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال' لاہور
اشاعت	:	باراول' نومبر ۲۰۰۴ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

وحدت' عبدالاحد سرہندی' شیخ

لطائف المدینہ (ملفوظات و مکاشفات......)

تصوف۔تاریخ ا۔وحدت' عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید سرہندی' مولف

۲۔محمد اقبال مجددی' تحقیق و تعلیق و اردو ترجمہ' ۳۔عنوان' ۶۹۷ ۹۲۲

ناشر

حوزۂ نقشبندیہ' کاشانۂ شیر ربانی' مکان نمبر ۵' اجمیری سٹریٹ ہجویری محلّہ' داتا گنج بخش' لاہور

فون: 042-7313356,0300-4243812,0300-4641828

E-mail:qsrd04@yahoo.com

E-mail:srd04@hotmail.com

www.sher_e_rabbani.com

Marfat.com

بقول حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ:

''اس شیخ (احمد سرہندی مجدد الف ثانی) کے صاحبزادے جو ابھی کم سن ہیں اللہ تعالیٰ کے اسرار اور عجیب استعداد کے مالک ہیں، مختصر یہ کہ شجرۂ طیبہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پروان چڑھائے''

[کلیاتِ خواجہ باقی باللہ (۶۵ مکتوب)]

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

''عروج وزوال کے کسی مقام پر میں محمد سعید کے بغیر نہیں گیا''

(حضرات القدس ۲/۲۳۶)

''(محمد سعید) غم نہ کرو تم میرے ضمنی ہو جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمنی تھے''

(ایضاً ۲/۲۳۷)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

ہم عرصہ دراز سے نقشبندی سلسلہ کی کتابیں شائع کر رہے ہیں، اب خالص علمی و تحقیقی کتب اور مخطوطات کی اشاعت کے لیے حوزۂ نقشبندیہ کے نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا ہے، اس کے شائع شدہ پروگرام[1] کے مطابق ''سلسلہ نقشبندیہ کے ایسے خطی نسخے جو منحصر بفرد ہوں کے عکس شائع کیے جائیں گے'' تاکہ ان کے دیگر نسخے دریافت ہونے پر تقابل و تصحیح کے بعد دنیا میں ان کی اشاعت ممکن ہو سکے۔

حوزۂ نقشبندیہ کے کارکن صد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اس پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے اس سلسلے کا پہلا نادر الوجود قلمی نسخہ ''لطائف المدینہ'' شائع کیا جا رہا ہے جو حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال پر مشتمل ہے جسے آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالاحد وحدت نے سترہ سال کی عمر میں حضرات مجددیہ کے قیام حرمین الشریفین کے دوران (۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء) اہلِ عرب کی استدعا پر آپ کے حین حیات تالیف کیا تھا، اس کا چونکہ اب تک صرف ایک یہی خطی نسخہ دریافت ہوا ہے اس لیے اس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

اس پر مفصل مقدمہ، ملخص اردو ترجمہ اور مختصر تعلیقات پروفیسر محمد اقبال مجددی نے لکھے ہیں مخطوطہ کے مولف شیخ وحدت سرہندی قدس سرہ کے احوال و آثار پہلی مرتبہ اتنی تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں، امید ہے اہلِ علم اس سے استفادہ کریں گے۔

دعاء جو

میاں جمیل احمد شرقپوری

صدر حوزۂ نقشبندیہ

سجادہ نشین درگاہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی

حوزۂ نقشبندیہ، لاہور

۸ جولائی ۲۰۰۴ء

۱۔ روداد حوزۂ نقشبندیہ ۲۰۰۳ء ص ۱۹

Marfat.com

فہرست مندرجات

۱۔	عرض ناشر	۴
۲۔	مقدمہ	۷
۳۔	حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ	۹
۴۔	اورنگ زیب اور نقشبندی مشائخ	۱۳
۵۔	نبائر حضرت مجدد الف ثانی اورنگ زیب کی مصاحبت میں	۲۶
۶۔	حضرات مجددیہ کا سفر حرمین الشریفین	۲۶
۷۔	شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی (مولف لطائف المدینہ)	۲۹
۸۔	ولادت	۲۹
۹۔	تعلیم	۲۹
۱۰۔	کسب سلوک	۳۰
۱۱۔	اسفار حج	۳۳
۱۲۔	ایک غلط فہمی کا ازالہ	۳۷
۱۳۔	بحیثیت شاعر	۴۰
۱۴۔	تالیفات حضرت وحدت	۴۵
۱۵۔	ایک اور غلط فہمی کا ازالہ	۶۲
۱۶۔	حیات حضرت خواجہ محمد سعید کے مآخذ	۶۵
۱۷۔	لطائف المدینہ (ملخص اردو ترجمہ)	۶۹
۱۸۔	مقالہ اول	۷۲

Marfat.com

۱۹۔	انتساب طریقہ نقشبندیہ	۷۲
۲۰۔	انتساب طریقہ قادریہ	۷۳
۲۱۔	انتساب طریقہ چشتیہ	۷۴
۲۲۔	طریق مصافحہ	۷۵
۲۳۔	سند حدیث	۷۵
۲۴۔	سند مشکوۃ	۷۶
۲۵۔	مقالہ ثانی	۷۷
۲۶۔	مقالہ ثالث	۷۷
۲۷۔	مقالہ رابع	۷۸
۲۸۔	مقالہ خامس	۸۲
۲۹۔	تعلیقات	۸۳
۳۰۔	مآخذ مقدمہ وحواشی	۹۰
۳۱۔	شجرات ودستاویزات (عکسیات)	۹۷
۳۲۔	لطائف المدینہ (اعربی متن کے خطی نسخہ کا عکس)	۱۱۱
۳۳۔	تخریج آیات رسالۃ لطائف المدینہ	۱۹۲

Marfat.com

مقدمہ

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ

حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہما لطائف المدینہ کے صاحب سوانح ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے چار بڑے صاحبزادگان تھے' حضرت خواجہ محمد صادق (۱۰۰۰۔۱۰۲۵ھ)' حضرت خواجہ محمد سعید (۱۰۰۵۔۱۰۷۱ھ)' حضرت خواجہ محمد معصوم (۱۰۰۷۔۱۰۷۹ھ) اور حضرت شاہ محمد یحیٰی (ف ۱۰۹۶ھ)

حضرت مجدد الف ثانی کے شیخ بزرگوار حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمت (ف ۱۰۱۲ھ) نے حضرت مجدد الف ثانی کے فرزندوں کو "اسرارِ الٰہی" فرمایا ہے' لکھتے ہیں:

"اس شیخ کے صاحبزادے جو ابھی کم سن ہیں اللہ تعالیٰ کے اسرار ہیں' عجیب استعداد کے مالک ہیں۔ مختصر یہ کہ شجرہ طیبہ ہیں' اللہ تعالیٰ ان کو پروان چڑھائے"[۱]

حضرت خواجہ محمد سعید آپ کے دوسرے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت شعبان ۱۰۰۵ھ کو ہوئی' ابھی بیس سال کے تھے کہ آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ محمد صادق کا ۱۰۲۵ھ کو طاعون کی وبا کے دوران انتقال ہو گیا' چونکہ خواجہ محمد صادق ایک ذی علم اور متقی فرزند تھے آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب ایسا فرزند کہاں سے ملے گا؟ آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو وہ تمام صفات عطا فرمائیں جو ان کے برادر بزرگ میں موجود تھیں۔[۲]

حضرت خواجہ محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے تھے کہ شدید بیمار ہو گئے' کمزوری کے غلبہ میں آپ سے پوچھا گیا کہ کیا چاہتے ہو تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ حضرت خواجہ (باقی باللہ) کو چاہتا ہوں حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات

۱۔ باقی باللہ' خواجہ: کلیات' مکتوب ۶۵' زبدۃ المقامات ۳۰۹

۲۔ ایضاً ۳۱۰

Marfat.com

حضرت خواجہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا:

محمد سعید نے رندی اور رقابت اختیار کر کے غائبانہ طور پر ہماری نسبت اچک لی[۱]

حضرت خواجہ نے اپنے مکتوبات بنام حضرت مجدد الف ثانی میں حضرت خواجہ محمد سعید کو شفقت اور محبت سے یاد فرمایا ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید جب سن شعور کو پہنچے تو اپنے والد گرامی سے پڑھا اور پھر اپنے برادر بزرگ خواجہ محمد صادق کی خدمت میں بھی تحصیل کی اور حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری (ف ۱۰۴۰ھ) کے حضور تکمیل کی، اس وقت آپ کی عمر صرف سترہ سال تھی[۲] اسی عمر میں آپ نے علوم منقول و معقول کا کامل استعداد کے ساتھ درس دینا شروع کر دیا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سعید نے بعض معتبر کتب درسیہ پر حواشی و تعلیقات بھی لکھے ان میں سے مشکوٰۃ المصابیح پر حواشی میں آپ نے ان احادیث کی صحت اور اہمیت پر بحث کی ہے جو ائمہ حنفیہ کا ماخذ ہیں، علما نے ان تعلیقات کو پسند کیا ہے[۳] آپ کا حاشیہ خیالی بھی بہت متین ہے جس میں خاص دقائق بیان کیے ہیں[۴] آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کے حین حیات "عدم رفع سبابہ در تشہد" کے موضوع پر رسالہ بھی تالیف کیا تھا، جس کا حضرت مجدد الف ثانی نے خود ذکر فرمایا ہے:

"فرزندی ارشدی محمد سعید دریں باب (رفع سبابہ) رسالہ می نویسد چوں بہ بیاض برسد فرستادہ خواہد شد[۵]"

۱۔ ایضاً ۳۰۹، حضرات القدس ۲/۲۳۴

۲۔ ایضاً

۳۔ زبدۃ المقامات ۳۱۱

۴۔ حضرات القدس ۲/۲۳۴

۵۔ مجدد الف ثانی، مکتوبات ۱/۳۱۲، ۶۶۲

Marfat.com

خواجہ محمد ہاشم کشمی لکھتے ہیں:

''ایں مخدوم زادہ سلمہ اللہ بتقریب عدم رفعِ سبابہ در تشہد بمذہب مختار حنفیہ رسالہ بنگاشتہ بودند و فرمودند مقصد آنست کہ الویت عدم رفع بہ ثبوت رسد علمائے کہ مثبت رفع سبابہ بودند در اقامت جواب متحیر ماندند[۱]''

حضرت خواجہ محمد سعید کی صرف یہی تصانیف ہیں جن کا معاصرین نے تذکرہ کیا ہے [۲] آپ کے مکتوبات آپ کے صاحبزادے علامہ محمد فرخ نے مرتب کیے جو لاہور سے طبع ہو چکے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد سعید نے سلوک کی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی سے حاصل کی اور تا حیات منازلِ سلوک میں عروج کی مشق جاری رہی جو حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات[۳] اور خود مکتوبات سعیدیہ سے عیاں ہے۔

آپ اپنے حضرت والد کے اسرار کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے آپ کی روحانیت کی تعریف کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا

عروج و زوال کے کسی مقام پر میں محمد سعید کے بغیر نہیں گیا[۴]

حضرت مجدد الف ثانی نے یہ بھی فرمایا کہ جب میرا نزول حضرت شیخ عبدالقادر

۱۔ زبدۃ المقامات ۳۱۰، حضرات القدس ۲/۲۳۵، عمدۃ المقامات ۲۲۷۔۲۲۸ حضرات مجددیہ کے مابین رفع سبابہ اور عدم رفع سبابہ کے موضوع پر اختلاف رہا ہے اس موضوع پر حضرات کے رسائل کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقامات مظہری پر ہمارے تعلیقات ۴۵۵، ۴۹۳۔۴۹۴ (طبع دوم)

۲۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفی خان نے تحقیقات نام کی ایک کتاب خواجہ محمد سعید سے منسوب کی ہے جو ان کی نہیں ہے تفصیل کے لیے اسی مقدمہ کا عنوان ''ایک غلط فہمی کا ازالہ'' ملاحظہ کریں۔

۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیے معارف مکتوبات امام ربانی مرتبہ محمد نعیم اللہ خیالی اور فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات مرتبہ آرثو ربیولر

۴۔ حضرات القدس ۲/۳۲۶

Marfat.com

جیلانی قدس سرہ کے مقام میں واقع ہوا تو میں نے دیکھا کہ محمد سعید میرے ہمراہ تھے۔[۱]

حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا:

(محمد سعید) غم نہ کرو تم میرے ضمنی ہو جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمنی تھے۔[۲]

حضرت خواجہ محمد سعید کا وصال ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۷۱ھ[۳] کو دہلی سے سرہند جاتے ہوئے سنبھالکہ کے مقام پر ہوا نعش مبارک سرہند شریف لا کر آپ کے برادر بزرگ خواجہ محمد صادق کے مزار کے قریب دفن کی گئی۔[۴]

حضرت خواجہ محمد سعید کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں' شاہ عبداللہ' شاہ لطف اللہ' مولوی علامہ محمد فرخ اور بی بی فاطمہ زوجہ اول ماہ جانی بنت شیخ محمد صدیق فاروقی تھانیسری کے بطن سے تھے اور شیخ سعد الدین' شیخ عبدالاحد وحدت' شیخ خلیل اللہ' شیخ محمد یعقوب' شیخ محمد تقی' بی بی صالحہ' بی بی شاکرہ' شرف النساء مریم' فخر النساء بیگم' دوسری زوجہ صاحبہ بیگم (از اولاد حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ) کے بطن سے تھے[۵] ان حضرات کی اولاد کے اسماء کو ہم نے بصورت شجرات مرتب کر دیا ہے۔

۱۔ ایضاً ۲/ ۲۳۶   ۲۔ ایضاً ۲/ ۲۳۷

۳۔ وحدت' عبدالاحد: چہار چمن ۱۴۹' دیوان وحدت ورق ۲۳۹۔ا

عمدۃ المقامات ۲۳۴۔۲۳۶

مولف روضۃ القیومیہ نے حضرت خواجہ محمد سعید کا سال وصال ۱۰۷۰ھ لکھا ہے (۱/ ۲۹۲) جس کا اکثر تذکرہ نویسوں نے اتباع کیا ہے' ہم نے حضرت خواجہ کے فرزند گرامی حضرت وحدت کے قطعہ تاریخ (۱۰۷۱ھ) کو ترجیح دی ہے۔

۴۔ عمدۃ المقامات ۲۳۷

۵۔ احمد ابوالخیر مکی: ہدیۂ احمدیہ ۹' بعض امور کی تفصیل کے لیے مقامات معصومی پر تعلیقات ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

اورنگ زیب اور نقشبندی مشائخ

نقشبندی مشائخ کے سب سے زیادہ خوشگوار تعلقات اورنگزیب عالمگیر کے ساتھ تھے اور حضرت مجدد الف ثانی جس قسم کے بادشاہِ اسلام کو ہندوستان کے تخت پر دیکھنا چاہتے تھے وہ تمام اوصاف اورنگزیب میں موجود تھے۔ گویا حضرات مجددیہ کی تحریک احیاءِ دین دارا شکوہ کے مقابلے میں اورنگزیب کی کامیابی کی صورت میں نمایاں ہوئی۔

اورنگزیب آغاز سے ہی حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات سے متاثر تھا چنانچہ تخت نشینی (۱۰۶۸ھ/۱۶۵۹ء) سے بہت پہلے حدود ۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ء کو وہ باقاعدہ بیعت ہونے کے لیے سرہند شریف حاضر ہوا جہاں اسے ''سلطنت'' کی خوش خبری دی گئی تھی۔[۱] خواجہ سیف الدین بن حضرت خواجہ محمد معصوم نے جن کا صاحبزادگان مجددیہ میں اورنگزیب کے ساتھ سب سے زیادہ ''ربط و ضبط'' تھا' اورنگزیب کے طریقۂ نقشبندیہ میں بیعت ہونے کا تذکرہ واضح الفاظ میں کیا ہے' لکھتے ہیں:

''مختفی نہ ماند کہ بادشاہ (اورنگزیب) بہ دخولِ طریقۂ علیہ مشرف گشتہ بسیار متاثر گشت سہ صحبت با حضرت ایشاں (خواجہ محمد معصوم) داشت[۲]''

مقاماتِ معصومی جیسی مستند کتاب میں بھی اورنگزیب کے حضرت خواجہ محمد معصوم سے بیعت ہونے کا تذکرہ خصوصیت سے کیا گیا ہے۔

شیخ آدم بنوڑی اور خواجہ محمد معصوم کے مرید شیخ محمد امین بدخشی نے بھی لکھا ہے کہ اورنگزیب حضرت خواجہ محمد معصوم کا مرید تھا اور اس نے آپ سے ''دائمی صحبت'' کے لیے کہا تھا جسے آپ نے قبول نہ کیا۔[۳]

۱۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۲/ ۳۸۔۳۹

۲۔ سیف الدین' خواجہ: مکتوبات ۸۳/ ۱۲۳

۳۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین ۱۷۸۔۱

Marfat.com

اورنگزیب کے ساتھ مجددی حضرات کے تعلقات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اول تخت نشینی سے پہلے یعنی اس کی شہزادگی کے زمانے کے مراسم اور دوسرے بادشاہ بننے کے بعد......

حضرت خواجہ محمد سعید کے اورنگزیب کے نام ۹ مکاتیب ہیں جن میں سے پانچ خطوط اس کی شہزادگی کے زمانے میں لکھے گئے ہیں۔[۱] ایک خط میں اسے شہزادہ دیندار لکھا ہے۔[۲] اور وضاحت کی ہے کہ اس زمانے میں ''ظلمات' محدثات اور بدعات'' کا ہر طرف دور دورہ ہے اور ان کا خاتمہ تمہاری ذات سے وابستہ ہے' یہ مکتوب دراصل اورنگزیب کے ایک خط کے جواب میں لکھا گیا ہے جس میں اس نے ان بدلتے ہوئے حالات کو درست کرنے کے لیے دعا کی درخواست کی تھی' اس مکتوب کے آخر میں حضرت مجدد الف ثانی کے نواسے اور اپنے ہمشیرہ زادے خواجہ محی الدین کے لیے سفارش کی ہے کہ انہیں ''محرم بارگاہِ سلطنت'' بنالیں۔[۳] اس سے قیاس قوی ہو جاتا ہے کہ خواجہ محی الدین اس کی تخت نشینی سے پہلے ہی اس کے ساتھ رہتے تھے۔

ایک اور مکتوب میں اورنگزیب کو مرید اور مریدی کا مفہوم جس طریقے سے سمجھایا ہے وہ ایک مرید کو ہی سمجھایا جا سکتا ہے گویا اس مکتوب سے بھی اورنگزیب کے اس خانوادے سے بیعت ہونے کا مفہوم قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اسے شہزادہ دیندار لکھنے کے بعد حسب ذیل بامعنی القاب سے نوازا ہے:

ناصر الملۃ البیضاء' مروج الشریعۃ الغرا و موید الدین القیم' مشید احکام الصراط المستقیم......[۴]

اورنگزیب کی شہزادگی کے زمانے میں لکھے گئے تیسرے مکتوب میں اسے یہ بتایا ہے

۱۔ محمد سعید سرہندی' خواجہ: مکتوبات سعیدیہ' مکتوب ۴۵' ۴۶' ۶۵' ۸۲' ۸۴

۲۔ ایضاً: مکتوب ۴۵، ۳۔ ایضاً ۴۵/۱۰۱

۴۔ ایضاً ۴۶/۲۰۲

Marfat.com

کہ ان ایام میں اسلام کی غربت انتہا کو پہنچ گئی ہے اور تم سے امید وابستہ ہے کہ اس کی عظمتِ رفتہ کو بحال کرو گے:

ذات اشرف ایشاں محی قوائم دین قویم ......

اسی مکتوب میں یہ بتایا ہے کہ میرا بیٹا محمد لطف اللہ ان دنوں تمہارے پاس ہے اور ''محرم سُدّہ علیا'' ہے۔[1] گویا آپ کے بھانجے خواجہ محی الدین تو پہلے ہی اورنگزیب سے وابستہ تھے اب آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد لطف اللہ بھی اورنگزیب کے ساتھ رہنے لگے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان صاحبزادگان کا اورنگزیب کے ساتھ رہنے کا مقصد ترویجِ شریعت میں اس کی مدد کرنا تھا۔

دکن کی شیعہ ریاستوں میں ایران کی دلچسپی شروع سے ہی تھی ایک تو مذہبی یگانگت کی وجہ سے دوسری وجہ سنی ترکوں اور شیعہ ایرانیوں میں مسلسل جنگ کا طویل سلسلہ جاری تھا۔ مغل سلاطین خود کو ترکی کے خلیفہ کے ماتحت سمجھتے تھے اور ایران کو ہمیشہ یہ خطرہ لگا رہتا تھا کہ اگر مغلوں نے ان کے حکم سے ہندوستان کی طرف سے ایران پر حملہ کر دیا تو ایران ان کے درمیان پس کر تباہ ہو جائے گا۔ اس لیے وہ یہ چاہتا تھا کہ مغل حکومت اور دکن کی ریاستیں آپس میں لڑتی رہیں اور انہیں ہماری طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہ مل سکے، ایران یہ بھی چاہتا تھا کہ ہندوستان کی مغل حکومت کو تباہ کر کے بنگال سے بغداد تک ایک وسیع شیعہ حکومت قائم کر لی جائے، منشآت طاہر وحید ایسے شواہد سے بھری پڑی ہے۔ مغلوں کو معلوم تھا کہ دکن میں جمعہ کے خطبات میں خلفائے ثلاثہ پر تبرّی و سب وشتم کیا جاتا ہے، اس لیے شاہ جہاں نے گولکنڈہ کے حکمران قطب الملک سے ۱۰۴۵ھ/۱۶۳۶ء کو ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے یہ طے پایا کہ قطب الملک اپنی حدودِ مملکت میں جمعہ میں شاہ جہان کا نام شامل کرے اور خلفائے راشدین کے ناموں کے ساتھ سب وشتم کا سلسلہ ختم کر دے گا۔ اس پر کم مدت تک عملدرآمد ہوا لیکن جلد ہی وہ

---

[1] ۔ ایضاً ۶۵/۱۲۱

Marfat.com

اس معاہدے سے پھر گیا تو شاہ جہاں نے اسے لکھا کہ تم ان شیعہ خطیبوں کو سزا دو جو صحابہ کرامؓ پر بتر ّی کرتے ہیں اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر مجھ پر یہ فرض ہے کہ میں تمہاری ریاست پر قبضہ کرلوں اور ایسی صورت میں میرے لیے تمہاری جائیدادیں ضبط کرنا اور تمہارا خون بہانا جائز ہوگا۔ شاہ جہاں کا خط پڑھ کر اس نے سبِّ صحابہ پر پابندی لگا دی لیکن جو زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی اور ۱۰۶۶ھ/۱۶۵۵ء کو پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان حالات میں اورنگزیب نے گولکنڈہ کا محاصرہ کرلیا چونکہ ان دنوں وہ شاہ جہاں کی طرف سے ''نظامتِ دکن'' پر مامور تھا۔[۱]

حضرت مجدد الف ثانی اور آپ کے جانشینوں کو ہندوستان میں شیعیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کا شدت سے احساس تھا ان حضرات نے اپنے مکاتیب میں عقائدِ شیعہ کے خلاف بھرپور طریقہ سے احتجاج کیا ہے ان حالات میں حضرت خواجہ محمد سعید نے اس محاصرہ گولکنڈہ کے دوران اورنگزیب کو جو خط لکھا تھا وہ اس کی پوری ترجمانی کرتا ہے۔[۲]

شاہزادگی کے زمانے کا آخری خط حضرت مجدد الف ثانی کے تینوں صاحبزادگان کی طرف سے مشترکہ طور پر لکھا گیا[۳] اس میں اورنگزیب کو اپنے عزم سفر حرمین الشریفین کی اطلاع دی ہے اور یہ سفر عین اورنگزیب کی اپنی بھائیوں کے ساتھ جنگ تخت نشینی کے دوران اختیار کیا گیا تھا ان حضرات نے حرمین الشریفین جا کر ہندوستان میں اسلام کے نفاذ اور دفعِ بدعات کے لیے دعا کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔[۴]

اورنگزیب جیسا کہ ہم وضاحت کر چکے ہیں طریقۂ نقشبندیہ میں بیعت تھا۔ اس کی

۱۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

مقدمہ رقعات عالمگیر ۲۷۴۔ ۳۰۷ (ملخصاً)

۲۔ محمد سعید، خواجہ: مکتوبات ۸۲/۱۴۳، ۳۔ ایضاً ۸۴/۱۴۵

۴۔ تفصیل کے لیے حسنات الحرمین پر ہمارا مقدمہ ملاحظہ کریں

Marfat.com

یہ بیعت بقول خواجہ سیف الدین سرہندی حضرت خواجہ محمد معصوم سے تھی۔[۱] حضرت خواجہ محمد معصوم نے بھی اس کی مختلف مہمات کو جہاد قرار دیا ہے۔ محاصرہ گولکنڈہ کو آپ کے برادر بزرگ خواجہ محمد سعید جہاد قرار دے چکے تھے' خواجہ محمد معصوم نے بھی اسے یہی درجہ دیتے ہوئے لکھا کہ میں اس قسم کے جہاد میں عملی حصہ لینے سے قاصر ہوں اگر فقراء سالہا سال تک ریاضت کریں تب بھی وہ اس جہاد میں شریک ہونے والوں کی گرد کو نہیں پہنچ سکتے ہیں' فرماتے ہیں:

افسوس کہ ایں دوراز کار ازیں قسم نعمتِ خوشگوار بحسبِ ظاہر محروم است...... اگر فقرائے اہلِ عزلت سالہا ریاضت کنند وار بعینات کشند بگردِ ایں عمل نرسند......[۲]

شاہ جہاں کے بیٹوں کے مابین تخت نشینی کی جنگ میں اورنگزیب کو سیاسی' سماجی اور مذہبی اعتبار سے راسخ العقیدہ مسلمان طبقات کی حمایت حاصل تھی اس لیے دارا نے اس کے مقابلے میں آزاد خیال گروہوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے جانشینی کی یہ جنگ نظریاتی جنگ بن گئی' ہندو اور آزاد خیال طبقہ ہندوستان کے تخت پر اکبر جیسا حکمران دیکھنا چاہتا تھا اور راسخ العقیدہ امراء اور علماء وصوفیہ دین دار اور دین پرور بادشاہ چاہتے تھے' اول الذکر گروہ کو دارا کے روپ میں اکبر نظر آتا تھا تو ثانی الذکر گروپ اورنگزیب میں وہ تمام اوصاف پاتا تھا جن کا تذکرہ حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تحریرات میں ملتا ہے۔ جنگِ تخت نشینی میں خانوادہ مجددیہ کی ہمدردیاں واضح طور پر اورنگزیب کے ساتھ تھیں' عین

۱۔ سیف الدین' خواجہ: مکتوبات ۸۳/۱۲۳

۲۔ محمد معصوم' خواجہ: مکتوبات ۱/۶۴/۱۸۰

ہم نے حسنات الحرمین کے مقدمہ (ص ۱۱۲۔۱۱۳) میں قیاس آرائی کی تھی کہ حضرت خواجہ کا یہ مکتوب اورنگزیب کی مہم قندھار سے متعلق ہے لیکن اب سیاق وسباق اور مکتوبات سعیدیہ کے منقولہ بالا اقتباس سے واضح ہوا ہے کہ اس کا تعلق مہم گولکنڈہ سے ہے۔

Marfat.com

انہی ایام میں جب حضرات سرہند نے سفرِ حج اختیار کیا تو اورنگزیب نے حضرت خواجہ محمد معصوم سے کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کی‘ مقاماتِ معصومی میں یہ روایت ملتی ہے کہ سفر پر روانگی سے قبل حضرت خواجہ نے اورنگزیب کو بادشاہت کی بشارت تحریری طور پر دی تھی ۔[۱] حضرت مجدد الف ثانی کے نامور خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوڑی (ف ۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء) جو جنگِ تخت نشینی سے قبل فوت ہو چکے تھے کو عالم رویا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ عالمِ مکاشفہ میں اپنے خلفاء سے کہیں کہ وہ اس جنگ میں اورنگزیب کے لشکر میں شریک ہو جائیں ۔[۲] اسی طرح جنگِ تخت نشینی کے ایام میں اورنگزیب کا ایک حامی امیر نواب قطب الدین خان[۳]‘ شیخ آدم بنوڑی کے خلیفہ شیخ عبدالخالق قصوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور اورنگزیب کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کی چنانچہ انہوں نے کامیابی کے لیے دعا کی۔ فتح مندی کے بعد نواب پھر آیا اور شیخ سے کہا کہ بطور مدد معاش ایک گاؤں آپ کی نذر ہے لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ میں نے یہ دعا محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کی تھی کسی لالچ کے لیے نہیں‘ گویا صوفیہ کرام اورنگزیب کی کامیابی کے لیے دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا تصور کرتے تھے‘ لکھا ہے:

> قطب خان...... آمد و گفت کہ مرادِ ما حاصل شد یک دہ نذرِ شما کردہ ام ایشاں قبول نہ کردہ و گفتند ما برای خدای تعالیٰ مدد کردہ ایم نہ برای طمعِ دنیا [۴]

---

۱ ۔صفر احمد معصومی: مقاماتِ معصومی

۲ ۔محمد مراد بن شیخ حبیب پشاوری: رسالہ کلمۂ چند در احوالِ علماءِ سُوء۔ قلمی ورق ۲۰۲۔ ح

۳ ۔نواب قطب الدین خان خویشگی بن نظر بہادر خویشگی قصوری نے اس جنگ میں اعلانیہ اورنگزیب کی حمایت کی تھی‘ حالات کے لیے دیکھیے:

شاہنواز خان‘ صمصام الدولہ: مآثر الامراء ۳/ ۸۷۔ ۹۶

۴ ۔محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین۔ خطی‘ ورق ۱۷۹

Marfat.com

جب حضراتِ نقشبندیہ حج وزیارت حرمین الشریفین سے واپس ہندوستان آئے تھے تو اورنگزیب کامیاب ہو کر ہندوستان کے تاج وتخت کا مالک بن چکا تھا' اس موقع پر اس نظریاتی جنگ میں حضرت خواجہ محمد سعید نے اورنگزیب کو مبارک باد کا جو خط لکھا تھا اس کا تعلق اس عہد کے بدلتے ہوئے حالات سے ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آفتابِ ہدایت نمودار ہو گیا اور کفر وضلالت کا خاتمہ ہوا اور الحاد وبدعت کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا۔ یہ واضح اشارہ داراشکوہ کی گرفتاری اور پھر اس کے قتل کی طرف ہے' فرماتے ہیں:

از متاعبِ سفر نجات یافتہ...... الحمد للہ کہ بطلوعِ آفتابِ ہدایت ظلماتِ کفر وضلالت رو بانعدام آورد و بیخ الحاد و بدعت از پا افتاد و رایاتِ عدل و انصاف بافقِ اعلیٰ رسیدا......

تعلقات کے دوسرے حصے کا تعلق اورنگزیب کی تخت نشینی کے بعد سے ہے۔ حضراتِ نقشبندیہ اورنگزیب کی کامیابی کے بعد پیچھے نہیں ہٹے بلکہ انہیں اب احساس ہو گیا تھا کہ یہی وقت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں پر سابقہ دور میں ہونے والی

ا۔ محمد سعید' خواجہ' مکتوبات ۹۲/۳۷ حضرات مخدوم زادگان بے چینی سے اورنگزیب کی کامیابی کی خبر سننے کے منتظر رہتے تھے اس لیے اورنگزیب نے دارا پر قابو پاتے ہی اس کا تعاقب شروع کیا تو اس کی اطلاع کے لیے اس نے نہایت ہی مسرت کے ساتھ جو خط حضرات کو لکھا تھا وہ ہم نے دریافت کر لیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

فرمان عالی شان بادشاہ عالمگیر بعد از منہزم شدن داراشکوہ: کہ بہ شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم نوشتہ نحمدہ ونصلی از جانب ایں نیاز مندترینِ خلائق بدرگاہِ حضرت واہب العطیات بہ حقائق معارف آگاہ فضائل وکمالات دستگاہ شیخ محمد سعید سلامِ عافیت انجام برسد' آنچہ از مجد و نصرت یافتن آں لشکرِ اسلام بر اعداء دین بظہور آمدہ بہ سمعِ شریف رسیدہ باشد...... کہ چوں ظلمتِ شب بہ بیانِ جانِ آں سیہ روی در آمد نیم جان بہ ہزار نکبت از معرکہ بیروں برد لشکر گراں مایہ بہ تعاقبِ آں بے عاقبت تعین گشتہ امیداز فضل بخشندہ...... کہ بزودی اسیر گردد

Marfat.com

زیادتیوں کا ازالہ اس طریقے سے کیا جائے کہ یہاں کی معاشرت میں اکبر اور اس کے دین الٰہی سے جو بدعات پھیلی تھیں اور داراشکوہ کے سہارے علمائے سوء نے جو لادین (سیکولر) ریاست کے قیام کی کوشش کی تھی اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے تاکہ احیائے دین کی وہ تحریک جو حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شروع کی تھی اور جس اسلامی فلاحی مملکت کا خواب دیکھا تھا کی عملی تعبیر ہو سکے۔

اس سلسلے میں حضراتِ مجددیہ نے مندرجہ ذیل اقدامات کیے:

۱۔ اورنگزیب سے رابطۂ کلی قائم رکھا۔

۲۔ اورنگزیب کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے خاص اہتمام کیا۔

۳۔ اورنگزیب کے ساتھ دربار میں اور سفر و حضر میں بھی ساتھ رہے۔

۴۔ حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے فرزندوں کو اورنگزیب کی تربیت کے لیے مقرر فرمایا، جو باری باری اس کے پاس جا کر یہ فریضہ انجام دیتے تھے۔

۵۔ حضرت خواجہ نے اپنے بعض ذی علم خلفاء کو صرف اورنگزیب کی تربیت کے لیے خلافت دے کر اس کے ساتھ منسلک کر دیا، جو مرکز میں اس کے ساتھ رہ کر ترویجِ شریعت کے لیے احکام جاری کرواتے اور اس کی باطنی تربیت بھی کرتے تھے۔

خواجہ سیف الدین نے اورنگزیب کے نام کئی خطوط لکھے تھے ایک مکتوب میں اسے واضح الفاظ میں اس کلیہ سے آگاہ کرتے ہیں کہ دین کی تقویت اور ملتِ اسلامیہ کی نصرت سلاطین سے وابستہ ہے، فرماتے ہیں:

توقع کہ ایں خیر خواہ عباد اللہ را بدعاء سلامتِ دارین و خیریت نشاتین در مظان اجابت یاد می نمودہ باشند، والسلام بہ غضبت پناہ شیخ محمد معصوم و شیخ محمد یحییٰ سلامِ عافیت انجام رسد، والسلام والاکرام (مکتوبات حضرت مجدد خطی نسخہ نمبر ۱۴۲۹ کے آخری ورق پر یہ مکتوب منقول ہے۔ (رک حسنات الحرمین، مقدمہ، ۱۳۱۔۱۳۳)

Marfat.com

تقویتِ دینِ متین ونصرتِ ملتِ مبین وابستہ بہ سلاطینِ عظام است[1]

حضرت خواجہ محمد سعید نے اورنگزیب کو ۹ خطوط لکھے جن میں اسے اس کی ذمہ داریوں، ہندوستان میں اسلام کی زبوں حالی اور ترویجِ شریعت کے لیے ہدایات درج فرمائی ہیں۔ ایک مکتوب ہے جو سفرِ حج کے فوراً بعد اسے لکھا ہے وہ اس وقت تک جنگِ تخت نشینی میں کامیاب ہو کر تاج و تخت کا مالک بن چکا تھا، اسے شایانِ شان القاب سے نوازنے کے بعد لکھا ہے کہ تمہاری کامیابی دراصل ہندوستان میں اسلام کی تقویت کا باعث ہوگی، لکھتے ہیں:

حضرت امیر المومنین ظل اللہ فی الارضین، رافع اعلام الشریعۃ الغراء قامع بنیان البدعۃ الغبراء...... کاسر اعناق الکفرۃ الا کاسرۃ محی السنۃ والاسلام...... راہِ عنایت و دین پروری در باب رفع مابقی من الفواحش والمنکرات و منع برخی از منہیات و مسکرات بمقتدایانِ خدمات اسلام تاکید اہتمام رود......[2]

ایک اور مکتوب میں اورنگزیب کو ایک فتح کی مبارک دیتے ہوئے اُسے الحاد و زندقہ کے خاتمے کے لیے کہا ہے اور مزید کوشش کرنے کے لیے بھی زور دیا ہے کہ ملک کے اطراف و اکناف میں ترویجِ شریعت کے لیے فرامین جاری کریں، لکھتے ہیں:

رفع و ہدم ارکانِ و بدعت و قمع رسومِ الحاد و زندقہ نمود...... ایں ہوا خواہِ حقیقی (خواجہ محمد معصوم) امیدوار است کہ ہمتِ علیا مصروفِ...... تائید ارکانِ شریعت غرا فرمودہ فرمان اہتمام بحکام و متصدیانِ اطراف و اکناف صادر شود تا سعیِ بلیغ و اجتہادِ تام دریں باب مصروف دارند......[3]

ایک مکتوب میں جب کہ وہ کفارِ ہند اور اہلِ بدعت کے خلاف برسرِ پیکار تھا اس کی ان مہمات کو جہاد قرار دیتے ہوئے جہاد کے فضائل پر احادیث نقل کر کے بھیجی ہیں یقیناً ان مہمات کا تعلق دکن کی شیعہ ریاستوں سے تھا آپ نے صحابہ کرام کے فضائل پر

1۔ سیف الدین، خواجہ: مکتوبات ۵۷/۸۰

2۔ محمد سعید، خواجہ: مکتوبات ۳۷/۹۱-۹۲ 3۔ ایضاً ۴/۹۵

Marfat.com

حدیثیں بھی اس خط میں نقل کرتے ہوئے صحابہ پر طعن کرنے والوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے:۔

چوں حرفِ جہاد باہلِ بدعت وضلال درمیان است' احادیث چند در فضائلِ صحابہ...... (اہلِ بدعت) از جرگۂ اسلام خارج اند......۱

اورنگزیب کو بھی ان حضرات سے خصوصی انس تھا اس نے جنگ تخت نشینی کے دوران شہزادہ شجاع کو شکست دینے کے بعد دارا شکوہ کی طرف متوجہ ہونے سے قبل خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم دونوں کو اپنے پاس بلایا تو جاتے ہوئے اس نے ان حضرات کو تین سو اشرفیاں بطورِ انعام پیش کیں ۔۲ اسی طرح اورنگزیب نے اپنے تیسرے سال جلوس (۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) میں حضرت خواجہ محمد سعید کو دہلی بلایا۔ آپ ان دنوں مختلف امراض میں مبتلا تھے لیکن اس کے باوجود بادشاہ سے تعلقِ خاطر کی بنا پر آپ تشریف لے گئے تو اورنگزیب نے آپ کو "خلعت اور دو ہزار روپے" انعام کے طور پر دیے ۔۳ اگلے سال ۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء کو اورنگزیب نے خواجہ محمد سعید کو پھر دہلی بلایا اس مرتبہ تو آپ انتہائی علیل تھے لیکن آپ دہلی تشریف لے گئے بادشاہ بہت ہی تعظیم واحترام سے پیش آیا ۔۴ جس کی اطلاع دیتے ہوئے خواجہ محمد سعید اپنے برادرِ گرامی خواجہ محمد معصوم کو لکھتے ہیں کہ سرہند سے دور دہلی جا کر آپ سے دوری کا جو احساس مجھے ہو رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے اورنگزیب کے اظہار عقیدت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار روز سے بادشاہ بڑے اہتمام سے کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کر کے میرے لیے بھیج رہا ہے ۔۵ یہ اورنگزیب کے ساتھ خواجہ محمد سعید کی آخری ملاقات تھی کیوں کہ اس سفرِ دہلی سے واپس سرہند جاتے

---

۱ ۔ ایضاً ۶۶ /۱۲۲۔۱۲۶

۲ ۔ محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ ۲۹۳

۳ ۔ ایضاً ۵۹۵ ' ۴ ۔ بختاور خان: مراۃ العالم ۳/۴۱۳

۵ ۔ محمد سعید' خواجہ: مکتوبات ۹۹/۲۱۵

Marfat.com

ہوئے سنبھالکہ کے مقام آپ کا ۱۰۷۱ھ کو وصال ہوگیا۔ [1]

حضرت خواجہ محمد معصوم کی تحریرات سے تو واضح الفاظ میں یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ باقاعدہ ایک جامع پروگرام کے تحت اورنگزیب کو ملک میں ترویج شریعت اور احکام اسلامی کے نفاذ کے لیے تیار کر رہے تھے۔ آپ کے فرزندانِ گرامی جو ظاہری و باطنی تعلیم سے آراستہ تھے باری باری اورنگزیب کے پاس جاتے اور اُسے اسلامی احکام اور شرعی امور سے آگاہ کرتے رہتے تھے' اس کے علاوہ آپ نے اپنے بعض ذی علم خلفاء کو خلافت ہی صرف اورنگزیب کی تعلیم و تربیت کے لیے دی تھی جو سفر و حضر میں اس کے ساتھ رہ کر ترویجِ شریعت کے لیے راستہ ہموار کرتے رہتے۔

اورنگزیب کی کفارِ ہند کے خلاف مہمات کو انہوں نے کئی مرتبہ جہاد کا درجہ دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ تخت نشینی کے بعد اُسے جہاں بہت سے سیاسی خطرات سے نپٹنا تھا وہاں اسے بدعتیوں اور بدعقیدہ فرقوں سے بھی مقابلہ درپیش تھا۔ اُسی عہد کی یادگار حضرت خواجہ محمد معصوم کا ایک مکتوب ہے جس میں آپ نے اُسے فنای قلب کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ان دنوں جس "امر خطیر اور جہادِ کبیر" میں مصروف ہے اس میں بظاہر وہ اس کے ساتھ شریک نہیں ہیں لیکن باطنی طور پر تم مجھے اپنے ساتھ تصور کرو' فرماتے ہیں:

> ایں دعا گو ہر چند بحسب صورت از دریافتِ دولت ملازمت دور و مہجور است و دریں قسم امرِ خطیر و جہادِ کبیر کہ دریں ایام عنانِ توجہ و اقبال بآں مصروف است داخل نہ لیکن از روی معنی و باطن در ملازمت و حضور است ...... در ہیچ موطن و معرکہ از خدمت عالی جدا نیست و ہمہ جا معیتِ معنوی دارد ...... [2]

اورنگزیب نے حضرت خواجہ محمد معصوم سے دائمی صحبت کی درخواست کی جسے آپ نے

۱۔ صفر احمد: مقاماتِ معصومی

۲۔ محمد معصوم' خواجہ: مکتوبات ۲/۵/۲۹

Marfat.com

اپنے والدِ گرامی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی وصیت کے مطابق قبول نہ فرمایا لیکن کبھی کبھی اس کے انتہائی اشتیاق کے باعث اور ترویجِ شریعت کی تاکید کے لیے آپ اس کے پاس تشریف لے جاتے تھے' معاصر مولف کا بیان ہے:

(حضرت مجدد الف ثانی) دعا کردہ اند کہ شما (خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم) مصاحبِ سلطان نہ شوید الحمدللہ ہمچناں بوقوع پیوست کہ سلطان شاہ جہان بادشاہ علیہ الرحمتہ بسیار مصاحبتِ ایشاں می خواست میسر نہ شد الا نادراً وصلاح آثار...... اورنگزیب سلمہ' مریدِ ایشاں (خواجہ محمد معصوم) گردید دوام صحبتِ ایشاں می خواست قبول نہ کروند...... [1]

اس قسم کی وصیت حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے فرزند بزرگ شیخ محمد صبغتہ اللہ کو بھی کی تھی کہ "ضرورت کلی" کے بعد سلاطین کی صحبت اختیار نہ کرنا:

صحبتِ سلاطین بے ضرورتِ کلی اختیار نخواہد نمود...... [2]

لیکن دارا شکوہ کے سہارے سرگرم عمل آزاد خیالی اور بے دینی کی تحریکوں کے معاشرت پر اثرات کو ختم کرنے کے لیے اس وقت اورنگزیب کی مصاحبت اختیار کرنا عین ضرورتِ کلی بن چکی تھی' معاصر مورخ کا بیان ہے:

"بنا بر استدعای بادشاہِ دین پناہ چند بار ببارگاہِ عظمت و جاہ رسیدہ' باقسام تجلیل وتکریم مخصوص گشت" [3]

آپ کے صاحبزادے خواجہ سیف الدین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اورنگزیب محبت سے آپ کو سفرِ خرچ بھیج کر دہلی آنے کے لیے کہا کرتا تھا۔ [4]

۱۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین ۱۷۸۔۱

۲۔ صفر احمد: مقاماتِ معصومی ۴۲۶

۳۔ بختاور خان: مراۃ العالم ۲/ ۴۱۳

۴۔ سیف الدین' خواجہ: مکتوبات ۱۲۸/ ۱۵۶

Marfat.com

خواجہ محمد سعید کے صاحبزادگان میں سے دو کے ساتھ اورنگزیب کے تعلقات کا پتا چلتا ہے، اول آپ کے فرزندِ گرامی علامہ محمد فرخ (۱۰۳۸-۱۱۲۲ھ/ ۱۶۲۸-۱۷۱۰ء) نے بھی کئی بار اورنگزیب سے ملاقات کی تھی حضراتِ مجددیہ میں حے علامہ محمد فرخ سب سے بڑے عالم تھے اور درس و تدریس آپ کا شغلِ عزیز تھا' ظاہری علوم میں ''پایہ مولویت'' میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ اورنگزیب نے صحیح بخاری آپ سے پڑھی تھی' معاصر مولف شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری نے لکھا ہے:

علامہ عصر عارف وحید مولانا محمد فرخ شاہ...... جامع بود در علوم ظاہر و باطن لیکن پایۂ مولویت را ساتر مرتبہ ارشاد فرمودہ اکثر عمر مبارک را بہ تدریس و تدقیق گذرانیدند جم غفیر از علماء و مشائخ عصر را شرفِ شاگردی حاصل شدہ و سلطان عالمگیر ہم بہ تقریب ایں توفیق مصدر خدمتہا بلیغہ گردیدہ...... [1]

مقاماتِ معصومی میں بھی ہے کہ اورنگزیب نے صحیح بخاری آپ کی خدمت میں پڑھی تھی:

بادشاہ خلد مکان صحیح بخاری را در خدمتِ آں مولوی معنوی خواندہ اند۔ [2]

اسی طرح خواجہ محمد سعید کے دوسرے صاحبزادے شیخ عبدالاحد وحدت (ف ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء) کے ساتھ بھی اورنگزیب کو موانستِ خصوصی تھی ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۷ء کو آپ حجتہ اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ حج کے سفر سے واپس آئے تو اورنگزیب نے بلالیا اور آپ حدود دو سال تک اس کے ساتھ رہے اس کی ملکی مہمات کے دوران لشکر میں قیام کا ذکر بھی ملتا ہے۔ [3]

---

[1] ۔ محمد مراد ٹنگ کشمیری: تحفۃ الفقراء ۱۰۱ ب ' [2] ۔ مقاماتِ معصومی ۴۰۶ 'شیخ محمد فرخ کے حالات' علمی تبحر اور تالیفات کی تفصیل کے لیے دیکھیے تعلیقات مقامات معصومی ۴۰۷/۱۴-۱۵

[3] ۔ وحدت سرہندی: گلشن وحدت ۶۵/۱۲۶، ۷۵/۱۲۶

اورنگزیب کی بیٹی زیب النساء حضرت وحدت کے ساتھ عقیدت رکھتی تھی اس کے نام آپ کے تین مکاتیب میں موجود ہیں۔ (گلشن وحدت' مکتوب نمبر ۴۴' ۴۷' ۵۶)

Marfat.com

نبائر حضرت مجدد الف ثانی اورنگ کی مصاحبت میں:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی صاحبزادیوں میں سے صرف خدیجہ بقید حیات رہیں ان کا نکاح آپ کے برادر زادہ قاضی شیخ عبدالقادر[۱] سے ہوا۔ انہی بی بی خدیجہ کے بطن سے تین صاحبزادے متولد ہوئے خواجہ محی الدین، میر محمد فضل اللہ اور شیخ عبداللطیف۔ حضرت مجدد الف ثانی کے یہ تینوں نواسے علم وعمل اور تقوٰی میں ضرب المثل تھے اور خوش نصیبی سے ان تینوں نے اورنگزیب کی ملازمت و مصاحبت اختیار کرلی۔ ان کے والد گرامی شیخ عبدالقادر سرہند کے قاضی تھے اور نہایت عدل وانصاف کے ساتھ عدالتی فیصلے صادر کرتے تھے۔ ان کا ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء کو انتقال ہوگیا تو اورنگزیب نے ان کے صاحبزادے شیخ محمد فضل اللہ کو جو حضرات مجددیہ کے ہمراہ حج کرکے واپس آئے تو اکبرآباد میں ان بزرگوں سے ملاقات کے دوران بادشاہ نے ان کو ''بمنت تمام'' سرہند کی قضا پیش کی جسے انہوں نے قبول کرلیا۔[۲]

قیاس یہ ہے کہ شیخ محمد فضل اللہ اپنی وفات ۱۱۱۷ھ تک سرہند کے قاضی رہے ہوں گے یہی شیخ محمد فضل اللہ مقاماتِ معصومی کے مولف کے والد تھے۔

حضراتِ مجددیہ کا سفرِ حرمین الشریفین

صوفیہ کرام، خصوصاً مشائخِ نقشبندیہ کی تحریرات میں اس پاک سرزمین پر حاضر ہونے کی خواہش اور بسا اوقات نہایت اضطراب کے ساتھ حرمین شریفین کے بارے میں ''مکاشفاتِ غیبانہ'' کا ذکر ملتا ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

---

[۱] ۔ قاضی شیخ عبدالقادر بن شیخ محمد امین بن شیخ عبدالرزاق بن مخدوم عبدالاحد۔
(رک مقاماتِ معصومی جلد اول)

[۲] ۔ صفر احمد: مقاماتِ معصومی ۳۶۹

Marfat.com

اس مقدس سرزمین پر حاضری کے ارادے سے نکلے تھے لیکن کعبۂ مقصود دہلی ہی میں مل گیا پھر سرہند شریف میں ''نزولِ کعبہ'' کا واقعہ اور مکاشفہ اس ذوق وشوق کی نشاندہی کرتا ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۷ء کو حج کے لیے ہندوستان سے روانہ ہوئے لیکن آپ کے ایک مکتوب محررہ ۱۰۵۷ھ/ ۱۶۴۷ء سے آپ کے اس مبارک سفر کے اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔[1]

حضرت خواجہ اپنے ایک خلیفہ شیخ بایزید بن شیخ بدیع الدین سہارنپوری کو اپنے ارادۂ سفر کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

امیدواریم کہ اواخر ایں ماہ کہ ذی الحج باشد از بست و دوم تا بست و نہم انتقال از سرہند واقع شود و از راہِ بندر سورت بہ کعبۂ مقصود وصول میسر آید...... ہر چند عقلِ عقیل نظر بہ عالمِ اسباب پابند می شود لیکن در راہِ عشق پارہ از بند عقل باید بر آمد [2]

مکتوب کے اس اقتباس سے مفصلہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

حضرت خواجہ حج کے ارادے سے ۲۲ ذی الحج کو سرہند سے روانہ ہوئے اور حدود ۲۹ ذی الحج کو بندر سورت سے گزرنے کی قیاسی تاریخ بتائی۔

حضرت خواجہ جب روانہ ہوئے تو یقیناً اس وقت سالِ روانگی ۱۰۶۷ھ تھا جیسا کہ حسنات الحرمین کے ابتدائیہ میں مترجم نے وضاحت کی ہے۔ اس لیے اس مکتوب کا سالِ تحریر ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۷ء متعین کیا جا سکتا ہے۔

حضرات صاحبزادگان ہندوستان کے مختلف شہروں کے طویل سفر اور سلسلہ مجددیہ کے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کرتے ہوئے سورت پہنچے تھے۔

حضرات جب سرہند شریف سے روانہ ہوئے تو پہلا قیام پانی پت کی بڑی مسجد میں

---

[1] ۔ مکتوبات معصومیہ ۲/ ۰۷

[2] ۔ ایضاً ۲/ ۴۷

Marfat.com

ہوا تھا۔[۱] بہت سے مزارات کی زیارت کے لیے بھی گئے سب سے پہلے اپنے جد بزرگوار شیخ عبدالاحد، پھر امام رفیع الدین[۲] اور حضرت مجدد الف ثانی اور پھر پانی پت میں مزار شیخ شرف الدین بوعلی قلندر اور شیخ احمد ترک، دہلی میں حضرت خواجہ باقی باللہ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت شیخ نظام الدین اولیاء، شیخ نصیر الدین چراغ دہلی اور امیر خسرو وغیرہ۔[۳]

دہلی کے علاوہ برہانپور کے کئی مزارات پر گئے ان میں حضرت خواجہ محمد نعمان بدخشی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت مجدد الف ثانی کے شہرہ آفاق سوانح نگار مولانا محمد ہاشم کشمی کے مزار پر خصوصیت سے جانے کا ذکر ملتا ہے، حضرت وحدت لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ نے جب برہانپور کے قیام کے دوران خواجہ کشمی کے مزار پر جانے کا قصد کیا تو عالمِ مثال میں وہ ہمارے استقبال کے لیے آتے ہوئے معلوم ہوئے، جس کا انہوں نے دور سے ہی ادراک کرلیا:

قال سیدنا الشیخ (محمد سعید) فی برہانفور لما اردت زیارۃ قبر خلیفہ مجدد الف الثانی خواجہ ہاشم البدخشی استقبلنی من مقامہ فادرکنی علی مسافۃ......[۴]

مقاماتِ معصومی کے مختلف مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام صاحبزادگان اس سفر میں شریک ہوئے تھے اگر روضۃ القیومیہ کے اس بیان پر اعتماد کیا جائے تو یہ اہل اللہ کا ایک بہت بڑا لشکر تصور کیا جائے گا۔[۵]

مقاماتِ معصومی کے مولف نے حضرت خواجہ کے سفر حرمین الشریفین کو خاص اہمیت

۱۔ مقامات معصومی ۶۸۴ (نسخہ م)

۲۔ وحدت، عبدالاحد سرہندی: لطائف المدینہ ۱۲۔ا

۳۔ وحدت، عبدالاحد سرہندی: لطائف المدینہ ۱۲ب۔۱۳۔ا

۴۔ ایضاً ورق ۱۳ب

۵۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۲/۸۹

Marfat.com

دی ہےاوراس سلسلہ میں کئی اہم نکات درج کیے ہیں' مولف نے اس سفر کی روداد آپ کے صاجبزادہ مروج الشریعۃ محمد عبید اللہ کے جمع کردہ ان یواقیت سے نقل کی ہے جواس مبارک سفر میں آپ کے ہمراہ تھے اور انہوں نے یواقیت الحرمین کے نام سے عربی میں آپ کے حرمین الشریفین کے دورانِ سفر اور وہاں قیام کے دوران آپ کے ملفوظات اور مکاشفات مرتب کیے تھے بعد میں آپ کے حینِ حیات ہی صاحب حضرات القدس ملا بدرالدین سرہندی کے صاجبزادہ شیخ محمد شاکر نے انہیں فارسی میں منتقل کیا تھا' مولف مقامات کے پیش نظر ترجمہ ہی تھا جس سے انہوں نے نقل و اقتباس کیا ہے۔[۱]

شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت حضرت خواجہ محمد سعید کے صاجبزادے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے پوتے تھے۔

ولادت

حضرت وحدت کی ولادت حدود ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء کو سرہند شریف میں ہوئی[۲]

تعلیم

حضرت وحدت مدرسہ مجددیہ سرہند کے نامور مدرس و عالم اخوند عبدالحق سجاول

---

[۱] ۔حسنات الحرمین ہمارے مقدمہ' حواشی اور اردو ترجمہ سمیت طبع ہو چکی ہے

[۲] ۔صفر احمد: مقاماتِ معصومی ۳/۴۰۸ سالِ ولادت میں اختلاف ہے معاصر مولف شیخ محمد مراد ننگ کشمیری نے جو حضرت وحدت کے خلیفہ بھی تھے' حضرت وحدت کا یہ کشف نقل کیا ہے کہ میری عمر ۷۵ سال ہوگی' جو صحیح ثابت ہوا اور ۱۱۳۶ھ کو وصال ہو گیا (حسنات المقربین' ورق ۱۲۳ (ب) اس اعتبار سے سال ولادت ۱۰۶۱ھ (۱۱۳۶+۷۵۔۱۰۵) ہونا چاہیے۔تاہم ایک سال اگر جاری سال کے طور پر تصور کیا جائے تو مقاماتِ معصومی کی روایت صحت کے قریب ہے۔

Marfat.com

سرہندی [1] کے شاگرد تھے۔ [2] اس کے علاوہ اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محمد سعید اور دیگر اساتذہ سے بھی تحصیل کی تھی۔

کسبِ سلوک

حصولِ علم کے دوران ہی حضرت وحدت نے اپنے والدِ گرامی کی خدمت میں کسبِ سلوک کا بھی آغاز کر دیا تھا' آپ کے والد کے بھانجے میر شیخ محمد فضل اللہ (ف ۱۱۱۷ھ) بھی جو کہ آپ سے صرف چھ ماہ بڑے تھے اور انہی ایام میں حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ' کی خدمت میں مصروفِ عمل تھے' کئی اہم بشارات سے نوازے گئے۔ [3]

حضرت وحدت سلوک کی منازل طے کر کے اپنے والد کی خلافت کے حق دار ٹھہرے [4] آپ اپنے والدِ بزرگوار کے باطنی اسرار سے کماحقہ واقف تھے' اپنے والدِ گرامی کے وصال (۱۰۷۱ھ) کے بعد فوری طور پر حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ' کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے بلکہ کامل ایک سال توقف کیا اور اس دوران حضرت خواجہ محمد سعید کی روحِ پرفتوح سے فیض یاب ہوتے رہے [5] اس کے بعد آپ نے حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمت کی خدمت میں رجوع کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم تمہیں ازسرِ نو مرید کریں گے جس پر انہیں بڑا تعجب ہوا کہ والد بزرگ کی خدمت میں

---

[1] ۔ اخوند سجاول سرہندی حضرت خواجہ محمد معصوم کے استاد اور خلیفہ تھے' وصال کے بعد حضرت خواجہ کو غسل دینے کی سعادت بھی انہیں کو نصیب ہوئی تھی۔ حضرت خواجہ کے حکم پر شرح وقایہ کا فارسی میں ترجمہ کیا اور اسے اورنگ زیب کے نام معنون کیا' اورنگ زیب سے توسل بھی تھا (مقاماتِ معصومی ۳/ ۴۸۰' ۴/ ۳۸۶)

[2] ۔ ایضاً ۴۸۰' گلشنِ وحدت ۵۴/ ۶۶

[3] ۔ مقاماتِ معصومی ۳/ ۳۶۷ ' [4] ۔ تحفۃ الفقراء ۱۰۵ ' [5] ۔ مقاماتِ معصومی ۳/ ۴۰۹' گلشنِ وحدت ۵۴/ ۶۶

Marfat.com

میں نے جو محنت و ریاضت کی ہے وہ سب ضائع گئی۔ آپ اسی تردد میں تھے کہ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تمہارے والد نے تمہیں جو بشارتیں دی ہیں وہ سب مجھے معلوم ہیں لیکن میرا قاعدہ جداگانہ ہے بہرحال آپ حضرت خواجہ سے بیعت ہوئے اور جلد ہی مراحلِ سلوک طے کرنا شروع کر دیے۔ آپ کے ابتدائی ایامِ کسب کی کیفیت خود حضرت خواجہ نے اپنے ایک مکتوب میں یوں تحریر فرمائی ہے:

''تمہارے (مخدوم زادہ ثالث حضرت مروج الشریعت عبید اللہ) کے جانے کے بعد آج شیخ عبدالاحد (وحدت) فقیر کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے ہیں اور اپنے معاملات میں بہت ہی سرگرم ہیں شب و روز خدمت میں حاضر رہتے ہیں' خانقاہ میں ایک حجرہ لے کر زندگی گزار رہے ہیں عجیب وارفتگی کی کیفیت ان پر طاری ہے' بہت ترقی کی ہے۔۔۔ ان کا معاملہ روز بروز ترقی پر ہے۔''[۱]

جب حضرت خواجہ نے اپنے فرزندوں کو ''محمدی المشرب'' ہونے کی بشارت دی تو حضرت وحدت نے بھی اس کے لیے استدعا کی جس کے جواب میں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ''تم بھی ہمارے فرزندوں میں شامل ہو۔''[۲]

حضرت وحدت نے حضرت خواجہ سے جو اور جس طرح فیض پایا اس کی تفصیلات اپنے استادِ گرامی اخوند مولوی عبدالحق سجاول سرہندی کی خدمت میں خود تحریر کی ہیں کہ

''حضرت خواجہ نے مخدوم زادہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہ کے ذریعے مجھے طلب فرمایا میں نے حاضر ہونے پر عرض کیا کہ میرے والدِ بزرگوار نے مجھے جو بشارات اجمالاً دی تھیں میں ان کی تفصیل کا امیدوار ہوں' اس پر آپ نے فرمایا کہ سابقہ بشارات کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ ان میں ''قوت و اسباب'' پیدا ہوں گے' آپ نے پہلی مجلس منعقدہ جمادی الاول ۱۰۷۶ھ کو فرمایا کہ تمہارا باطن بہت بہت ہی ''مزین'' معلوم ہوا ہے۔ اسی طرح دیگر مجالس کے دوران آپ نے بشاراتِ

۱۔ مکتوباتِ معصومیہ ۳/ ۱۱۷/ ۱۵۸۔۱۵۹ ۲۔ مقاماتِ معصومی ۲۱۱

عظیم سے نوازا' کل پچاس مجالس منعقد ہوئیں جن میں مجھے بشارات عنایت کی گئیں ایہ مجلسیں دوسال (۱۰۷۶۔۱۰۷۷ھ) تک جاری رہیں۔۲

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے کئی اور مکاتیب بھی حضرت وحدت کے نام ہیں جن میں اس سلسلے کی تمام مروجہ بشارات سے انہیں نوازا گیا ہے۔۳

حضرت وحدت کی ایک بیاض بھی تھی جس میں آپ نے اپنے والد گرامی' حضرت خواجہ محمد معصوم اور حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی سے ملنے والی بشارات تحریر کی ہیں بعض بشارات تو ان مذکورہ حضرات نے اپنے دستِ مبارک سے بھی ان میں تحریر کی تھیں۔۴

حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمتہ کے کئی مکاتیبِ شریفہ حضرت وحدت کے نام ہیں' ایک مکتوب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اسرار پر مشتمل ہے۔۵' دوسرا مکتوب مراتب یاس و تفاوتِ اذواق پر ہے۔۶' ایک مکتوب کا موضوع حافظ شیرازی کے ایک شعر کی تشریح پر ہے۔۷' دوسرے مکتوب کا موضوع ہے'' مقرب ترین اشیاء بحضرت حق سبحانہ برابر کلام مجید نیست۔۸' ایک عربی مکتوب ترغیب بر حصولِ صلاح و محبت۔۔۔۹

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمتہ کے وصال (۱۰۷۹ھ) کے بعد حضرت وحدت بڑے'' خضوع'' کے ساتھ حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی (ف ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء) سے منسلک ہو گئے' روضتہ القیومیہ کی روایت کے مطابق یہ ۱۰۸۷ھ کا زمانہ تھا' آپ نے ''منصبِ قیومیت'' کے حضرت حجتہ اللہ کی طرف منتقل ہونے کے اثبات میں ایک

۱۔ گلشن وحدت ۵۴/ ۶۶۔۷۰ ۲۔ ایضاً ص ۶۸

۳۔ مکتوبات معصومیہ ۲/ ۱۱۰' ۳/ ۱۱۷' ۱۲۸ (بنام شیخ محمد باقر لاہوری) ۱۴۰' ۱۶۸' ۲۰۵' ۲۲۸

۴۔ تفصیل تالیفات حضرت وحدت کے تحت ملاحظہ کریں۔ ۵۔ مکتوبات سعیدیہ ۱۷/ ۲۳۔

۶۔ ایضاً ۲۱/ ۲۶' ۷۔ ایضاً ۳۶/ ۸۶' ۸۔ ایضاً ۴۲/ ۹۷' ۹۔ ایضاً ۷۶/ ۱۴۸

Marfat.com

رسالہ انہی ایام میں تالیف کیا۔[۱] دونوں حضرات کے مابین گہرے روابط رہے' حضرت حجۃ اللہ کے کئی مکاتیب حضرت وحدت کے نام ہیں۔[۲]

اسفارِ حج

حضرت وحدت نے حرمین الشریفین کا پہلا سفر اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محمد سعید و حضرت خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمتہ کے ہمراہ ۱۰۶۷۔۱۰۶۸ھ کو کیا' اس وقت آپ کی عمر صرف سترہ سال تھی اسی دوران آپ نے عربی میں اپنے والد کی سوانح "لطائف المدینہ" کے نام سے تالیف کی۔

آخری دونوں حج حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ کے ساتھ کیے جن کی تفصیل اس طرح ہے:

حضرت وحدت ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء کو دوسری مرتبہ حج کے لیے حرمین الشریفین گئے' یہ سفر آپ نے حضرت حجۃ اللہ کے ہمراہ کیا جس میں شیخ خلیل اللہ[۳] بن حضرت خواجہ محمد سعید اور شیخ محمد پارسا بن حضرت مروج الشریعت محمد عبیداللہ بھی ہم رکاب تھے' اورنگزیب عالمگیر کے کہنے پر آپ نے یہ سفر براستہ دکن اختیار کیا' کیوں کہ اورنگزیب ان دنوں دکنی مہمات سر کرنے میں مصروف تھا اس نے عرصہ دراز تک حضرت حجۃ اللہ کو تعلیم سلوک کے لیے روکے رکھا۔[۴]

حضرت حجۃ اللہ تیسری مرتبہ ۱۱۰۳ھ کو براستہ افغانستان و ایران حج کے لیے روانہ

۱۔ روضۃ القیومیہ ۳/ ۲۹۔۳۰ حضرت حجۃ اللہ کے ایک مکتوب بنام حضرت وحدت سے بھی اس قسم کا مفہوم قیاس کیا جا سکتا ہے (وسیلۃ القبول ۲/ ۱۴/ ۳۱۔۳۳)۔ گلشن وحدت ۵۹/ ۹۰

۲۔ وسیلۃ القبول ۱/ ۱۵/ ۱۹' ۲۲/ ۲۹' ۳۴/ ۴۵' ۲/ ۱۴/ ۳۱' ۴۲/ ۸۱

۳۔ شیخ خلیل اللہ کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو مقامات معصومی ۳/ ۷۔۴۱

۴۔ روضۃ القیومیہ ۳/ ۳۲۔۳۴' ۴۲

Marfat.com

ہوئے، عقیدت مندوں نے کئی مقامات پر قیام کے لیے مجبور کیا ۱۱۰۹ھ کو حرمین الشریفین پہنچے،[۱] اورنگزیب نے اس مرتبہ بھی آپ کو روکے رکھا، آخر اس سے اجازت لے کر روانہ ہوئے، آپ نے کابل سے اسے جو خط لکھا وہ آپ کے مجموعۂ مکاتیب[۲] میں شامل ہے۔

اس تیسرے سفر میں حضرت حجۃ اللہ اور حضرت وحدت کے اہلِ خانہ اور متعلقین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔[۳] یہ سفر پہلے سفر حج کی مانند تھا جب حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہما (۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۶ء) عازمِ سفر ہوئے تھے۔[۴]

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت وحدت ۱۱۰۹ھ کو سرہند شریف واپس نہیں گئے تھے بلکہ مختلف مقامات پر قیام پذیر رہے اور آپ اورنگزیب کے ساتھ ہی رہے کیوں کہ حضرت وحدت کے ساتھ بادشاہ کو جو موانست تھی وہ انہیں حج سے واپس آکر جلد گھر جانے میں حائل ہوگئی تھی، آپ ۱۱۱۱ھ/ ۱۶۹۹ء کے وسط میں سرہند شریف پہنچے۔[۵]

حج کے ان تین مبارک اسفار کے علاوہ حضرت وحدت نے اور بھی طویل سفر کیے جن میں آپ کا کئی بار کشمیر جانا اس میں آپ کے خلیفہ اور معروف عالم شیخ محمد مراد ننگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۸ء) بن ملا مفتی محمد طاہر کشمیری کی تحریک کا عمل دخل ہے۔[۶] اس کے علاوہ کابل جانا اور پھر اورنگزیب کے کہنے پر دکن کی مہمات کے دوران اس

۱۔ ایضاً ۳/ ۱۰۱۳، ۱۱۹

۲۔ وسیلۃ القبول ۲/ ۵۶/ ۹۸، حضرت وحدت کے تیسرے سفر حج کے یہ سنین آپ کے مکتوبات سے ماخوذ ہیں (گلشن وحدت ۶۵/ ۱۱۶)

۳۔ گلشن وحدت ۶۵/ ۱۱۶ (حضرت وحدت نے لکھا ہے مع قبائل تا بہ بندر مخا۔۔۔ رسید) اس مبارک سفر سے واپس سرہند شریف پہنچ کر حضرت وحدت نے اپنے مرید مخلص شیخ محمد مراد ننگ کشمیری کو اطلاع دی ہے (ایضاً ۶۷/ ۱۱۷)، حسنات المقربین ۱۱۳۔ (الف)

۴۔ حسنات الحرمین، مقدمہ، ۵۔ گلشن وحدت ۷۵/ ۱۲۶، ۶۔ ان امور کی تفصیل شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیفات، تحفۃ الفقراء، حسنات المقربین، گلشنِ وحدت کے علاوہ فیضِ مراد میں ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

کے لشکر کے ساتھ کئی سال تک طویل قیام بھی قابلِ توجہ ہے، پاکستان و ہند کے کئی مقامات پر آپ کے ورود کا تذکرہ آپ کے مکتوبات میں جا بجا ملتا ہے۔ ا

حضرت وحدت ''ضعف خون کشیدن'' ۲ اور ''حبسِ بول'' کے امراض میں مبتلا تھے بادشاہ فرخ سیر نے شاہی طبیبوں سے بہت علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ۳

حضرت وحدت کا ۷۵ سال کی عمر میں ۲۷ ذی الحج ۱۱۲۶ھ/ ۱۷۱۴ء کو دہلی میں وصال ہوا۔ ۴ نعش مبارک دہلی سے سرہند شریف لا کر دفن کی گئی۔

حضرت وحدت کو بذریعہ کشف سرہند شریف کے سکھوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہونے کا علم ہو گیا تھا۔ اس لیے آپ نے وہاں سے ہجرت کی اور دہلی میں آ کر کوٹلہ فیروز آباد قدیم دہلی میں قیام کر لیا۔ ۵ حضرت وحدت کی یہ ہجرت روضۃ القیومیہ کے مرتبہ سنین کے مطابق ۱۱۲۱ھ/ ۱۷۰۹ء کو ہوئی۔ ۶ جو کتبِ تاریخ کے مطابق درست ہے کیوں کہ اس کے چند ماہ بعد سکھوں نے بندہ سنگھ کی قیادت میں سرہند پر حملہ کر کے مسلم آبادیوں کو انتقام کا

ا۔ گلشنِ وحدت میں سیر پورب ۳۳/۴۲، کابل (۴۲/۳۳)، بہلول پور و روپڑ (۴۹/۶۱) کا ذکر کیا گیا ہے۔ ۲۔ گلشنِ وحدت ۴۱/ ۴۷، ۳۔ حسنات المقربین ۱۲۰ ب

۴۔ حسنات المقربین ورق ۱۲۱، الف۔ب۔ حضرت وحدت کے سالِ وصال میں اختلاف ہے۔ صاحب مقاماتِ معصومی (ص ۴۱۴) اور مولف روضۃ القیومیہ (۱/ ۳۰۱) نے ۱۱۲۷ھ لکھا ہے۔ گویا ایک سال کا فرق ہے، شعراء کے تذکرہ نویسوں میں سے اکثر نے ۱۱۲۶ھ تحریر کیا ہے جن میں سفینۂ خوشگو (۶۹)، نتائج الافکار (۷۴۵) اور روزِ روشن (۷۹۴) نے یہی سنہ دیا ہے۔ معاصر مورخ حارثی نے بھی یہی سالِ وصال تحریر کیا ہے (تاریخ محمدی ۳۳) جس سے معاصر اور حضرت وحدت کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیر کے بیان (۱۱۲۶ھ) کی تصدیق ہو جاتی ہے، متاخرین کے بیانات قابلِ توجہ نہیں ہیں۔ ۵۔ سفینۂ خوشگو ۶۹، ۶۔ روضۃ القیومیہ ۴/ ۵۴-۵۵

7- Kirpal singh : Life of Maharaja Ala Singh of Patiala p.115

Marfat.com

نشانہ بنایا' سکھوں کے سرہند پر حملے جاری رہے' ۱۷۵۴ء کو ان کا دوسرا حملہ' ۱۷۵۸ء کو سکھوں اور مرہٹوں کا مشترکہ حملہ اور پھر ۱۷۶۴ء میں سکھوں نے سرہند پر ایسا حملہ کیا کہ اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا' آبادی کا نام ونشان تک مٹ گیا۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر اہلِ سرہند اور خاص طور پر خانوادۂ حضرت مجدد الف ثانی جہاں پناہ ملی چلے گئے۔[۱]

حضرت وحدت کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔[۲]

حضرت وحدت کے خلفاء و مریدین کثیر تعداد میں تھے جن میں کشمیر کے مفتی محمد طاہر کے صاحبزادے شیخ محمد مراد ننگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) جو ۳۸ کتابوں کے مولف اور آپ کے مکتوبات وملفوظات کے جامع تھے[۳] اور فارسی کے مشہور شاعر شیخ سعد اللہ گلشن (۱۰۷۵۔۱۱۴۰ھ/ ۱۶۶۵۔ ۱۷۲۷ء) جنہوں نے حضرت وحدت کے عرف ''شاہ گل'' کی مناسبت سے اپنا تخلص گلشن رکھا تھا[۴] صاحبِ دیوان شاعر اور ولی دکنی کے استاد تھے' خاص شہرت رکھتے ہیں ان کے علاوہ صوفیہ کے تذکروں میں آپ کے مریدین کے اسماء بھی ملتے ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے قلم زد کر دیا گیا ہے' البتہ شیخ محمد عابد سنامی (ف ۱۱۶۰ھ) ایسی شخصیت ہیں جن کے دامنِ تربیت سے بہت سے افراد نے وابستہ ہو کر باطنی فیض پایا ان میں حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید (۱۱۱۱۔۱۱۹۵ھ/ ۱۷۰۰۔۱۷۸۱ء) خاص شہرت کے مالک تھے جن سے سلسلہ نقشبندیہ کو بہت فروغ ہوا آپ انہی شیخ محمد عابد سنامی کے خلیفہ تھے۔[۵]

۱۔ ہم نے ان امور کی تفصیلات مقاماتِ مظہری ۴۵۔۵۱ اور مقاماتِ معصومی کے مقدمات میں دے دی ہیں۔

۲۔ تفصیل کے لیے اس مقدمہ سے منسلک شجرات ملاحظہ کریں۔

۳۔ شیخ محمد مراد ننگ کشمیری کے حالات پر ان کے مرید محمد اعظم دیدہ مری نے ''فیضِ مراد'' کے نام سے ایک مستقل کتاب لکھی تھی جو ان شاء اللہ حوزۂ نقشبندیہ سے شائع کی جائے گی۔

۴۔ تفصیلات آگے آ رہی ہیں۔ ۵۔ مقامات مظہری ۲۳۳۔۲۳۷

Marfat.com

حضرت وحدت کو اپنے ایک معاصر بزرگ شیخ محمد افضل الہ آبادی [۱] (۱۰۸۸ـ۱۱۲۴ھ/ ۱۶۷۷ـ۱۷۱۲ء) سے بڑی الفت تھی۔ یہ موانست عرصہ تک غائبانہ رہی لیکن جب الہ آباد کے ناظم سیف خان کی استدعا پر آپ ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء کو الہ آباد تشریف لائے تو آپ نے متعدد مرتبہ شیخ محمد افضل سے ملاقات کی۔ شیخ نے اپنا رسالہ اثبات الاحوطیہ پیش کیا جسے ملاحظہ فرما کر آپ بہت خوش ہوئے۔[۲]

ایک غلط فہمی کا ازالہ

تعجب ہے کہ ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب جو فارسی مآخذ سے بلا واسطہ استفادہ کر سکتے تھے وہ حضرت مجدد الف ثانی کے والد گرامی مخدوم عبدالاحد فاروقی سرہندی (ف ۱۰۰۷ھ) اور حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی (ف ۱۱۲۶ھ) کے مابین فرق نہیں کر سکے۔ فرماتے ہیں

> حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمت کے والد گرامی حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقی سرہندی بھی مغل حاکم سیف خان کے عہد میں کشمیر میں آئے اور ایک کثیر جماعت آپ کے حلقۂ ارادت میں آئی جن میں بعض نام آور کشمیری دینی بزرگ جیسے محمد امین صوفی، نور بابا ی پکھلی، حضرت شیخ محمد مراد ننگ۔ جو واقعات کشمیر کے مصنف خواجہ محمد اعظم دیدہ مری کے مرشد تھے، شیخ عبدالرشید اور علامہ مولانا محمد حیدر بھی تھے۔[۳]

مزید تعجب یہ ہے کہ ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب نے مخدوم عبدالاحد کے حالات متاخر ترین مآخذ یعنی سیارہ ڈائجسٹ (اولیائے کرام نمبر)، تاریخ دعوت و عزیمت اور

۱۔ شیخ محمد افضل الہ آبادی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو نزہۃ الخواطر ۲۷۹/۶،

۲۔ اجملی، میر نجان الہ آبادی نقشبندی: خازن الشعراء ورق ۱۶۷ ب

۳۔ حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ، سری نگر کشمیر ۲۰۰۱ء، ص ۳۶۲

Marfat.com

رود کوثر سے نقل کیے ہیں۔[1] انہیں اس سلسلہ میں معاصر مآخذ زبدۃ المقامات اور حضرات القدس سے غالباً واقفیت نہیں ہے کیوں کہ ان کے مآخذ کی فہرست میں یہ دونوں کتابیں موجود نہیں ہیں۔[2] مخدوم عبدالاحد کے سال وفات ۱۰۰۷ھ جو انہوں نے متاخرترین مآخذ سے نقل کیا ہے پر شک وشبہہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے غلط قرار دے کر فرمایا ہے کہ "مخدوم کا سال وفات صحیح نہیں ہے"۔[3]

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخدوم عبدالاحد کا سال وصال (۱۰۰۷ھ) مذکورہ معاصر مآخذ یعنی زبدۃ المقامات[4] اور حضرات القدس[5] میں یہی درج ہے، جن کے مولفین خواجہ محمد ہاشم کشمی اور ملا بدرالدین حضرت مجدد الف ثانی کے خلفاء میں سے تھے اور انہوں نے مخدوم عبدالاحد کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت مجدد الف ثانی سے سن کر لکھا ہے جس میں غلطی کا امکان نہیں ہے۔

اگر ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب کے پاس مجددی سلسلہ کے مآخذ ہوتے تو ان سے اس قسم کی غلطی سرزد نہ ہوتی، ڈاکٹر صاحب نے واقعات کشمیر (از محمد اعظم دیدہ مری) میں سے شیخ عبدالاحد کے ورود کشمیر کا جو حال لکھا ہے اس کے پہلے جملہ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ مخدوم عبدالاحد (والد حضرت مجدد) سے متعلق ہے لیکن جونہی اس کی اگلی سطور پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالاحد اکیلے کشمیر نہیں گئے بلکہ ان کے ساتھ ان کے برادر کلاں سعد الدین محمد اور ان کے فرزند میاں محمد قطب بھی تھے۔[6]

اب ذرا غور فرمایئے اور جستجو کیجیے کہ مخدوم عبدالاحد کے کوئی بھائی سعد الدین محمد تھے؟ معاصر کتب میں مخدوم کے بھائیوں کے نام نہیں ملتے بلکہ سلسلہ مجددیہ کی کتب

---

[1] ۔حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ، سری نگر کشمیر ۲۰۰۱ء ص ۹۲۰

[2] ۔ایضاً ۹۱۰ [3] ۔ایضاً ۹۲۷

[4] ۔زبدۃ المقامات ۱۲۳ [5] ۔حضرات القدس ۳۴

[6] ۔حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ ۹۲۵

Marfat.com

انساب میں واضح الفاظ میں شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید کے بڑے بھائی کا نام سعد الدین محمد (ف ۱۱۰۵ھ) ہی درج ہے اور ان کے ایک ہی فرزند تھے محمد قطب الدین۔ا

بظاہر اس امر سے واضح ہو جاتا ہے کہ کشمیر کی سیاحت کے لیے مخدوم عبدالاحد نہیں گئے تھے بلکہ شیخ عبدالاحد وحدت گئے تھے' ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب نے ان سے جن وابستگانِ کشمیر کا منقولہ بالا اقتباس میں ذکر فرمایا ہے وہ سب کے سب بارھویں صدی ہجری کے ہیں جن کا مخدوم عبدالاحد (ف ۱۰۰۷ھ) سے کوئی عصری تعلق نہیں ہو سکتا' یہ مسلمہ امر ہے کہ مخدوم عبدالاحد کے فرزند گرامی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کا ۱۰۳۴ھ کو وصال ہوا طبعی عمر (ولادت ۹۷۱ھ) کے مطابق تھا' اب اگر ڈاکٹر صاحب نے مخدوم عبدالاحد کے ورودِ کشمیر ی کا جو قیاس زمانہ مابین ۱۰۷۹ - ۱۰۸۲ھ بتایا ہے اگر درست فرض کر لیا جائے تو یہ حضرت مجدد الف ثانی کے مسلمہ سال وصال (۱۰۳۴ھ) کے بالکل خلاف ہو جائے گا یعنی حضرت مجدد الف ثانی کی وفات کے ۴۸ سال بعد تک آپ کے والد مخدوم عبدالاحدِ بقیدِ حیات اور کشمیر میں مصروف ارشاد تھے جو ہر لحاظ سے خلاف واقع ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مخدوم عبدالاحد سے جن وابستگان کشمیر کے حالات اپنے تعلیقات میں دیے ہیں ان میں ایک معروف شخصیت شیخ محمد مراد تنگ کشمیری کی بھی ہے جن کا وصال ڈاکٹر صاحب کے قول کے مطابق ۱۱۳۱ھ ہے اور انہوں نے واقعات کشمیر کے مولف محمد اعظم کو ان کا خلیفہ بھی بتایا ہے جنہوں نے ان کے حالات پر ایک مستقل رسالہ فیض مراد کے نام سے لکھا تھا جس کا ڈاکٹر صاحب بحوالہ واقعات کشمیر میں ذکر کر چکے ہیں۔۲

یہ رسالہ انہیں دستیاب نہیں ہوا خوش قسمتی سے رسالہ فیض مراد کا خطی نسخہ پنجاب

ا ۔ ہدیہ احمدیہ ۱۸

۲ ۔ شمس الدین احمد: حضرت خواجہ نقشبند اور طریقیت نقشبندیہ ۹۲۷ ۔ ۹۲۸

Marfat.com

یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے اس میں واضح الفاظ میں ۱۰۸۱ھ کو شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی بن خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی کا مع اپنے برادر بزرگ شیخ سعدالدین (مع اپنے بیٹے شیخ قطب الدین) کے ہمراہ سرہند سے کشمیر میں ورود فرمانے اور شیخ محمد مراد ٹنگ کے فیض یاب ہونے کے لیے پہلی مرتبہ حاضر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔[۱] جو ڈاکٹر شمس الدین صاحب کے قیاسی سنین کے عین مطابق ہے۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ مخدوم عبدالاحد (ف ۱۰۰۷ھ) والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی مذکورہ سنین میں کشمیر نہیں گئے بلکہ حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی کشمیر تشریف لے گئے تھے۔

بحیثیتِ شاعر

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت فارسی اور ریختہ (اردو) دونوں زبانوں کے شاعر تھے' بارھویں صدی ہجری میں لکھے جانے والے شعراء کے اکثر تذکروں میں آپ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے' فارسی میں آپ کا تخلص وحدت[۲] اور ریختہ (اردو وہندی) میں گل تھا' آپ کے والدِ گرامی نے آپ کی خندہ روئی اور ''شگفتگیِ رخسار'' کے باعث کمسنی میں آپ کو ''گل'' کہہ کر مخاطب کیا تو عوام وخواص میں آپ اسی عرف سے مشہور ہوگئے' مقاماتِ معصومی میں ہے:

> آدابِ معرفت وحقیقت معابر کمال شگفتگیِ رخسار بہ نہجی درخشاں بودہ کہ حضرت خازن الرحمت از خرد سالیہا ایشاں ''گل'' می فرمودند واین نام بہ مرتبۂ اشتہار گرفتہ کہ بسیاری از عوام بہ نامِ دیگر نمی شناسند' حتیٰ کہ اکثر از حضراتِ احمدیہ ہم ''گل صاحب'' می گویند' ہماں مصراع گویا بہ خواست در بارۂ ایشاں سر بر زدہ است

۱۔ محمد اعظم: فیض مراد خطی ورق ۹۔ اب' ۱۰۔ ا

۲۔ چہار چمن ۴'' احقر البریہ طالب راہ احدیہ عبدالاحد ملقب بہ وحدت۔۔۔''

Marfat.com

ع ۔ خجل از رنگ و بولیش خرمنِ گل[۱]

حضرت وحدت کے فارسی کلام کے دو مجموعے ہم دست ہو چکے ہیں اول چہار چمنِ وحدت جس میں سلسلہ نقشبندیہ کے بعض بزرگوں کے قطعات تاریخ وفات کے علاوہ دیگر منظومات بھی ہیں۔ دوسرا دیوانِ وحدت' جو غزلیات اور دیگر اصنافِ سخن پر مشتمل ہے۔[۲]

خود حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے حضرت وحدت کے اشعار کو ''رنگین'' قرار دیا ہے' ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

رقعۂ شریفہ رسیدہ و مضامینِ دلکش آں دل نشین گردید و اشعارِ رنگینِ آں متلون و ذوقین ساخت[۳]

شعراء کے تذکروں میں بھی آپ کے کلام پر عمدہ آراء کا اظہار کیا گیا ہے' بقولِ خوش گو:

اگرچہ اشغالِ باطن فرصت نمی یافت کہ بہ فکرِ سخن پرداز د اما دریں کار نیز استاد بود و بسیار معانیِ تازہ و مضامینِ رنگین از و گل می کرد[۴]

---

[۱] ۔ مقامات معصومی ۳/۴۰۹' حضرت وحدت کے نام ولقب اور تخلص کے بارے میں شیخ محمد مراد کشمیری نے یہ روحانی اشارہ تحریر کیا ہے' ''چوں مرشدی و قطبی (حضرت وحدت) در بارہ محبتِ حق وجود امکان خود فانی ساختہ واز ہر دو حلقہ امکان محمد بسبب متابعت ایشاں علیہ الصلوۃ والسلام درگزشتہ و بحقیقت محمدی رسیدہ و حقیقۃ الحقائق را مشرف شدہ و فنای محمدی دریافتہ از کمال بندہ نوازی واز غایت امت پروری ایشاں را در سباط قرب الٰہی رسانیدہ و از بارگاہ صمدی خطاب ''یا عبدی انت منی'' در ماندہ و بوحدت تخلص یافتہ احدیہ و واحدیہ را دیدہ باز خطاب از بارگاہ مقدس معلیٰ در رسیدہ کہ یا عبدی انا معک وانت معی' لہٰذا عبدالاحد نام مبارک ایشاں آمدہ...... (تحقیقات ۷۶)

[۲] ۔ تفصیل تالیفات حضرت وحدت کے تحت ملاحظہ کریں۔

[۳] ۔ مکتوبات معصومیہ ۳/۲۰۵/۲۵۰

[۴] ۔ سفینہ خوش گو ۶۹

Marfat.com

بقول کشن چند اخلاص:

گاہ گاہی بحسبِ اتفاق زبانِ معجز بیان رایک دو مصرع گلفشاں می فرمود[۱]

میر نجات اجملی نے لکھا ہے:

وحدت باوجود فضل وکمال بقول الشعراء تلامیذ الرحمٰن شعر ہم می گفت[۲]

بقول رائے ٹیکا رام ظفر:

گاہ گاہ بہ عالمِ سخن رونق افزای در رنگِ معانی می شوند از آبِ حیات کرامت مآب است[۳]

فارسی کے علاوہ حضرت وحدت ریختہ (اردو) میں بھی شعر کہتے تھے، اردو میں آپ کا تخلص گُل تھا۔ آپ کی ایک اردو غزل میر محمدی مائل دہلوی کے ایک قطعہ میں ملتی ہے، اب تک آپ کی یہی ایک غزل دستیاب ہوئی ہے:

ذرا تو سوچ اے غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہے
نکل ہی جب گیا تن سوں تو پھر اپنا بگانا ہے
مسافر توں ہے اور دنیا سرائے، بھول مت غافل
سفر ملکِ عدم آخر تجھے درپیش آنا ہے

۱۔ ہمیشہ بہار ۲۶۱

۲۔ خازن الشعراء ورق ۱۶۸۔ ا

(روٹوگراف مملوکہ جناب مشفق خواجہ)

۳۔ گلزارِ مضامین (۱۱۹۹ھ) خطی، ۲۳۷

دیگر تذکرہ نویسوں کے بیانات کے لیے ملاحظہ ہو فارسی ادب بعہد اورنگزیب ۳۴۷ اور تذکرہ شعرائے کشمیر/ ۵۲۹۔۵۳۱

مخزن الغرائب (۵/ ۶۰۷) میں ہے کہ آغاز جوانی میں آپ نے شعر گوئی شروع کی اور آخر عمر میں شعر کہنے سے توبہ کر لی۔

Marfat.com

لگاتا ہے عبث دولت پہ کیوں دل کوں کہ اب ناحق
نہ جاوے سنگ کچھ ہرگز، یہاں سب چھوڑ جانا ہے
نہ بھائی بند ہے کوئی، نہ یار و آشنا کوئی
ٹک اک جو غور سے دیکھو تو مطلب کا زمانا ہے
لگاؤ یاد میں اس کی نجات اپنی اگر چاہے
عبث دنیا کے دھندے میں ہوا گل کیوں دوانا ہے[۱]

اس غزل میں جو مزاج کی سنجیدگی نظر آتی ہے وہ نقشبندی شعراء کی خصوصیت رہی ہے، سنجیدہ گوئی کا یہ وہ رجحان ہے جو آئندہ دور میں میرزا مظہر جانِ جاناں کے زیر اثر ایک تحریک بن کر ابھرتا ہے۔[۲]

یہ حضرت وحدت کے شاگرد و مریدِ خاص شیخ سعد اللہ گلشن ہی تھے جنھوں نے اپنے شاگرد ولی دکنی کو مشورہ دیا تھا کہ "یہ تمام فارسی مضامین جن سے اب تک کسی نے کام نہیں لیا اپنے ریختہ میں کام میں لاؤ تم سے کون باز پرس کرے گا[۳]" یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ ولی نے فارسی شعراء کے انداز پر اردو میں اپنا دیوان مرتب کیا جس نے شمالی ہند کے شعراء کی پہلی نسل کو اس طور پر متاثر کیا کہ اردو شاعری کی باقاعدہ روایت کا آغاز ہو گیا۔[۴]

حضرت وحدت کی اولاد میں بھی شاعری کی روایت قائم رہی، آپ کے فرزند گرامی

۱۔ محمد اکرام چغتائی: مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ، مقالہ مشمولہ فنون لاہور، ش ۷ دسمبر ۱۹۶۶ء، مائل کا یہ تاریخی قطعہ جناب ڈاکٹر محمد اکرام چغتائی کی دریافت ہے جو انہیں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مرکزی کتابخانہ میں محفوظ بیاض سے ملا ہے۔

۲۔ جمیل جالبی: تاریخ ادب اردو ۲/۱/۱۲۳۔۱۲۴

۳۔ میر تقی میر: نکات الشعراء ۹۴، ولی دکنی گجراتی شیخ علی رضا بن علامہ محمد فرخ بن خواجہ محمد سعید سرہندی کے بھی مرید تھے (کلیات ولی ۸۷)

۴۔ جالبی: تاریخ ادب اردو ۲/۱/ ۱۲۸۔۱۲۹۔

Marfat.com

شیخ محمد نقی (ف ۱۱۴۸ھ) حضرت حجۃ اللہ کے تربیت یافتہ تھے' مولف مقامات معصومی کی روایت ہے کہ حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی بن حضرت خواجہ محمد معصوم شیخ نقی کے کلام کو ان کے والد کے کلام پر ترجیح دیتے تھے:

شعرِ ایشاں (شیخ محمد نقی) مستغنی از توصیفِ واصفان است یکی از معتبران روایت نمودہ کہ حضرت حجۃ اللہ...... شعرِ ایشان را بر شعر والدِ شریف شان ترجیح دادند[۱]

شعراء کے تذکروں میں نقی سرہندی کے نام سے ان کے کلام کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔[۲] شیخ محمد نقی کے فرزند نواب اظہر الدین خان کو نواب کا خطاب اورنگزیب نے دیا تھا۔[۳] قدرت اللہ قاسم کا بیان ہے:

پدرش (انعام اللہ یقین) قطعِ نظر از پیرزادگی بہ مصاحبتِ حضرت فردوس آرام گاہ نور اللہ مضجعہ کلاہِ گوشہ بآسمان می شود خودش در ایام دولت نواب غفران مآب وزیر الممالک عماد الملک غازی الدین خان بہادر بسیار بہ جاہ و مکنتِ ایام بکام دل بسری فرمودہ[۴]

نواب اظہر الدین کی شادی مشہور عالمگیری سردار نواب حمید الدین کی بیٹی سے ہوئی تھی' شادی کے بعد شیخ اظہر الدین کو مبارک جنگ بہادر کا خطاب اور ہزاری و پانصدی کا منصب ملا اور وہ امرائے شاہی میں داخل ہو گئے' اردو کے مشہور شاعر انعام اللہ خان یقین (ف ۱۱۶۹ھ/ ۱۷۵۶ء) انہی نواب اظہر الدین خان کے فرزند تھے، جو حضرت میرزا مظہر جان جاناں کے شاگرد اور صاحب دیوان شاعر تھے، مشہور شاعر میر تقی میر جب ۔ہند گیا تو یقین کے دادا شیخ محمد نقی سے ملا تھا، وہ نکات الشعراء میں لکھتا ہے:

با جدش نیز در سرہند ملاقات کردہ بودم، بسیار آدم خوب با مزہ یافتہ شد،

۱۔ مقامات معصومی ۳/ ۴۱۶' ۲۔ صبح گلشن ۵۳۷، عمدۃ المقامات (ص ۲۴۹) میں شیخ نقی کے دو شعر بھی نقل ہوئے ہیں۔ روضۃ القیومیہ (۳۰۲/۱) میں ان کا ایک شعر دیا گیا ہے۔

۳۔ ہدیۂ احمدیہ ۲۴۔۲۵ ، ۴۔ مجموعہ نغز ۳۵۵۔

Marfat.com

بافقیر بسلوک وتواضع پیش آمدہ وضیافتِ فقیر کردہ، تادیر نشستہ صحبتِ مستوفی داشتم ،شعرِ فارسی بطرزِ نیکوی گویدا[1]

حضرت وحدت کے نبائر میں سے ولی اللہ اشتیاق بھی اردو کے شاعر تھے' میر تقی میر اور قدرت اللہ شوق وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ کوٹلہ فیروز شاہ میں سکونت پذیر ہیں ۔[2] اس سے اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ وہ کوٹلہ فیروز شاہ میں جو مسکن حضرت وحدت کا تھا' عرصہ تک آپ کی اولاد کے پاس رہا۔

تالیفاتِ حضرتِ وحدت

حضرت وحدت بہت سی کتابوں کے مولف تھے' آپ کے مریدِ مخلص شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نے آپ کی تالیفات کی تعداد تیس بتائی ہے، لیکن صوفیہ کے تذکروں میں آپ کی تقریباً پچاس تالیفات کے نام ملتے ہیں ان کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اول وہ جو مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں' دوم وہ کتب جن کے نام تذکروں میں ملتے ہیں لیکن ہمیں تاحال ان کے وجود کا علم نہیں ہے۔

---

[1] ۔میر: نکات الشعراء طبع محمود الہی ۸۳، شیخ محمد نقی جن سے میر کی سرہند میں ملاقات ہوئی تھی ۱۱۴۸ھ میں فوت ہو گئے تھے (ہدیہ احمدیہ ۲۴) اس حساب سے جب میر تقی میر سرہند گیا تو اس کی عمر کل تیرہ برس (ولادت میر ۱۱۳۵ھ) تھی اتنے کم سن کی ضیافت اور اس کی شاعری کے بارے میں اظہار رائے سب کچھ بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

[2] ۔میر: نکات الشعراء ۲۸، شوق: طبقات الشعراء ۶۵

ولی اللہ اشتیاق کا ذکر انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی کی کتابوں میں نہیں ملتا ممکن ہے وہ حضرت وحدت کی دختری اولاد میں سے ہوں، اس طرح بشیر احمد سرہندی' صابر سرہندی اور عنایت اللہ مشتاق سرہندی کے حالات اردو شعراء کے تذکروں میں ملتے ہیں۔ (طبقات الشعراء شوق ۵۹۳، ۲۴۴، ۳۲۳)

Marfat.com

قرأۃ القارئین

یہ فارسی نثر میں ہے جو قرأت کے اصول وضوابط پر مشتمل ہے، حضرت وحدت نے بتایا کہ وہ اس سے پہلے عربی میں اس موضوع پر ۱۱۰۶ھ کو ''الدرر'' کے نام سے ایک کتاب تالیف کر چکے ہیں، قرأت القارئین انہوں نے نفعِ عام کی غرض سے فارسی میں لکھی ہے اس کا ایک خطی نسخہ کتابخانہ درگاہ پیر مہر علی شاہ، گولڑہ، راولپنڈی میں ہے۔[۱]

خزائن النبوۃ

یہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت وحدت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک لکھی ہے، کتاب کے خاتمہ میں اپنے نعتیہ اشعار دیے ہیں، خود وضاحت فرماتے ہیں:

الرسالۃ مسماۃ بہ خزائن النبوۃ وہی تاریخ تالیفہا بدانکہ رقیمہ ایں کریمہ حاوی است بر دوازدہ خزینہ وخاتمہ وحُسنِ خاتمہ...... خاتمہ در ایراد بعض اشعارِ نعت او علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ باعرض حال شکستہ بال

حسن خاتمہ در ذکر بعض مبشرات طالبات وانا الفقیر عبدالاحد بن خازن الرحمت رحمانی شیخ محمد سعید بن مجدد الف ثانی الشیخ احمد السرہندی قدس سرہما۔

گویا کتاب کے نام خزائن النبوۃ سے اس کا سالِ تالیف[۲] مستخرج ہوتا ہے، اس کا ایک خطی نسخہ انڈیا آفس لائبریری، لندن میں ہے،[۳] سٹوری[۴] اور مارشل نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔[۵]

۱۔ احمد منزوی: فہرست مشترک ۱/۱۲۳۳۔۱۲۳۴ ، ۲۔ اس نام سے صحیح سال تالیف برآمد نہیں ہوتا۔

3- I.O.D. p.636

4- Storey: persian literature, Vol. 1 p.1 , p. 1257

5 - Marshall , D.N: Mughals in India , Vol. p.No.4

Marfat.com

سبیل الرشاد

یہ رسالہ بھی فارسی نثر میں ہے، مولف نے اس میں اپنی کتاب ''الجنات ثمانیہ'' کا حوالہ دیا ہے، اس رسالہ میں مقاماتِ سلوک کو مختلف دوائر کی شکل میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے مرتب کر کے حیدر آباد سندھ سے ۱۹۷۸ء کو شائع کیا۔ اس قسم کے مباحث مولف کے ایک اور رسالہ شواہد التجدید میں بھی پائے جاتے ہیں، مختلف کتابوں میں شواہد التجدید[۱] کے نام سے جو رسائل ہیں وہ اور سبیل الرشاد ایک ہی ہیں۔

برہانِ جلی

یہ عربی نثر میں ہے، مولف عمدۃ المقامات نے اسے حضرت وحدت کی تالیف بتایا ہے[۲] اس کے ابواب وفصول کی تفصیل بتاتے ہوئے مولف خود وضاحت کرتے ہیں:

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ اما بعدفان ......

هذه الرسالة وهی مشتملة علی مقدمة و خمسة فصول و خاتمه وحسن خاتمه ....

المقدمة فی انواع الذکر' الفصل الاول فی فضیلت مطلق الذکر' الثانی فی اثبات الذکر الخفی، الثالث فی فضل الذکر الخفی علی الجهر، الرابع فی فضل کلمة التهلیل و بعض الادعیته الماثوره بالسنة الجلیل الخامس فی بعض حقائق قلب العارف الکامل الخاتمه فی ان اتباع طریقة الصوفیة العلمیة وحسن الخاتمه فی ایراد بعض الحکایات المقیدة والرسالة مسماة بالبرهان الجلی فی فضل الذکر الخفی...... [۳]

۱۔ فہرست مشترک ۲/۱۱۲۶ میں شواہد التجدید کے چار خطی نسخوں کا تعارف کروایا گیا ہے۔

۲۔ عمدۃ المقامات ۲۴۴' ۳۔ برہان جلی کا ایک خطی نسخہ جناب نعیم اختر قمر مجددی' مرید کے کے پاس ہے' دوسرا نسخہ ذخیرۂ شیفتہ، مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ میں ہے۔

Marfat.com

آخر میں حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کے اقوال نقل کیے ہیں، اس کے علاوہ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجتہ اللہ (ف ۱۱۱۵ھ) کے نام کے ساتھ "دام ارشادۃ" لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت وحدت نے یہ رسالہ ان کے حینِ حیات تالیف کیا تھا۔

فیض العام

یہ رسالہ عربی نثر میں ہے، مولف نے آغاز میں اس کی تالیف کے بارے میں بتایا ہے:

الحمد لله و سلام علیٰ عباده الذين اصطفیٰ اما بعد فهذه الرسالة شريفه مشتمله علیٰ مسائل ضرورية متعلقه بكل شهر من شهور السنة القمريه مخبرة عما فيها من العبادات العليته و الفعل الخيرات البهية مشعرة بسائر المواسم الدينية و المراسم الشريعة استخر جها من كتب الحديث و الفقه و التفسير و السير السنية......

هم بها فيض عام وهو تاريخها عند الكرام وفيها اثناعشر بروجاني كل برج منها من النجوم..... خاتمه فيها بعض المسائل الغاشيه من الشهور الشمسيه و بعد هاحسن خاتمه فی ايراد معرفة من المعارف العالية وانا الفقير الراجی الیٰ كرم الله الحميد عبدالاحد بن خازن الرحمت محمد سعيد قدس سره المجيد......

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ذکر احترام کے ساتھ کیا ہے اور دہلی و سرہند کی فضیلت بھی بیان کی ہے۔[1] (ورق ۲۴۔ا)

الجنات الثمانیۃ

حضرت وحدت کا یہ رسالہ عربی نثر میں ہے اور جب آپ شیخ محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ حج کے لیے گئے تو حرمین الشریفین میں احباب کی درخواست پر تالیف کیا، خود لکھا ہے کہ یہ رسالہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے احوال پر لکھی جانے والی دو فارسی کتب حضرات القدس اور زبدۃ المقامات پر مبنی ہے، فرماتے ہیں:

---

[1] فیض العام کا ایک خطی نسخہ ذخیرۂ شیفتہ، کتابخانہ آزاد، مسلم یونیورسٹی لائبریری، علی گڑھ میں ہے

Marfat.com

سبحانک یامن بعث علیٰ راس کل مایة سنته من هذه الامته ....

امابعد فیقول اضعف الریة عبدالاحد بن الشیخ محمد سعید خازن الرحمت الصمد قدس نفسه العالیة فی لماخرجت بزیارت الحرمین الشریفین مع امام العصر و قطب الزمان الشیخ محمد نقشبند خلف قدوة العارفین غوث الواصلین الشیخ محمد معصوم قدس سره لشرفت بادراک صحبة الکرام فیها المتمسس جمع مهنم ان او الف الرسالة مشتملة علی احوال جدی المجدد للالف الثانی القطب الربانی الشیخ احمد العمری النقشبندی السرهندی قدسنا الله بسره السامی حیث فکون تذکرة لاصحابه و تبصرة لاحبابه فاستخرجت من مقامات الفارسیه التی صنف اصحابه الثقات مثل الفاضل الکامل الشیخ بدر الدین السرهندی والعارف المحقق خواجه هاشم الکشمی البرها نفوری رساله حاویة لمالابدمن احوال وهی متضمنه علی جنات الثمانیة و خاتمه و حسن خاتمه'

الجنته الاول فی البشارات صدرت بوجوده المسعود قبل ظهوره' الثانیة فی بیان میلاد ونسبه' الثالثه فی انتسابه فی سلاسل المشائخ الکرام قدس اسرار هم' الرابعة فی طریق مصافحه و سنده فی الحدیث و علم القرأة و غیرها، الخامسة فی ذکر مصنفاته ، السادسة فی ذکر کراماته، السابعة فی ذکر بعض کلماته الطیبه المتضمنه لمکاشفاته العالیه، الثا منه الردالشبهات الوارده علی کلامه، الخاتمه فی حکایات السالکین و الصالحین...... وحسن الخاتمه فی ایراد بعض البشری فی شانه العظیم ......[1]

---

[1] ۔ الجنات الثمانیۃ کا ایک خطی نسخہ ذخیرۂ شیفتہ کتابخانہ آزاد مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ہے۔
جیسا کہ ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ حضرت وحدت نے حضرت حجۃ اللہ کے ہمراہ دومرتبہ حج کیا اول ۱۰۸۹ھ کو دوم ۱۱۰۹ھ کو آپ نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ جنات الثمانیہ کون سے سفر کے دوران تالیف کی۔

Marfat.com

بدائع الشرائع

یہ بہت مختصر سا رسالہ ہے جو عربی نثر میں ہے اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ فهذه بعض بدائع الشرائع[۱]

رسالہ فی قرأۃ النبی المختار واصحابہ الکبار

رسالہ کا موضوع نام سے ظاہر ہے اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ اما بعد فیقول العبد الراجی الی رحمة الله الحمید عبدالا حد بن العارف بالله الشیخ محمد سعید قدس سره المجید ان هذه النسخه صحف مطهر ة اشتملت علی ماورد من الآثار فی قرأة النبی المختار و اصحابه الکبار و اتباعه الاخیار......

فی الغرض و النقل للیل و النهار ، الصحیفه الاولیٰ فیها ورد فی قرأة صلوة الفجر .[۲]

(یہ رسالہ عربی نثر میں ہے)

اسرار الجمعہ

یہ رسالہ جمعہ کے فضائل پر ہے، آغاز یوں ہوتا ہے:

الحمد لله الذی هدانا سبیل الرشاد لکلامه القویم ...... اما بعد فان الله تبارک و تعالیٰ جعل یوم الجمعه سید الایام و عیدا للمسلمین من الخواص و العموام ......[۳]

رسالہ نفی الاشارۃ فی الصلوٰۃ

یہ رسالہ رفعِ سبابہ کے موضوع پر ہے جس میں مولف نے نماز کے دوران انگلی اٹھا کر

۱۔ مجموعہ رسائل حضرت وحدت، ذخیرۂ شیفتہ علی گڈھ (مذکورہ) ۲۔ ایضاً ۳۔ مجموعہ رسائل حضرت وحدت، ذخیرۂ شیفتہ علی گڈھ (مذکورہ)

Marfat.com

اشارہ کرنے سے منع کرتے ہوئے دلائل دیے ہیں۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

سبحانہ من ...... الاشارات فی جبروتہ و حاجت العبارات فی ملکوتہ و کلام علی من اتقیٰ اللہ حق تعالیٰ ...... اما بعد لاتقرر ان حضرت المجدد للالف الثانی [۲]

مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں نواب محمد مصطفیٰ خان شیفتہ کا ذخیرۂ مخطوطات محفوظ ہے۔ جس میں نقشبندی سلسلے کے کئی نادر مخطوطات موجود ہیں' نواب شیفتہ کا اس سلسلے سے قریبی اور گہرا تعلق تھا وہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے دونوں خلفاء شاہ ابوسعید اور شاہ احمد سعید مجددی سے بیعت تھے اور حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے سلوک کی تکمیل کے بعد خلافت یاب ہوئے تھے۔[۳] ان کے ذخیرہ مخطوطات میں حضرت وحدت کے رسائل عربیہ کا یہ نادرالوجود مجموعہ موجود ہے۔[۴] یقیناً انہیں یہ مخطوطہ حضرات مجددیہ سے تبرکاً ملا ہوگا۔ راقم احقر کو ۲۵ جولائی ۱۹۸۹ء کو علی گڈھ جا کر یہ ذخیرۂ علمیہ دیکھنے کا موقع ملا ہے جس سے یہ یادداشتیں مرتب کی گئی ہیں۔

خیر الکلام

یہ رسالہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے معارف پر اعتراضات کے جواب کے طور پر لکھا گیا ہے' ذخیرہ شیفتہ میں اس کا جو خطی نسخہ ہے اس کے کل ۱۷ اوراق ہیں۔[۵]

---

[۱] ۔ راقم نے مقامات مظہری کے تعلیقات (۱۱۷ تا ۱۲۶) صفحہ ۴۹۳۔۴۹۵ میں اس سلسلہ کے بزرگوں کے مابین جو اختلافات ہوئے اور ان حضرات نے اس موضوع پر جو کتابیں تالیف کی تھیں ان کی تفصیلات بیان کردی ہیں۔ (طبع دوم) ' [۲] ۔ مشمولہ مجموعہ رسائل وحدت' ذخیرہ شیفتہ' علی گڈھ ' [۳] ۔ زید ابوالحسن: مقامات خیر ۶۵۹ ' [۴] ۔ اس مجموعہ کا تعارف تالیفات حضرت وحدت کے تحت رسالہ فیض العام سے لے کر رسالہ نفی الاشارۃ تک کروا دیا گیا۔' [۵] ۔ قیصر امروہوی: فہرست مخطوطات ذخیرۂ شیفتہ' علی گڈھ ص ۴۶

Marfat.com

رسالہ

ذخیرہ شیفتہ میں ہی ۱۴۱ اوراق کا فارسی نثر میں حضرت وحدت کا ایک رسالہ ہے فہرست کے مرتب نے نہ تو رسالہ کا نام لکھا ہے اور نہ ہی کوئی تفصیل دی ہے۔[۱]

رسالہ در بیان طریقۂ احمدیہ (لطائفِ خمسہ)

یہ رسالہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے طریقہ سلوک کے بارے میں ہے، آغاز یوں ہوتا ہے:

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد چوں سالک از حجاب ہستی وخود پرستی بیرون آید در دیدۂ بصیرتش بکحل الجواہر معرفت مکتحل گردد.........

اس کا ایک خطی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں ہے۔[۲] یہ رسالہ مولانا نور احمد امرتسری مرحوم کی تصحیح سے کنز الہدایات مولف شیخ محمد باقر لاہوری کے ساتھ کحل الجواہر کے نام سے بطور ضمیمہ طبع ہو گیا ہے۔[۳]

دو رسالۂ وحدت

جناب جی معین الدین، لاہور کے ذاتی کتب خانہ میں ایک ایسا خطی مجموعہ ہے جس میں حضرت وحدت کے دو رسائل مجلد ہیں لیکن افسوس کہ جلد ساز نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ یہ مخطوطہ کرم خوردہ تھا، مالک نسخہ نے اسے جلد ساز کے حوالے کر دیا اسے جس

۱۔ ایضاً ۵۴' ۲۔ عارف نوشاہی: فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی موزہ ملی پاکستان ۲۵۹

۳۔ مطبوعہ امرتسر، ۱۳۳۵ھ، مولانا نعیم اللہ بہرائچی نے معمولاتِ مظہریہ ص ۶۶ میں رسالہ کحل الجواہر کو حضرت وحدت کا ایک مکتوب بتاتے ہوئے من وعن نقل کر لیا ہے۔ جس کے آخر میں بعض اضافات بھی ہیں، حضرت وحدت کے خلیفہ شیخ محمد عابد سنامی کے احوال پر معاصر خطی رسالہ میں بھی ایک رسالہ ''در بیان لطائف خمسہ واصول آنہا'' کے نام سے نقل کیا گیا ہے وہ یہی رسالہ لطائفِ خمسہ ہی ہے۔'' (مقاماتِ مظہری' تعلیقات ۵۶۲، طبع اول)

Marfat.com

طرح سمجھ آئی اس نے خود ہی اوراق ملا کر جلد کر دی۔ پہلا رسالہ جس کا کوئی ورق بھی پڑھا نہیں جاتا اس کے ورق ۱۱ پر سرہند شریف کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں بعض منظوم حکایات بھی ہیں۔ دوسرا رسالہ بھی اسی ستم ظریفی کا شکار ہو گیا ہے اس کا آغاز منظوم ہے۔ لیکن اوپر بٹر پیپر چسپاں ہونے کے باعث قابلِ قرأت نہیں ہے، بہر حال دونوں کا موضوع تصوف و عرفان ہے۔

رسالہ نقشبندیہ

اس عنوان سے ذخیرۂ شیخ الاسلام عارف حکمت، مخزونہ مکتبہ ملک عبدالعزیز، مدینہ منورہ میں ایک فارسی رسالہ موجود ہے، فہرست ساز نے اسے حضرت وحدت سے منسوب کیا ہے، لیکن عدم فرصت کے باعث ہم یہ رسالہ نکلوا کر نہیں دیکھ سکے۔

رسالہ لطائف

مشہور شاعر میرزا عبدالقادر بیدل نے اپنی بیاض مخزونہ کتابخانہ برٹش میوزیم لندن[1] میں حضرت وحدت کا ایک رسالہ لطائف نقل کیا ہے، ہم نے اپنے سفر برطانیہ (۱۹۸۶ء) کے دوران یہ بیاض دیکھی ہے جس میں حضرت وحدت کا یہ دس ورقی رسالہ بیدل نے محفوظ کر لیا ہے اس کا موضوع لطائف ہے جو سالک منازلِ سلوک کے دوران طے کرتا ہے۔

گلشنِ وحدت

یہ حضرت وحدت کے مکتوبات کا مجموعہ ہے جس کے جامع آپ کے خلیفہ خاص اور کشمیر کے عالم خواجہ شیخ محمد مراد تنگ کشمیری (۱۱۳۱ھ) ہیں، اس میں ایک سو انیس مکاتیب ہیں جن میں سے زیادہ تر جامع کے نام ہیں، بعض دوسرے اصحاب کے نام بھی مکتوبات موجود ہیں، یہ مجموعہ حضرت وحدت کے سوانحی اشارات سے پر ہے حضرت

1- B.M. Ms. Add. No. 16802. ff. 12-23

Marfat.com

وحدت کے آخری دو حج جو آپ نے حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ کیے کی تفصیلات پہلی مرتبہ اس مجموعہ سے معلوم ہوئی ہیں، مکتوبات کے جامع شیخ محمد مراد کشمیری بن ملا مفتی محمد طاہر کے احوال کے سلسلے میں اسے بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔

شہزادی زیب النساء بنت اورنگزیب کے نام مکتوب نمبر ۴۴، ۴۷ ہیں، بادشاہ فرخ سیر کے نام مکتوب نمبر ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت وحدت سے باقاعدہ نقشبندی سلوک کی مشق کر رہا تھا، کشمیر کے صوبہ دار سیف خان کے نام مکتوب نمبر ۵۰ ہے، یہ دو بار کشمیر کا صوبہ دار بنایا گیا اول ۱۰۷۵۔۱۰۷۸ھ/۱۶۶۴۔ ۱۶۶۷ء میں، دوم ۱۰۷۹۔۱۰۸۲ھ/ ۱۶۶۸۔۱۶۷۱ء میں شیخ محمد مراد کشمیری مذکور کی سوانح فیض مراد میں حضرت وحدت کے کئی بار کشمیر جا کر قیام فرمانے کا ذکر ملتا ہے۔ جس میں سیف خان کی عقیدت مندی کے واقعات بھی درج ہیں، تواریخ کشمیر میں سیف خان کا آپ کے استقبال کرنے اور اپنے مسکن کے ساتھ ہی حضرت وحدت کو ٹھہرانے اور فیض یاب ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔[1]

گلشن وحدت کا فارسی متن مولانا عبداللہ جان فاروقی کی تصحیح سے، ادارہ مجددیہ، کراچی سے ۱۹۶۶ء کو طبع ہو چکا ہے۔

خیابانِ وحدت

یہ حضرت وحدت کی فارسی منظومات کا مجموعہ ہے جو خود مصنف نے ۱۰۸۹ھ کو مرتب کیا۔ یہ چار چمن، خاتمہ اور حسنِ خاتمہ پر مشتمل ہے، خود وضاحت فرماتے ہیں:

چمن چمن گلِ حمد ثنا نثار بارگاہِ کبریا آنکہ وحدتِ او را اختلاطِ کثرتِ حجاب نیست...... دربارۂ احقر البریہ طالبِ راہِ احدیہ عبدالاحد ملقب بہ وحدت...... بدانکہ ایں رسالہ ایست متضمن بر چہار چمن و خاتمہ و حسنِ خاتمہ ست و ہر چمن متضمن بر چہار خیابان ست خیابانِ اول در غزلیات، خیابانِ دوم

---

[1] ۔ فوق، محمد دین: تاریخ کشمیر ۲/ ۲۲۵، لاہور ۱۹۱۰ء۔

Marfat.com

درمثنویات، خیابانِ سوم در رباعیات وخیابانِ چہارم در لطائفِ مکتومہ و جواہرِ غیر منظومہ کہ تعبیر ازاں بہ گلدستہ ہا رفتہ وہی عشرۃ عشرۃ وخاتمہ متضمن بر دو نشیمن ست اول در غزلیات بدیعہ در بحرہای متنوعہ...... دوم در نعت ...... و بعض تاریخ ...... وحسنِ خاتمہ در ایراد بعض احادیثِ نفیس در مدحِ شعر

ابتدا میں اس مجموعہ کا قطعہ تاریخ ہے:

خیابانش برارباب حقیقت　　　خرد از سالِ تاریخش خبر داد

کہ دریاب از خیابانہای وحدت

۱۰۸۹ھ

وفیات کے باب میں حضرت خواجہ محمد سعید، حضرت خواجہ محمد معصوم اور حضرت خواجہ شاہ محمد یحیٰ کے سالہای وفات کی منظوم تواریخ شامل ہیں۔

خیابانِ وحدت کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ ۱۰۸۴ھ ڈاکٹر خواجہ محمد سلیم مرحوم سابق استاد پشاور یونیورسٹی[۱]، دوسرا نسخہ مولانا حافظ محمد ہاشم جان مجددی، ٹنڈو سائیں داد، سندھ اور تیسرا نسخہ کتب خانہ خانقاہ نقشبندیہ، کندیاں ضلع میانوالی میں ہے۔

چہار چمن

یہ بھی چار چمن پر مشتمل ہے یعنی چمن ۱ "وجود" ۲۔ "علم" ۳۔ "نور" ۴۔ "شہود"۔ اس کا خطی نسخہ اول مملوکہ مولانا قدرت اللہ، ساکن بھلوال، سرگودھا، دوم پبلک لائبریری، خیرپور سندھ[۲] سوم کتب خانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ چہارم رضا لائبریری رام پور میں ہے۔[۳]

دیوانِ وحدت

دانشگاہ تہران، ایران میں دیوانِ وحدت کی مائیکروفلم ہے جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

---

[۱] ۔ منزوی، احمد (مرتب) فہرست مشترک ۳/ ۱۴۴۱، یہ سال کتابت غلط ہے کیوں کہ سال تالیف ۱۰۸۹ھ منقولہ قطعہ سے عیاں ہے ۔ [۲] ۔ ایضاً ۳/ ۱۳۹۹

[۳] ۔ فہرست مخطوطات فارسی، رضا لائبریری رام پور، پٹنہ ۱۹۹۵ء، ص ۴۲۲

Marfat.com

زہی ز کُنہہ کمالت کلیم ناطقہ لال | برآستانِ جلالت امین بے پرو بال
نسیم لطفِ تو گر بگذرد ز دارِ جحیم | زند ز چشمۂ مشاق جوشِ زلال

دیوانِ وحدت میں حمد و نعت کے بعد غزلیات کی تعداد زیادہ ہے' آخر میں اپنے خاندان کے بزرگوں کے ناموں کے معمے بھی نظم کیے ہیں۔ معما باسم احمد' سعید' معصوم' معموں کے بعد تین دوہڑے ہندی (قدیم اردو) میں ہیں' اس کے بعد اپنے خانوادہ کے اکابر کے مرثیہ کہے ہیں۔ مرثیہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی' خازن الرحمت' عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم' اخوینِ خود' شیخ عبداللہ' شیخ محمد نقی' شیخ محمد اشرف' (قطعات) تاریخہای وصال خواجہ محمد معصوم' شیخ محمد نقشبند ثانی' مرثیہ محمد جواد (برادرِ خود)' مرثیہ شیخ سعدالدین (برادرِ خود)' غزلیات حروفِ تہجی کے اعتبار سے ہیں۔

دیوان کا آخری شعر ہے۔

نیست یک لفظ زیں میان مہمل | بخدای کریم عزوجل

سالِ کتابت ربیع الثانی ۱۱۲۷ھ ہے یعنی حضرت وحدت کے وصال (۱۱۲۶ھ) کے صرف ایک سال بعد اس کی کتابت ہوئی ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا' اصل مخطوطہ سید علی رضا ریحان یزدی کے کتب خانہ میں ہے جہاں سے دانشگاہ تہران کے کتابخانہ مرکزی کے لیے اس کی مائیکروفلم بنائی گئی ہے[۱]، ہم نے اپنے دوسرے سفر ایران ۱۹۹۲ء کے دوران اس مائیکروفلم کا مطالعہ کیا اور چند یادداشتیں مرتب کیں۔

دیوان وحدت کا دوسرا خطی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال' کلکتہ میں ہے جس پر سالِ کتابت درج نہیں ہے۔[۲]

شعراء کے تذکروں میں حضرت وحدت کے صاحب دیوان شاعر ہونے کا ذکر ملتا ہے' آپ کے معاصر بندرابن داس خوشگو نے لکھا ہے:

۱۔ دانش پژوہ، محمد تقی: فہرست مائیکروفلمہای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران ۲/ ۲۳۵

۲۔ منزوی، احمد: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ۳/ ۲۵۹۷

Marfat.com

دیوان مختصر از آنجناب یادگار است[۱]

شاہ خوب اللہ الہ آبادی کی بیاض میں حضرت وحدت کے کلام کا انتخاب موجود ہے[۲]، کشن چند اخلاص نے آپ کے دیوان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

دیوان مختصر ترتیب دادہ واکثر مضامین تازہ بروے کار آوردہ [۳]

دیوان وحدت کے جس خطی نسخہ کی مائیکروفلم (دانشگاہ تہران) ہماری نظر سے گزری ہے اس میں کوئی نثری دیباچہ نہیں ہے، تاہم کشن چند اخلاص کے مذکورہ بالا بیان سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت وحدت نے اپنا دیوان خود ترتیب دیا تھا۔

شرح بیتِ مثنوی

حضرت وحدت نے مثنوی مولانا روم کے مشہور شعر ؎

علم حق در علم صوفی گم شود　　　این سخن کی باور مردم شود

کی شرح لکھی ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد مولوی معنوی ...... فرماید بیت

علم حق ...... آنچہ در حل این بیت بہ فہم قاصر در آمدہ

اس شرح کا ایک خطی نسخہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران، اسلام آباد میں ہے،[۴] سال کتابت ۱۱۳۱ھ، نمبر ۱۱۳۱۴

اسرار الفقر

اس رسالہ کا ایک خطی نسخہ جناب نذر صابری کے پاس اٹک میں ہے[۵] جس کی اس

۱۔ خوشگو: سفینۂ خوشگو ۳/ ۶۹　۲۔ اجملی، میر نجان نقشبندی: خازن الشعراء، ورق ۱۶۸۔ا

۳۔ اخلاص، کشن چند: ہمیشہ بہار ۲۶۰۔ ۲۶۱ (سال تالیف ۱۱۳۶ھ)

۴۔ منزوی، احمد: فہرست مشترک ۷/ ۲۴۹

۵۔ تسبیحی، محمد حسین: کتابخانہ ہای پاکستان ۱/ ۱۱۵

Marfat.com

وقت تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

مجالسِ وحدت

یہ حضرت وحدت کے ملفوظات ہیں، جو مسلسل اور سنہ وار نہیں ہیں بلکہ جامع شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری جب کبھی سرہند شریف حاضر ہوتے تو اپنے قیام کے دوران آپ کے فرمودات کو قلم بند کرتے رہتے تھے یا جب حضرت وحدت کشمیر تشریف لے جاتے تو وہاں قیام کے دوران آپ جو کچھ فرماتے جامع انہیں لکھ لیتے تھے، شیخ محمد مراد نے اس مجموعہ کو تحقیقات کا نام دیا ہے، حضرت وحدت نے اپنے ایک مکتوب بنام شیخ محمد مراد سے اپنے مکتوبات اور مجالس کی روداد کی نقل طلب فرمائی ہے۔[۱] ان مجالس میں حضرت وحدت کے ایک مرید مخلص شیخ محمد یوسف کنٹ کشمیری مخاطب ہیں، ہر مجلس کو تحقیق کا عنوان دیا ہے اور انہیں خطاب کرتے ہوئے اکثر مقامات پر ''حقیقت آگاہی اخوی محمد یوسف'' سے مخاطب کیا ہے۔ یہ وہی اخوی محمد یوسف کنٹ ہیں جن کے لیے حضرت وحدت نے اپنے کئی مکاتیب بنام شیخ محمد مراد میں بہت سی بشارات تحریر کی ہیں' ایک مکتوب میں ان کے لیے ''اجازت نامہ ارشاد'' بھی ہے۔[۲] اس مجموعہ کو مکمل طور پر ملفوظات حضرت وحدت قرار نہیں دیا جا سکتا کیوں کہ اس میں جامع نے اپنے کئی مکاشفات' مکتوبات اور واردات درج کی ہیں۔ ایک مکاشفہ ۱۰۱۱ھ کا ہے اور اس سنہ میں شیخ محمد مراد کشمیری کے سرہند حاضر ہو کر فیض یاب ہونے کا معاصر مولف محمد اعظم نے ذکر کیا ہے۔[۳] شیخ محمد مراد کشمیری تین مرتبہ سرہند شریف حاضر ہوئے ہر سفر میں اخوی محمد یوسف ہمراہ ہوتے تھے' پہلا سفر ۱۰۸۱ھ (ڈیڑھ سال قیام)، دوسرا سفر ۱۰۸۶ھ کو کیا تو حضرت وحدت سرہند شریف میں نہیں تھے بلکہ دہلی میں مقیم تھے، شیخ محمد مراد آپ کی خدمت میں دہلی پہنچ گئے پھر تیسرا

۱۔ گلشن وحدت ۳۲۴/۱۲ ، ۲۔ ایضاً

۳۔ ان تمام اسفار کی تفصیلات فیض مراد میں درج ہیں ورق ۱۱۔۱۲ ب

Marfat.com

سفر ۱۰۱۱ھ کا ہے۔[۱] گویا کتاب تحقیقات حضرت وحدت کے انہی مذکورہ سالوں کی مجالس کی روداد (ملفوظات ومقولات) پر مشتمل ہے۔

تحقیقات کا ایک خطی نسخہ شیخ محمد مراد کشمیری کے خودنوشت نسخہ سے ۱۲۴۵ھ کو استنبول ترکی میں مولانا محمد خلیل انصاری نے نقل کیا' یہ خطی نسخہ ذخیرۂ شیخ الاسلام عارف حکمت مخزونہ مکتبہ ملک عبدالعزیز' مدینہ منورہ میں ہے جس سے کتابخانہ خانقاہ گندیاں کے لیے ظہور حسن نے ۱۳۶۸ھ کو نقل کیا جو اس وقت خانقاہ سراجیہ گندیاں ضلع میانوالی پنجاب پاکستان میں ہے۔[۲]

دوسرے حصے میں ہم حضرت وحدت کی ان تالیفات کے نام لکھ رہے ہیں جن کے خطی نسخوں تک ہماری رسائی نہیں ہوئی اور ان کے صرف نام مختلف تذکروں میں ملتے ہیں:

صاحب مقامات معصومی نے حسب ذیل تالیفات کے نام لکھے ہیں جو ہمیں نہیں مل سکیں، گلزار وحدت' خرمنِ گل اور شقائق[۳] نواقض الروافض (عربی سے فارسی ترجمہ) اور تصنیف شریف کے حوالے خود حضرت وحدت نے دیے ہیں۔[۴]

مولف روضۃ القیومیہ نے جنود اللہ کا ذکر کیا ہے۔[۵] اور حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی کی قیومیت کے اثبات میں بھی رسالہ تالیف کرنے کا ذکر ہے۔[۶]

مقاماتِ معصومی کے مولف نے بتایا ہے کہ حضرت وحدت کی ایک ایسی بیاض بھی ہے جس میں کئی حضرات نے اپنے ہاتھ سے حضرت وحدت کے لیے بشارات قلم بند کی ہیں چنانچہ حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے دستِ مبارک سے اس بیاض میں ایک

۱۔ فیض مراد ورق ۱۲

۲۔ راقم احقر نے جون ۱۹۷۷ء کو یہ خطی نسخہ کندیاں حاضر ہو کر دیکھا اور منقولہ بالا یادداشتیں مرتب کیں، تحقیقات کی تلخیص فیض مراد میں بھی شامل ہے۔

۳۔ مقامات معصومی ۳/۴۱۲ ' ۴۔ گلشن وحدت ۲۵/ ۳۷

۵۔ روضہ ۱/ ۳۰۱ ' ۶۔ ایضاً ۳/ ۲۹۔۳۰

Marfat.com

بشارت تحریر فرمائی تھی۔[۱] یہ بیاض آپ کے مریدِ مخلص شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نے بھی دیکھی تھی، لکھتے ہیں:

آنچہ از بیاض مخدوم مرشد مدظلہ العالی کہ از زبان مبارکہ حجۃ اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ شنیدہ...... خود نگاہ داشتند و نقل آں با حقر فرستادند و آں ایں است۔ درباب خود فرمودند کہ بہ خطاب حجۃ اللہ را مشرف ساختند و ندا در دادند کہ ہمہ دوستان تو مغفور اند[۲]

الدرر (فی علم قرأت) کا آپ نے خود ذکر فرمایا ہے کہ ۱۰۶۱ھ سے قبل ہم نے اس موضوع پر عربی میں رسالہ لکھا تھا۔[۳]

صاحبِ عمدۃ المقامات نے آپ کی حسب ذیل تالیفات کے نام لکھے ہیں:

حاشیہ بر بعض اقوال تفسیر بیضاوی، سلسلۃ الجواہر در شرح چہل حدیث، خزائن المودہ منشور الدرر فی فضائل السور، صحائف تسعہ، شرح رباعیات خواجہ بزرگ، مناجاتِ کبیر مناجاتِ صغیر، قصصِ برحق، نشر العطر، شرح کلمہ تسبیح، شرح کلمہ تہلیل، شرح مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی۔[۴]

رسالہ رد مخالفین حضرت مجدد الف ثانی[۵] رسالہ در احوال حضرت قبلۂ روحانی المجدد للالف الثانی[۶] (بسلسلہ ذکر فیض گرفتن حضرت مجدد الف ثانی از حضرت غوث الثقلین)

۱۔ گلشن وحدت ۵۴/۷۰، مقاماتِ معصومی ۳/۴۱۱

۲۔ حسنات المقربین، ورق ۷۰ اب

(گویا حضرت وحدت اپنے مخلصین کو اس بیاض کی نقلیں فراہم کرتے تھے۔)

۳۔ رک قرأۃ القارئین، ورق ۲

۴۔ عمدۃ المقامات ۴۴۴

۵۔ غلام علی دہلوی، شاہ: سبعہ سیارہ ۳۰

۶۔ فقیر اللہ علوی شکارپوری: مکتوبات ۴۹/۳۰۴

Marfat.com

شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مدنی نے حضرت وحدت کی ایک مثنوی کا ذکر کیا ہے لیکن کوئی تفصیل نہیں دی۔[۱]

حضرت وحدت نے اپنے فرمودات میں لطائف اورولایات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اپنے رسالہ فوائد نقشبندیہ کا ذکر کیا ہے۔[۲]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حضرت وحدت کے معاصر شیخ ابوالرضا محمد (ف ۱۱۰۱ھ) کی وحدت الوجود وغیرہ کے موضوع پر جو مکاتبت ہوئی وہ انہوں نے انفاس العارفین میں محفوظ کر لی تھی' حضرت وحدت کی مجالس میں شیخ ابوالرضا محمد کی متعدد بار حاضری اور معارف کا بیان بھی قابل توجہ ہے ان کے وصال کے وقت حضرت وحدت ان کے ہاں تشریف فرما تھے' ان کے ساتھ حضرت وحدت کی رشتہ داری بھی تھی[۳]

حضرت وحدت نے لطائف المدینہ (تالیف بسال ۱۰۶۸ھ بعمر اٹھارہ سال) میں اپنی ایک تالیف بشاراۃ الحقانیۃ کا ذکر کیا ہے کہ لطائف المدینہ کا خاتمہ اس کتاب سے ملخصاً ماخوذ ہے[۴] لیکن خاتمہ میں اس کتاب کے اقتباسات شامل نہیں ہو سکے' گویا حضرت وحدت لطائف المدینہ سے بھی پہلے ایک کتاب بشارات الحقانیہ کے نام تالیف کر چکے تھے اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال سے بھی کم ہوگی۔

۱۔ محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۲۷

۲۔ محمد مراد کشمیری: تحقیقات ۱۰۵

۳۔ ولی اللہ محدث: انفاس العارفین ۱۲۳۔ ۱۴۹' ۱۵۷ وغیرہ

۴۔ لطائف المدینہ ورق ۲۔ ا

Marfat.com

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے معلوم نہیں شیخ محمد مراد تنگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) کی مرتبہ کتاب تحقیقات کو کس بنیاد پر حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی سے منسوب کر دیا ہے غالباً ان کی غلط فہمی کی وجہ کتابخانہ عارف حکمت میں موجود فہرست مخطوطات فارسی ا ہے، جس کے فہرست ساز نے بلا تردد اسے حضرت خواجہ محمد سعید سے منسوب کر دیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے مخطوطہ کا مطالعہ کیے بغیر ہی زبدۃ المقامات اور حضرات القدس کے تراجم پر حواشی میں اسے حضرت خواجہ سے منسوب کر دیا ہے، ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

> خواجہ محمد سعید کا لقب خازن الرحمت ہوا، آپ کی ایک کتاب تحقیقات تصوف اور فقہ سے متعلق مدینہ منورہ میں مکتبہ عارف حکمت میں مخطوطہ کی شکل میں موجود ہے اور وہ محمد یوسف کے نام مکتوبات اور مضامین ہیں ۲

اب اس کتاب کے متن سے کچھ ایسے شواہد پیش کیے جا رہے ہیں جن سے اس کے حضرت خواجہ محمد سعید کی تصنیف کی نفی اور شیخ محمد مراد کی تالیف ہونے کے دلائل مل سکیں گے:

> آغاز: للہ الحمد والمنۃ وعلیٰ سید المرسلین الصلوٰۃ والتحیۃ علیٰ ما انعم...... بحقیقت آگاہی اخوی محمد یوسف خطاب نمود و کلمات مغلق تحقیقی می نویسد......

یہ اخوی محمد یوسف کون ہیں؟

اگر ڈاکٹر صاحب قبلہ اس پر غور فرماتے تو انہیں مغالطہ ہی نہ ہوتا' یہ شیخ محمد یوسف وہی ہیں جن کا ڈاکٹر صاحب کے شائع کردہ گلشن وحدت (مکتوبات حضرت وحدت) میں متعدد مرتبہ ذکر آیا ہے یہ شیخ محمد مراد تنگ کشمیری کے مریدِ خاص تھے' حضرت وحدت کے اپنے کئی مکاتیب بنام شیخ محمد مراد میں جس اخوی محمد یوسف کے لیے

ا۔ ۱۹۹۹ء کے سفر حرمین الشریفین کے دوران ہمیں یہ فہرست دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔

۲۔ زُبدۃ المقامات ترجمہ غلام مصطفیٰ خان ص ۱۴۷ حاشیہ' حضرات القدس ۲/ ۲۱۳

Marfat.com

بشارات تحریر فرمائی ہیں وہ یہی محمد یوسف ہیں۔ کئی مکاتیب کا تو موضوع ہی ''بشارات درحقِ اخوی محمد یوسف'' ہے ایک مکتوب میں حضرت وحدت نے انہی اخوی محمد یوسف کے لیے اجازت نامہ ارشاد ارسال فرمایا ہے۔

یہ شیخ محمد یوسف کنت ہیں جن کی یہ نسبت گلشن وحدت' حسنات المقربین اور فیض مراد میں مذکور ہے یہ دراصل ''کنٹ'' ہے جو کشمیریوں کی ذاتوں میں سے ایک مشہور ذات ہے' گویا وہ مجاز و مرخص وحدت کی طرف سے تھے لیکن شیخ محمد مراد کے زیر تربیت رہے۔

اب غور فرمایئے کہ کتاب تحقیقات بھلا شیخ محمد سعید سرہندی کی تصنیف کیسے ہو سکتی ہے؟ شیخ محمد یوسف کے عروج سے پہلے شیخ محمد سعید علیہ الرحمت کا وصال ہو گیا تھا یعنی ۱۰۷۱ھ کو۔

کتاب تحقیقات کے مرتب شیخ محمد مراد کشمیری نے ابدال کے وجود پر بحث کرتے ہوئے اپنی تالیف ''فوائد رضائیہ'' کا حوالہ دیا ہے۔ اس کتاب کے کسی خطی نسخے کے وجود کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے البتہ مولف کے مرید خاص شیخ محمد اعظم دیدہ مری نے اس کتاب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ شیخ محمد مراد نے اس میں اپنے شیخ گرامی حضرت شاہ علی رضا فاروقی سرہندی بن علامہ محمد فرخ بن خواجہ محمد سعید کے حالات تحریر کیے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

''فوائدِ رضائیہ در بیان احوال خدمت ولایت دستگاہ حضرت مرشدی شاہ علی رضا سلمہ اللہ تعالیٰ''

یہ بالکل واضح سی بات ہے کہ اگر کتاب تحقیقات حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی قدس سرہ کی تصنیف ہوتی تو آپ اس میں اپنے پوتے (شاہ علی رضا) کے مناقب میں لکھی جانے والی کتاب کا حوالہ کیوں کر دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب شیخ محمد مراد کشمیری کی مولفہ ہے نہ کہ حضرت خواجہ محمد سعید کی۔

اس طرح مولف نے اپنے رسالہ خوف ورجا کا بھی اس میں کئی مرتبہ حوالہ دیا ہے جو

Marfat.com

بقول شیخ محمد اعظم مذکورانہی شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیف ہے۔

مولف شیخ محمد مراد نے ۱۰۱۱ھ کو اپنے ایک مکاشفہ کی اپنے شیخ حضرت وحدت سے تاویل دریافت کی ہے۔

یہ واضح ہے کہ حضرت خواجہ محمد سعید کا وصال ۱۰۷۱ھ کو ہوگیا بھلا اس سنہ میں فوت ہونے والا ۱۰۱۱ھ میں اپنا مکاشفہ کیوں کرلکھ سکتا ہے؟

کتاب تحقیقات میں مولف نے اپنے تمام اجازت نامے اور اسناد ارشاد جمع کردی ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ وہ سندیں ہیں جو مولف اپنے مرتبہ مکتوبات حضرت وحدت کے مجموعہ (گلشن وحدت) میں بھی نقل کر چکے ہیں۔ جسے خود ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے ہی شائع کیا ہے۔

ان مختصر مباحث سے ثابت ہوا کہ کتاب تحقیقات حضرت خواجہ محمد سعید کی تالیف نہیں بلکہ یہ تو حضرت شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیف ہے۔

کتاب تحقیقات کے کاتب نے اسے حضرت شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید کے مقولات کا مجموعہ قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو:

تحت ہذہ النسخۃ المبارکہ المسمیٰ بہ تحقیقات من مقولات قطب الاقطابی غوث الاعظم حضرت سیدنا ومولانا عبدالاحد بن شیخ محمد سعید......

پھر جن صاحب (ظہور حسین) نے یہ کتاب کتب خانہ عارف حکمت مدینہ منورہ سے خانقاہ گندیاں کے لیے نقل کی ہے۔ انہوں نے بھی اسے حضرت وحدت کے ملفوظات ہی بتایا ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اسے مکمل طور پر حضرت وحدت کے ملفوظات نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس میں جامع شیخ مراد کشمیری نے آپ کے فرمودات کے ساتھ آپ کے بعض مکتوبات اور اجازت نامے بھی نقل کیے ہیں' ہمارے نزدیک یہ وہی کتاب ہے۔ جس کی نقل حضرت وحدت نے شیخ محمد مراد کشمیری سے اپنے ایک مکتوب میں طلب کی ہے۔[۱]

۱۔ گلشن وحدت ۱۲/۲۴ (بعض تاملات کے لیے اسی مقدمہ کا عنوان ''ایک غلط فہمی کا ازالہ'' ملاحظہ کریں

Marfat.com

حیاتِ حضرت خواجہ محمد سعید کے مآخذ

حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی قدس سرہ کے احوال پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ان لکھنے والوں میں معاصرین' قریب العہد اور متاخرین سبھی شامل ہیں' ان مآخذ میں مکتوباتِ امام ربانی مجدد الف ثانی' وصالِ احمدی' زبدۃ المقامات' حضرات القدس' مجمع الاولیا' سنوات الاتقیا' طبقات شاہ جہانی' مکتوباتِ معصومیہ' مکتوباتِ سعیدیہ' مقامات احمدیہ و مناقب حضرات معصومیہ' نتائج الحرمین' اسراریہ' ریاض الاولیاء' مفتاح العارفین' گلشنِ وحدت' کواکبِ دریہ[1] تحفۃ الفقراء' حسنات المقربین' گلزار اسرار الصوفیہ' روضۃ القیومیہ' روضۃ السلام' حسنات الحرمین' عمدۃ المقامات' مقاماتِ معصومی اور لطائف المدینہ (در حالات حضرت خواجہ محمد سعید) کتب تاریخ میں سے عالمگیر نامہ' مآثر عالمگیری' مرآۃ العالم' مرآۃ جہاں نما[2] وغیرہ' ان مآخذ کے ذکر کے بعد لطائف المدینہ کا تعارف کروایا جا رہا ہے۔

---

[1] ۔حضرت وحدت کے سب سے مفصل حالات شیخ محمد ہادی (ف ۱۱۲۳ھ) بن مروج الشریعت محمد عبید اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم نے مقامات حضرات خمسہ (کواکب الدریہ) کی دوسری جلد میں لکھے ہیں جو حضرت خواجہ محمد سعید کے احوال پر ہے اس میں ضمناً حضرت وحدت کے جو حالات لکھے گئے ہیں وہ بقول صاحب مقامات معصومی ستر (۷۰) اجزا کے مساوی ہیں جو ایک مستقل جلد سے کم نہیں ہیں اس کتاب کے مولف نے حضرات مجددیہ کے احوال و مناقب کی تالیف کے لیے اپنی زندگی کے چالیس سال صرف کیے تھے۔

لیکن افسوس کہ اس پانچ جلدی ضخیم و جسیم کتاب کی کسی جلد کے وجود سے ہم تا حال واقف نہیں ہیں۔

[2] ۔راقم الحروف نے مقاماتِ معصومی کی جلد اول میں ان مآخذ و مراجع کا تفصیلی تعارف کروایا ہے

Marfat.com

لطائف المدینہ

لطائف المدینہ حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہما کے حالات پر عربی نثر میں ایک رسالہ ہے جس کے مولف شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید ہیں، یہ کتاب ١٠٦٧۔١٠٦٨ھ کو تالیف ہوئی ہے جیسا کہ ہم وضاحت کر چکے ہیں کہ حضرت وحدت کی ولادت ١٠٥٠ھ کو ہوئی تھی، اس اعتبار سے لطائف المدینہ کی تالیف کے وقت اُن کی عمر صرف ١٧۔١٨ سال تھی، اور صاحبِ سوانح حضرت خواجہ محمد سعید بقیدِ حیات تھے۔

مذکورہ سنہ میں جب حضرات مخدوم زادگان سرہند حج کے لیے حرمین الشریفین کے سفر پر گئے تو ان میں سے دو بزرگ صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہما کے احوال وملفوظات ومکاشفات پر ان کے صاحبزادگان نے عربی میں رسائل تالیف کیے ان میں سے اول الذکر کے احوال پر لطائف المدینہ اور ثانی الذکر کے مکاشفات حرمین پر یواقیب الحرمین کے نام سے رسائل تالیف کیے۔ موخر الذکر رسالہ حضرت خواجہ محمد معصوم کے فرزند ارجمند مروج الشریعت محمد عبید اللہ نے لکھا جو حضرت خواجہ محمد معصوم کے حین حیات ہی ١٠٧١ھ کو فارسی میں ترجمہ ہو کر مریدینِ سلسلہ میں رائج ہو گیا[1] لیکن اول الذکر یعنی لطائف المدینہ کا ترجمہ نہ ہو سکا جس کی وجہ سے یہ رسالہ صرف عربی خوان حضرات تک محدود ہو کر رہ گیا۔

لطائف المدینہ سے پہلا براہِ راست استفادہ شیخ محمد امین بدخشی نے کیا جو حضرات مجددیہ کے سفر حرمین کے دوران ہمہ وقت ان کے ہمراہ رہتے تھے اور اپنی ضخیم کتاب نتائج الحرمین (درحالات شیخ آدم بنوڑی) مرتب کرنے میں مصروف تھے' لکھا ہے کہ

١۔ حسنات الحرمین ہمارے مفصل مقدمہ اور ترجمہ سمیت مکتبہ سراجیہ' خانقاہ احمدیہ سعیدیہ' موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان' پاکستان سے ١٩٨١ء کو طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

Marfat.com

میرے پاس شیخ فرخ شاہ (بن حضرت خواجہ محمد سعید) اور شیخ محمد عبدالاحد وحدت کے نوشتہ مکاشفاتِ حرمین کثیر تعداد میں موجود ہیں:

''...... مکاشفات الحرمین الشریفین کثیر عندی بخط الشیخ فرخ شاہ والشیخ عبدالاحد سلمہما اللہ تعالیٰ [۱]''

اس اقتباس میں مکاشفات نوشتہ شیخ عبدالاحد سے مراد یہی لطائف المدینہ ہے' البتہ مکاشفات حرمین نوشتہ علامہ محمد فرخ مجددی کے ہمیں تا حال کسی خطی نسخہ کے وجود کا علم نہیں ہے' گویا حضرت خواجہ محمد سعید کے مکاشفات صرف حضرت وحدت نے ہی نہیں لکھے بلکہ آپ کے فرزند علامہ محمد فرخ نے بھی قلم بند کیے تھے۔

اس کے بعد اس سلسلہ کے اکثر تذکرہ نویسوں نے حضرت خواجہ محمد سعید کے احوال کے بیان میں لطائف المدینہ سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے حسنات المقربین' تحفۃ الفقراء' مقامات معصومی' روضۃ القیومیہ اور عمدۃ المقامات کے مولفین نے اس سے نقل واقتباس کیا ہے۔

لطائف المدینہ پانچ ابواب (مقالات) اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

پہلا مقالہ حضرت خواجہ محمد سعید کے نسب پر ہے جس میں آپ کے مشائخ طریقت' اسنا وحدیث کا بیان' دوسرا مقالہ آپ کے حق میں وہ بشارات ہیں جو آپ کے والد اور شیخ بزرگوار نے دی ہیں اور جن کا ذکر مکاتیب شریفہ میں ہے۔

تیسرا مقالہ بعض مکاتیب شریفہ کا بیان جو آیات الفرقانیہ کی تاویلات پر مشتمل ہے۔ چوتھا مقالہ ایسے اسرارِ عظیمہ کے بیان میں ہے جو آپ نے بلاواسطہ اپنے والد حضرت مجدد الف ثانی سے سنے......

پانچواں مقالہ آپ کی بعض کرامات وتصرفات پر اور خاتمہ میں بعض وہ کلمات

۱۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین' خطی جلد سوم' مخزونہ کتابخانہ' انڈیا آفس' لندن نمبر Per.ms.Ethe 652 ورق ۱۷۶ اب

Marfat.com

قدسیہ ہیں جو آپ کی کتاب مسمی بشارات الحقانیہ سے ماخوذ ہیں

لطائف المدینہ فصیح عربی میں ہونے کی وجہ سے معتقدین نے زیادہ نقول نہیں کیں جس کے باعث اس کے نسخے بہت ہی کمیاب ہیں۔ اس کا یہ ایک ہی نسخہ ہمیں مل سکا ہے جو اس وقت نیشنل میوزیم آف پاکستان' کراچی میں شمارہ N . M : 1957-1056/2 محفوظ ہے۔ اس سے پہلے یہی نسخہ کتب خانہ سرکار ٹونک[ا] میں (کتب تصوف عربی نمبر ۱۰۵) کے تحت تھا۔

ا ۔ کتب خانہ سرکار ٹونک سے مراد کتابخانہ وزیرالدولہ (ف ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء) یا کتب خانہ نواب محمد علی خان (معزولی ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء) ہے' (مکتوب جناب حکیم محمود احمد برکاتی بنام ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی صاحب) نیز ملاحظہ ہو قصر العلم ۱۵۵۔۱۶۶

Marfat.com

لطائف المدینۃ

ملخص اردو ترجمہ

Marfat.com

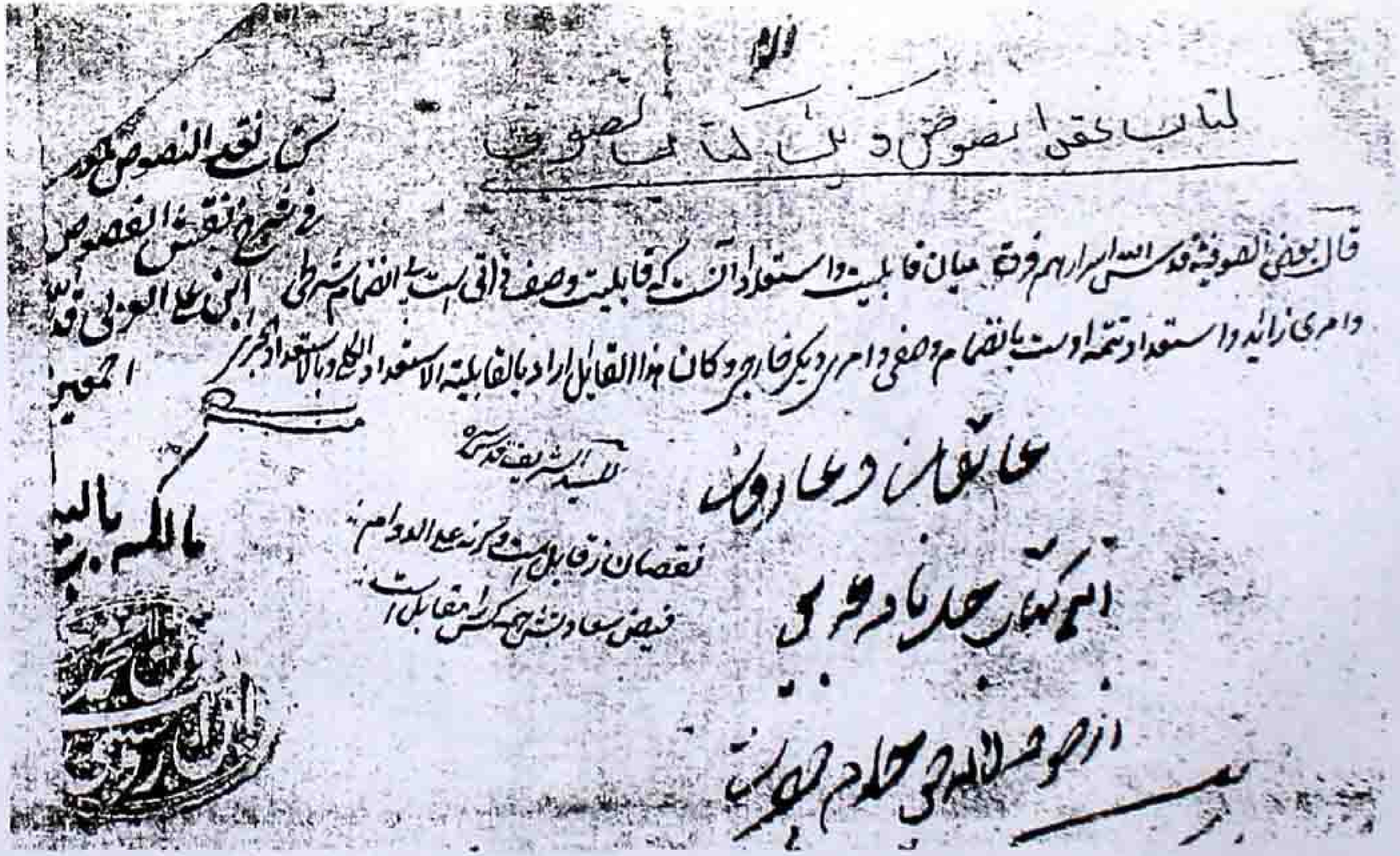

نقد النصوص کے خطی نسخہ پر حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے ایک صاحبزادے کی مہر (۱۱۰۹ھ)   مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، اسلام آباد، پاکستان، نمبر ۱۴۲۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

........اما بعد یہ ضعیف بندہ عبدالاحد کہتا ہے کہ مجھ سے اس مقدس سرزمین (مدینہ منورہ) علیٰ ساکنہا السلام والتحیۃ میں بسنے والے برادرانِ طریقت نے التماس کی کہ میں امام العارفین، غوث الواصلین، قطب العلماء الراسخین، قدوۃ الکبراء الوارثین، واقف تاویلاتِ قرآنیہ اور اس کے حقائق کے جاننے والے، مطلع متشابہاتِ فرقانیہ اور اس کے حقائق سے واقف، رافعِ اعلام سنتہِ سنیہ، قامع آثارِ بدعتِ شنیعہ قبیحہ، ذوی الکراماتِ عظیمۃ الظاہرہ، آیات المّمیۃ الکریمۃ الباہرہ، ملجائے اہلِ کشف وتصوف........ سیدنا و مولانا و برکتنا شیخ محمد سعید انار اللہ ظلام العالم بنورہ...... میں نے (آپ کے احوال پر) یہ رسالہ تالیف کیا ہے جسے "لطائف المدینہ" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ پانچ مقالات (ابواب) اور ایک فاتحہ پر مشتمل ہے۔

مقالۂ اول۔ حضرت خواجہ محمد سعید مدظلہ العالی کے نسب، آپ کے مشائخِ طریقہ سے انتساب، آپ کی حدیث اور مصافحہ کی اسناد۔

مقالۂ دوم۔ اس میں آپ کے بارے میں آپ کے والد اور شیخ قطب ربانی (مجدد الف ثانی) نے اپنے مکاتیب شریفہ میں جو بشارات تحریر فرمائی ہیں کا بیان۔

مقالۂ سوم۔ آپ نے اپنے مکاتیبِ گرامی میں آیاتِ فرقانیہ کی جو تاویلات کی ہیں ان کا بیان۔

مقالۂ چہارم۔ آپ کے ایسے کلمات جو اِن اسرار عظیمہ پر مشتمل ہیں جو آپ نے اپنے حضرت (والد) سے بلاواسطہ سنے جو تعداد میں کم ہیں اور وہ جو میں نے حرمین الشریفین جاتے ہوئے راستے میں آپ سے سنے........

مقالۂ پنجم۔ آپ کی بعض کرامات وتصرفات کا بیان۔

خاتمہ۔ اس میں آپ کی کتاب "بشارات الحقانیہ" میں سے بعض کلماتِ قدس کی نقل، جو کہ درجات، بشارات اور مکاشفات کی جامع ہے۔

Marfat.com

مقالۂ اول:۔ آپ کے نسب کے بیان میں جو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہی ہوتا ہے، مختلف سلاسل اور اسناد حدیث وغیرہ۔

آپ کا نسب:۔ آپ ابنِ قطبِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ الاسلام حجتہ اللہ علی الانام آیۃ الکبریٰ، وارثِ مقاماتِ محمدیہ، حامل کمالاتِ احمدیہ، سید الخاشعین، امام العارفین، فخر العمریۃ الکرام، شرف فاروقیۃ العظام، قرۃ السلف، اوائل رئیس الخلف الاماثل شیخ احمد سرہندی قدس سرہ بن عارفِ واصل شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ عارف ربانی امام ہمام رفیع الدین۲ بن خواجہ نور۳ بن خواجہ نصیر بن خواجہ سلیمان بن خواجہ یوسف بن خواجہ اسحاق بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ شعیب۴ بن خواجہ احمد۵ بن خواجہ یوسف بن سلطان شہاب الدین علی معروف بہ فرخ شاہ کابلی۶ بن خواجہ نصیر الدین بن خواجہ محمود بن خواجہ سلیمان، بن خواجہ مسعود بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ واعظ اکبر بن فواد ابوالفتح بن خواجہ اسحٰق بن سیدنا ابراہیم بن سیدنا ناصر الدین ۷ بن سیدنا عبداللہ۸ بن خلیفہ رسول اللہ امام المتقین امیر المومنین سیدنا و مولانا عمر فاروق۹ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فتاویٰ تاتارخانیہ۱۰ کے باب الوصایا سے حضرت عمر کی نسبت الخبر یئہ۱۱ ابجھ میں آتی ہے۔

انتساب طریقۂ نقشبندیہ

آپ کا انتساب طریقۂ نقشبندیہ میں اپنے والد اور شیخ قطبِ ربانی حبیبِ سبحانی شیخ احمد عمری کے ذریعے اس طرح ہے کہ آپ (خلیفہ تھے) قطبِ ربانی امامنا خواجہ محمد باقی کے (اس طرح باقی اسماء یوں ہیں) قطبِ ربانی مولانا خواجگی امکنگی، قطبِ ربانی خواجہ مولانا درویش محمد ولی، قطبِ ربانی مولانا خواجہ زاہد ولی، قطبِ ربانی خواجہ عبیداللہ معروف بہ خواجۂ احرار، قطبِ ربانی مولانا خواجہ یعقوب (چرخی) خلیفۃ الرحمانی سرِ سبحانی، غوثِ صمدانی خواجہ بہاء الدین معروف بہ نقشبند قدس سرہ الاقدس، قطبِ ربانی خواجہ امیر کلال، قطبِ ربانی محمد سماسی معروف بہ خواجہ بابا، قطبِ ربانی خواجہ علی

Marfat.com

رامتینی' قطبِ ربانی خواجہ محمود انجیر فغنوی' قطبِ ربانی خواجہ عارف ریوکری' قطبِ ربانی خواجہ عبدالخالق غجدوانی' قطبِ ربانی خواجہ یوسف ہمدانی' قطبِ ربانی ابی علی فارمدی۱۲' قطبِ ربانی شیخ ابی الحسن خرقانی' قطبِ ربانی بایزید طیفور بسطامی' امامِ ہمام جعفر صادق سبطِ حبیب اللہ' امامِ ہمام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق خیر الاخیار' سید المرسلین خاتم النبیین نبی مصطفیٰ و رسولِ مجتبیٰ علیہ و آلہٖ الصلوٰت والتسلیمات ۱۳۔

انتساب طریقۂ قادریہ

(حضرت خواجہ محمد سعید) نے اپنے والد اور شیخ مجدد الف ثانی شیخ احمد عمری قدس سرہ سے اور انہوں نے شاہ گدا بن شاہ سکندر قدس سرہما سے اور انہوں نے شاہ سکندر سے' انہوں اپنے جد قدوۃ المکمل شاہ کمال سے' انہوں نے شاہ فضیل سے' انہوں نے شیخ سید گدا رحمٰن ثانی سے' انہوں نے سید ابوالحسن سے' انہوں نے قطب العالم شمس الدین صحرائی سے' انہوں نے شیخ سید گدا رحمٰن اول سے' انہوں نے قطب العالم سید عقیل سے' انہوں نے قطب العالم سید شرف الدین سے' انہوں نے شیخ سید السادات شاہ عبدالرزاق سے' انہوں نے قطبِ ربانی محبوبِ صمدانی غوث الثقلین سید محی الدین محمد شاہ عبدالقادر جیلانی سے' انہوں نے اپنے والد قطب العالم سید السادات شاہ ابوصالح سے' انہوں نے شیخ سید موسیٰ جنگی دوست سے' انہوں نے شیخ عبداللہ سے' انہوں نے شیخ قطب العالم سید داؤد سے' انہوں نے اپنے والد شاہ سید موسیٰ سے' انہوں نے اپنے والد قطب العالم شاہ عبداللہ مورث سے' انہوں نے اپنے والد قطب العالم شاہ موسیٰ جون سے' انہوں نے اپنے والد شاہ عبداللہ محض سے' انہوں نے اپنے والد سید السادات جامع البرکات حسن مثنیٰ سے' انہوں نے امام المومنین قدوۃ المتقین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' انہوں نے اپنے والد امام ہدیٰ سید تقی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے' اور اپنی والدہ فاطمہ زہراء سے' انہوں نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلوات اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واخوانہٖ واصحابہٖ اجمعین ۱۴ سے۔

Marfat.com

انتساب طریقۂ چشتیہ

آپ نے سلسلۂ چشتیہ کا خرقہ اپنے والد اور شیخ قطب العارفین امام الواصلین شیخ احمد عمری سے پہنا انہوں نے اپنے شیخ اور والد عارف شیخ عبدالاحد سے' انہوں نے شیخ کامل شیخ رکن الدین سے' انہوں نے اپنے شیخ اور والد واصل الشیخ عبدالقدوس غزنوی حنفی مذہباً ونسباً سے' انہوں نے شیخ محمد عارف سے' انہوں نے شیخ احمد سے' انہوں نے عبدالحق سے' انہوں شیخ جلال الدین سے' انہوں نے شیخ شمس الدین ترک سے' انہوں نے شیخ علاء الدین علی بن احمد صابر سے' انہوں نے اکمل الاولیا شیخ فرید الحق والدین مسعود معروف بہ گنجِ شکر سے' انہوں نے قدوۃ الواصلین خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی دہلوی سے' انہوں نے زبدۃ العارفین قدوۃ الواصلین خواجہ معین الدین سجزی چشتی اجمیری سے' انہوں نے شیخ عثمان ہرونی سے' انہوں نے شیخ حاجی شریف زندنی سے' انہوں نے شیخ مودود چشتی سے' انہوں نے شیخ ابو یوسف چشتی سے' انہوں نے شیخ ابو محمد چشتی سے' انہوں نے شیخ ابو اسحٰق شامی سے' انہوں نے شیخ علو دینوری سے' انہوں نے ھبیرۃ البصری سے' انہوں نے شیخ حذیفۃ المرعشی سے' انہوں نے سلطان ابراہیم بن ادھم سے' انہوں نے جمال الدین فضیل بن عیاض سے' انہوں نے شیخ عبدالواحد بن زید سے' انہوں نے امام تابعین حسن بصری قدس سرہم سے' انہوں نے امیر المومنین سیدنا مولانا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے' انہوں نے حضرت سید المرسلین حبیب رب العالمین نبی المصطفیٰ ورسول مجتبیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوۃ والبرکات العلیٰ ۱۵ سے۔ مولف کہتا ہے کہ ہمارے سلسلہ کے مشائخ کے کمالات سے کامل حظ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مجدد (الف ثانی) رضی اللہ عنہ نے مبداء ومعاد میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

Marfat.com

طریقِ مصافحہ

آپ نے مصافحہ کی سعادت اپنے شیخ اور والد قطبِ ربانی شیخ احمد عمری سے حاصل کی، انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن بدخشی معروف بہ حاجی رمزی سے، انہوں نے حافظ سلطان اوبہی سے جنہوں نے ایک سو دس سال عمر پائی تھی۔ انہوں نے شیخ محمود اسفرائنی سے، انہوں نے شیخ سعید حبشی سے، انہوں نے محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ واصحابہ اجمعین سے۔ جاننا چاہیے کہ سعید کا مصافحہ عالمِ ارواح میں ہوا تھا جیسا کہ کتاب خلاصۃ المناقب ۱۶؎ میں جو کہ سید عارف علی ہمدانی کے مقامات پر ہے میں درج ہے کہ وہ (سعید) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے حضرت عیسیٰ نے سید المرسلین علیہ السلام کے جب مناقب بیان کیے تو انہوں نے حضرت عیسیٰ سے اپنی طویل العمری کے لیے دعا کی درخواست کی۔ حضرت عیسیٰ کی دعا پر وہ عرصۂ دراز تک بقیدِ حیات رہے یہاں تک کہ انہیں (حضور نبی کریم) علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبتِ مبارک میسر آئی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کیا اور انہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اپنی طویل عمر کی دعا کرنے کی درخواست کی جس کے باعث انہوں نے مزید طویل عمر پائی ۱۷؎

سندِ حدیث

آپ (حضرت خواجہ محمد سعید) نے حدیث کی اجازت علامہ محدث امام (عالی مقام) ومفتی بلد اللہ الحرام شیخ علی طبری حسینی شافعی سے لی، صحاح ستہ کی اجازت آپ نے کئی طریقوں سے اصحاب صحاح سے حاصل کی جن کی اس رسالے میں نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

یاد رہے شیخ کی روایت حدیث مسلسل بالاولیۃ کی سند ہی بہت عالی ہے۔ انہوں نے حرمین الشریفین کے عالی قدر علماء سے یہ اجازت حاصل کی یعنی فاضل محقق شیخ علی

Marfat.com

مکی مذکور نے یہ سند شیخ علی اعمی مالکی مدنی سے اس طرح انہوں نے اپنے شیخ و والد قطب اہل طریقت والحقیقت شیخ احمد عمری سے جنہوں نے اول حدیث کی سماعت قاضی بہلول (بدخشی) سے کی' انہوں نے بقیۃ السلف شیخ معظم عبدالرحمٰن بن فہد سے' انہوں نے اپنے سیدی ووالدی عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فہد سے' انہوں نے سیدی وعمی حافظ جاراللہ بن فہد سے' انہوں نے اپنے والد حافظ عزالدین عبدالعزیز بن فہد سے' انہوں نے جدی حافظ تقی الدین محمد بن فہد ہاشمی علوی سے' انہوں نے شیخ برہان الدین ابناسی سے' انہوں نے قاضی القضاۃ ابوحامد مطری بقراتی سے' انہوں نے خطیب بدرالدین ابوالفتح مبرورمی سے' انہوں نے شیخ نجیب الدین عبداللطیف حرانی سے' انہوں نے حافظ ابوالفرج ابن جوزی سے' انہوں نے ابوسعید اسماعیل بن ابی صالح نیشاپوری سے' انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالمالک الموذن سے' انہوں نے ابوطاہر محمد بن محمش سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم عبدی نیشاپوری سے' انہوں نے سفیان بن عُیَینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے' انہوں نے ابی قابوس مولی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے' انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے[۱۸]

سندِ مشکوٰۃ

یہ سند سیدنا شیخ عزالدین بن فہد مذکور (کے ذریعہ اس طرح واصل ہوتی ہے) کہ انہوں نے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی سے' انہوں نے شیخ تقی الدین بن فہد ہاشمی سے' انہوں نے شیخ الامام شرف الدین عبدالرحیم بجری سے' انہوں نے علامہ امام الدین علی بن مبارک شاہ صدیقی ساوجی معروف بہ خواجہ سے' انہوں نے شیخ الاسلام ابن حجر سے' انہوں نے علامہ بغوی قاضی القضاۃ مجد (الدین) بن محمد بن یعقوب فیروز آبادی شیرازی صدیقی شافعی سے' انہوں نے حافظ جلال الدین حسین اخلاطی اور حجۃ الہمام

Marfat.com

قمس الدین محمد مقدسی سے انہوں نے ساو جی مذکور سے ۱۹

مقالہ ثانی

بعض ایسی بشارات جو آپ (خواجہ محمد سعید) کے شیخ اور والد مجدد الف ثانی نے آپ کے حق میں اپنے مکاتیبِ کریمہ اور شیخ بدر الدین نے اپنے مرتبہ مقامات یعنی حضرات القدس میں تحریر کی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی کے سب سے بڑے فرزند شیخ محمد صادق نے جو کہ اکابر اولیا میں سے تھے فرماتے ہیں مجھے حضرت مجدد الف ثانی کی زبان مبارک سے ان کے متعلق بہت سی عظیم بشارات سننے کا موقع ملا ہے۔ ایک روز آپ علمائے راسخین جو کہ اسرار مقطعاتِ قرآنی سے واقف تھے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ محمد سعید بھی ان میں سے ایک ہے...... جب کہ خواجہ محمد ہاشم بدخشی (کشمی) نے (زبدۃ) المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد نے فرمایا ہے (اے محمد سعید) غم نہ کر کیوں کہ تم میرے ضمنی ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمنی تھے...... حضرت مجدد الف ثانی یہ فرماتے تھے کہ جب میرا نزول غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی کے مقام میں واقع ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں تم (محمد سعید) میرے ساتھ تھے...... آپ فرماتے تھے کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی عنایت سے میری طرف ملتفت ہوئے اور مقامات عظیمہ و کرامات عالیہ جیسی بشارات عنایت فرماتے ہوئے کہا کہ ہم عروج و نزول کے کسی مقام پر تمہارے (محمد سعید) کے بغیر نہیں گئے...... حضرت سیدنا (خواجہ محمد سعید) نے فرمایا کہ میری سند کے بغیر کسی شخص کا (جنت) میں داخلہ نہیں ہوگا' الا ما شاء اللہ ۲۰

مقالہ ثالث

(حضرت خواجہ محمد سعید) کے بعض وہ مکاتیب شریفہ جن میں آپ نے بعض آیاتِ

کریمہ کی تاویلات بیان کی ہیں۔ ۲۱

مقالہ رابع

بعض ان اسرارِ غامضہ کا بیان جو حرمین الشریفین کے سفر کے دوران راستے میں جاتے اور آتے ہوئے حضرت خواجہ محمد سعید کی زبان مبارک سے سنے، اس کی چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل میں آغازِ سفر سے حرمین الشریفین پہنچنے تک کی واردات اور دوسری فصل مدینہ منورہ کی واردات پر مشتمل ہے......

سیدنا شیخ (محمد سعید) نے فرمایا (جب سفر حرمین کے ارادے سے نکلے تو پہلے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کا قصد کیا) کہ مولانا واصل شیخ عبدالاحد ۲۲ (والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی) کے (مزار) کی زیارت کے بعد جب ہم شیخ کامل امام رفیع الدین ۲۳ قدس سرہ کی قبر پر گئے تو ہم نے اسے علم اور متابعت کے نور سے پرنور پایا۔ اس کے بعد ہم راستہ میں واقع دیگر قبور پر گئے ان میں شیخ عارف بوعلی شرف الدین قلندر ۲۴، شیخ احمد ترک ۲۵، قطب الطریقہ موید الدین رضی، شیخنا خواجہ محمد باقی ۲۶، کامل المکمل خواجہ قطب الدین کاکی، سلطان المشائخ شیخ نظام الدین ۲۷، سراج الاولیاء شیخ نصیر الدین ۲۸، شیخ الکبیر صلاح الدین سہروردی ۲۹، واصل باللہ امیر نعمان ۳۰ اور عارف الٰہی خواجہ ہاشم (کشمی) بدخشی ۳۱ وغیرہ شامل ہیں۔ سیدنا شیخ (محمد سعید) فرماتے ہیں کہ جب دہلی سے شیخ اجل خواجہ قطب الدین ۳۲ کے مرقد کی زیارت اور فاتحہ کے لیے روانہ ہوئے تو وہ ہمارے استقبال کے لیے آئے جس کا مجھے ادراک ہوگیا وہ بہت ہی محبت سے ملے...... اس کے بعد ہم شیخ صلاح الدین سہروردی کی قبر پر گئے جسے ہم نے متابعت کے نور سے منور پایا، اس کے بعد ہم شیخ نصیر الدین (محمود چراغ دہلی) کے مزار کی زیارت کے لیے گئے تو ان کی نسبت عالیہ کو

Marfat.com

ظل اور اصل سے مخلوط پایا اور انہیں تجلی ذاتی سے بھی ہم کنار دیکھا۔ پھر ہم شیخ نظام الدین (اولیاء) کے مرقد پر گئے تو انہیں ان کی نسبتِ شریفہ یعنی ''محبوبیت'' سے ''حظ وافر'' ملنے کا مشاہدہ کیا' اسی طرح امیر خسرو۳۳؎ کو بھی خوب مسرور پایا۔ سیدنا شیخ (محمد سعید) نے فرمایا کہ ہم امام اہل عرفان مجدد الف ثانی کے خلیفہ امیر محمد نعمان (بدخشی) کی قبر کی زیارت کے لیے اکبر آباد گئے تو ان کے علاقے کو ان کے انوار سے منور پایا...... پھر حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ شیخ عبدالحئی ۳۴؎ کے خلیفہ شیخ صالح محمد جان ۳۵؎ کہ وہ جس مقام پر ہیں اس سے اعلیٰ مقام کے لیے توجہ کرنے کی مجھ سے التماس کی تو اللہ کے حکم سے وہ اس سے واصل ہو گئے۔ اس کے علاوہ گوالیار بھی گئے کئی مشاہیر کے مزارات کی زیارت کی پھر سرونج کے مقام پر فجر کا حلقہ ہوا' اس دوران سلطان (اورنگزیب) نے بھی بلا بھیجا (جو ان ایام میں نظامتِ دکن پر مامور تھا)' سیدنا شیخ (محمد سعید) فرماتے ہیں کہ جب ہم برہانپور میں حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ خواجہ ہاشم (کشمی) بدخشی کی قبر کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے تو وہ اپنے مقام (مزار) سے ہمارے استقبال کے لیے آئے جس کا مجھے دور سے ہی ادراک ہو گیا انہیں ''عجیب خصوصیت'' کی حالت میں پایا اس کے علاوہ وہاں کے دوسرے مشاہیر کے مزارات پر بھی گئے راستے میں ایک ''سر عظیم'' منکشف ہوا اور ''معاملہ عظیمہ'' رونما ہوا کہ ''کعبہ حسنا'' اپنے مقام سے میرے استقبال کے لیے آیا جس سے الطافِ عظیم اور عنایاتِ خاصہ کا ظہور ہوا' انوارِ عجیبہ کے ساتھ بلا کیف اتصال بھی واقع ہوا' آپ نے فجر کے حلقہ میں مجھ سے اور شیخ محمد فضل اللہ ۳۶؎ سے خطاب کرتے ہوئے اس کیفیت کا ذکر کیا...... اس کے بعد اسی روز آپ سید محمد باقر ۳۷؎ (لاہوری) کی طرف متوجہ ہوئے جو کہ آپ کے خاص اصحاب میں سے ہیں ان کو ایک دائرہ شریفہ عظیمہ میں دیکھا کہ وہ ''محمدی المشرب'' ہیں جو ''صاحبِ زوال عین والاثر'' بھی ہیں...... اس کے بعد آپ اپنے معزز فرزند محمد فرخ ۳۸؎ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اس دائرہ کے وسط میں

Marfat.com

پایا۔ پھر اپنے بیٹے (بھانجے) محمد فضل اللہ کی طرف متوجہ ہوئے تو انہیں کامل مناسبت کے ساتھ اس دائرہ کے مضافات میں دیکھا اس کے بعد اپنے فرزند بدیع الدین ۳۹؎ کی طرف متوجہ ہوئے جو ان دنوں ہندوستان میں تھے انہیں اس مبارک دائرۂ باطن کے قریب پایا اسی طرح دوسرے اصحاب کے متعلق بھی فرمایا.........

(اس کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے) روضہ منورہ پر حاضری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر ہمارا استقبال کیا' انہیں انتہائی قرب اور جمال میں دیکھا' قرب کی انہی منزلوں میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی دیکھا.........

سیدنا شیخ (محمد سعید) (بندرگاہ) مخابر میں شیخ علی شاذلی ۴۰؎ کے مزار پر گئے اور انہیں ایک بڑی شخصیت پایا' پھر شیخ اجل مجد الدین فیروز آبادی ۴۱؎ صاحب قاموس کے مرقد کی زیارت کے لیے گئے تو وہ دور سے میرے استقبال کے لیے آئے انہیں "محبت عجیبہ" "صداقتِ تامہ اور ان کو بلند مقام پر فائز پایا...... راستے میں ہی آپ نے اپنے فرزند سعد الدین محمد ۴۳؎ کے باطن کو بھی منور دیکھا اسی طرح جس طرح ان کے بڑے بھائی لطف اللہ محمد ۴۴؎ کو دیکھا تھا اپنے معزز بیٹے محمد فرخ کو جنہوں نے تراویح میں ختم قرآن کیا تھا کو بھی کعبہ ربانیہ کی طرف سے بہت سے عنایات کے حصول کا تذکرہ کیا' (مدینہ منورہ) اور اس سے ملحق دیار شریف کو روضہ مقدسہ کے انوار سے مملو پایا۔ اسی طرح آپ نے بحر ظلمات ہند کی طرف نظر دوڑائی اور حضرت مجدد الف ثانی کے روضہ کو دیکھا تو وہاں عجیب انوار نظر آئے ویسے ہی جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ میں دیکھے تھے...... اسی دوران میں نے تہجد کے وقت عالمِ کشف میں والی سلطنت اورنگزیب کو سلطنت کی کرسی (تختِ شاہی) پر دیکھا......

حضرت خواجہ محمد سعید کو امراض میں سے ایک مرض کا شدت سے احساس ہوا تو

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم نے اس سلسلہ میں دعا کی تو اس کے اثرات ظاہر ہوئے، حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا، سیدنا عمر فاروق کی طرف سے عنایات کا ظہور ہوا......

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کی زیارت کے لیے گئے تو انہیں شان عظیم کے ساتھ پایا عنایات کثیرہ کے ساتھ کرم فرمایا، اس کے بعد شیخ تاج (الدین سنبھلی) ۴۵ کے مزار کے ارادہ سے نکلے تو انہوں نے استقبال کیا اور دور سے اس کا ادراک کر لیا جس سے ''محبت تامہ'' کا احساس ہوا۔

(شاہ جہان بادشاہ) کے آخری ایام سلطنت میں اس کے بیٹے داراشکوہ کی ہندومت میں دلچسپی کے باعث) معاشرے میں ہمارے دیار (ہندوستان) میں جن بدعات اور فتنوں کے باعث مفسدین، ملاحدہ اور معاندین جس طرح سے مسلمانوں اور صالحین کا استہزا کرنے لگے تھے (اس دفع شر کے لیے) روضہ منورہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا کی گئی اور (داراشکوہ کے مقابلے) میں

"رفع اعلام السنته اماتا آثار البدعته یقوم عمادالدین یهدی سنن الجبارین یتبع سبیل الراشدین یعزز الاسلام ویعزز المسلمین حامیاً للملته البیضا ناصر للشریعته الغراء"

جیسی صفات کے حامل سلطان اورنگزیب کی کامیابی کے لیے استدعا کی گئی تو عالمِ مثال میں اورنگزیب کی کامیابی کا شجرہ طیبہ کی مانند ظہور ہوا، یہ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کی رات تھی (واقعی اسی روز اور سنہ میں اورنگزیب کی کامیابی کی اطلاع ملی)......اس کے بعد شہداء کی قبور پر نظر ڈالی گئی تو انہیں جنت میں دیکھا۔

پھر سیدنا عباس کے قبہ میں داخل ہوئے وہیں سیدنا حسن بن علی، امام زین العابدین، امام باقر، امام جعفر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو ستاروں کی طرح دیکھا ان میں سے ہر ایک کے انوار ایک دوسرے سے جدا جدا تھے سب کو شان عظیم ''عنایات عالی'' کے ساتھ

Marfat.com

دیکھا اسی طرح امہات المومنین کے مزارات پر گئے انہیں جواہر ویواقیت کے ساتھ مرصع پایا.........

مقالہ خامس

(حضرت خواجہ محمد سعید) کی بعض کرامات اور تصرفات کا بیان

آپ کی یہ کرامات تعداد میں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ دشوار ہے اور ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے لیکن یہ سب کرامات ہمارے نیک بھائی باقر محمد ۴۶ بن شیخ بدرالدین سرہندی صاحب حضرت القدس نے جمع کی ہیں ان میں سے بعض مختصر طور پر اور بعض تفصیل سے تحریر کی ہیں۔

خاتمہ

ختم خواجگان جو کہ حاجات کے لیے تریاق اور توبہ کے لیے مجرب ہے......جس کا طریقہ یہ ہے کہ سات مرتبہ سورہ فاتحہ پھر سو مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، ۹۷ مرتبہ سورۃ الم نشرح، ایک سو ایک مرتبہ سورہ اخلاص، ام الکتاب کی سات مرتبہ قرأت ہر سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سو مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھیں

اس کا ثواب حضرات خواجگان سے منسوب کیا جائے

اس رسالہ (لطائف المدینہ) کی تالیف سے شوال ۱۰۶۸ھ کو فراغت ہوئی۔

Marfat.com

تعلیقات

۱۔ بشارات الحقانیہ کے کسی خطی نسخے کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے۔

۲۔ حضرت مجدد الف ثانی کے اجداد میں سے امام رفیع الدین' مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری کے معاصر اور ان کی مسجد میں امام تھے۔ مضافات سرہند کے قصبہ سنام میں سکونت رکھتے تھے' مخدوم جہانیاں نے انہیں سرہند کی آبادکاری پر مامور کیا تھا (زبدۃ المقامات ۸۹۔۹۰)

۳۔ مولف زبدۃ المقامات (۸۹) نے امام رفیع الدین کے والد کا نام نصیر الدین لکھا ہے لیکن حضرات القدس (۲/ ۲۸) میں امام رفیع الدین کے والد کا نام خواجہ نور درج ہے گویا زبدۃ المقامات میں خواجہ نور نقل ہونے سے رہ گیا ہے' یہی نسب شجرہ ہذا میں حضرت وحدت نے بھی دیا ہے۔

۴۔ اس خانوادے کے افراد میں خواجہ شعیب بن احمد پہلے بزرگ ہیں جو غزنی سے ہندوستان آئے اور لاہور میں قیام کیا وہاں سے قصبہ قسور (قصور) میں منتقل ہو گئے اس کے بعد ان کی علمیت سے متاثر ہو کر انہیں مضافات ملتان میں کھوال میں قاضی مقرر کر دیا گیا۔ (سیر الاولیاء ۵۹) یہی قاضی شعیب حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کے اجداد میں سے تھے۔ زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کے خانوادہ کے پہلے بزرگ جو ہندوستان میں وارد ہوئے وہ فرخ شاہ کابلی تھے (۸۸۔۸۹) جو صحیح نہیں ہے بلکہ خواجہ شعیب مذکور پہلے فرد ہیں جو حدود ۶۱۱ ھ کو لاہور تشریف لائے (حکیم شمس اللہ قادری: امرائے پائیگاہ' مقالہ مشمولہ تاریخ' حیدر آباد دکن' ستمبر دسمبر ۱۹۴۰ء' ص ۱۰)

۵۔ خواجہ شعیب مذکور کے والد یعنی خواجہ احمد بن یوسف بن فرخ شاہ' چنگیز خان (۶۰۳۔۶۲۴ ھ) کے حملہ افغانستان کے دوران شہید ہو گئے (سیر الاولیا ۵۹ و مقالہ

Marfat.com

امرائے پایئگاہ ۱۰۔۱۱)

۶۔شہاب الدین علی ملقب بہ فرخ شاہ کابلی' افغانستان میں طبقہ امراء سلطنت میں شامل تھے وہ ایک ذی علم بزرگ بھی تھے' غالباً حصول علم کے لیے بغداد بھی گئے تھے (ذیل شیخ ابوالبرکات بر تاریخ بغداد للخطیب بحوالہ امرائے پایئگاہ ۱۱) وہ غزنی و کابل سے ہندوستان تشریف لائے اور ترویجِ اسلام میں کردار ادا کیا (زبدۃ ۸۹)

۷۔۸۔ کتب انساب میں ناصرالدین یا ناصر نام کے کسی فرد کا تذکرہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ضمن میں نہیں ملتا' بلکہ کتب رجال میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی اولاد میں عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب (ذھبی: میزان الاعتدال ۲/۴۶۰' ابن حجر عسقلانی: تقریب التھذیب ۱/۵۱۶' خزرجی: خلاصہ تہذیب الکمال ۲/۸۱) کا نام ملتا ہے انہیں حضرت عبداللہ کا سال وفات محولہ کتب میں ۱۷۱ھ درج ہے۔

اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ عبداللہ بن عمر بن حفص کے فرزندوں میں سے ایک کا نام ناصر ہوگا (ابوالحسن زید فاروقی: مقامات خیر ۳۰)

گویا اس نسب میں عبداللہ نام کے دو افراد ہیں اول عبداللہ ابوعبدالرحمٰن بن حضرت عمر امیر المومنین دوم عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر امیر المومنین یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا نسب نامہ مرتب کرنے والے معاصرین نے سہواً عبداللہ بن حفص کو ہی ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر امیر المومنین سمجھ لیا اور باقی اسماء درمیان سے غائب ہو گئے اور یہی غلطی یہاں کے مقامی انساب میں راہ پا گئی۔

معلوم نہیں تزکِ والا جاہی کے مولف نے حضرت ابوعبدالرحمٰن بن حضرت عمر مذکور کی دوسری شادی بخت بانو بنت یزدگرد بادشاہ ایران سے کس بنیاد پر کر دی؟ (امرائے پایئگاہ ۹) اور یہ لکھ دیا کہ ناصران کی زوجۂ اول فاطمہ بنت حضرت حسن بن حضرت علی امیر المومنین کے بطن سے تولد ہوئے (ایضاً) کتب انساب و رجال سے

Marfat.com

ہرگز اس کی تصدیق نہیں ہوتی کہ ان کے بطن سے ناصر نام کے کوئی فرزند تولد ہوئے تھے' حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ مذکور کا سال وفات ۴۷ھ/ ۹۶۳ء ہے (خلاصہ تہذیب الکمال ۲/ ۸۱) اس سنہ میں یزدگرد اول تو درکنار یزدگرد سوم (قتل ۳۱ھ/ ۶۵۱ء) کی بیٹی سے بھی شادی ممکن نہیں کیوں کہ دونوں کے سال وفات میں تین سو سال کا فرق ہے۔ اسی طرح عبداللہ دوم بن عمر بن حفص جن کا سال وفات ۱۷۱ھ/ ۷۸۷ء کے ساتھ بھی یہ عقد ممکن نہیں ہے اس لیے ناصر ان کی کسی اور زوجہ کے بطن سے ہوں گے جن کا ذکر کتب انساب میں نہیں آسکا۔

۹۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے زبدۃ المقامات میں حضرت مجدد الف ثانی کے نسب مبارک کے سلسلے میں مختلف اسماء کی تحریر کے دوران ان کے مابین جتنے واسطے ہیں وہ بھی گنوائے ہیں۔

مولانا محمد حسن جان مجددی نے حضرات القدس اور اوج مورد اسرار نقشبند کے حواشی میں حضرت مجدد الف ثانی کے نسب کے ۳۲ واسطے بتائے ہیں جن کے اتباع میں مولانا ابوالحسن زید فاروقی مرحوم نے جو نسب نامہ مرتب کیا ہے اس میں ان سے امام الدین کے والد کا نام سہواً نصیر الدین لکھا گیا ہے حالانکہ حضرات القدس اور لطائف المدینہ کے مطابق ان کے والد کا نام نور الدین ہے (رک حاشیہ ۳) اب پورا شجرہ نسب ملاحظہ ہو:

(۱) مخدوم عبدالاحد بن (۲) زین العابدین (۳) عبدالحی (۴) محمد (۵) حبیب اللہ (۶) امام رفیع الدین (۷) نور الدین (۸) نصیر الدین (۹) سلیمان (۱۰) یوسف (۱۱) اسحاق (۱۲) عبداللہ (۱۳) شعیب (۱۴) احمد (۱۵) یوسف (۱۶) شہاب الدین علی فرخ شاہ (۱۷) نصیر الدین (۱۸) محمود (۱۹) سلیمان (۲۰) مسعود (۲۱) عبداللہ واعظ اصغر (۲۲) عبداللہ واعظ اکبر (۲۳) ابوالفتح (۲۴) اسحٰق (۲۵) ابراہیم (۲۶) ناصر (۲۷) عبداللہ (۲۸) عمر (۲۹) حفص

Marfat.com

(۳۰) عاصم (۳۱) ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ[1] (۳۲) امیر المومنین عمر فاروق[2]

۱۰۔ فتاوٰی التا تارخانیہ' عالم بن علا (ف ۷۸۶ھ) کی تالیف ہے جو عربی زبان میں ہے' غیاث الدین تغلق کے عہد کے ایک علم پرور امیر تا تارخان کے ایما پر انہوں نے فقہ حنفی کے مطابق مسائلِ فقہ پر ابواب وفصول مرتب کر کے اسے با قاعدہ اسلامی قانون کی شکل دی اس وجہ سے یہ کتاب بہت مقبول اور متداول ہوئی' قاضی مولانا سجاد حسین مرحوم نے اسے ایڈٹ کیا ہے اور وزارت معارف والثقافۃ حکومت ہند دہلی سے اب تک اس کی پانچ جلدیں طبع ہوئی ہیں۔

۱۱۔ نسبت الخبر ئیہ کا سراغ کتب انساب میں نہیں مل سکا' علامہ عبد الکریم سمعانی نے کتاب الانساب میں حضرت عمر کی نسبت العدوی ہی دی ہے (۹/ ۲۵۱) الخبر ئیہ نام کی کوئی نسبت سمعانی کے ہاں موجود نہیں ہے اور فتاوٰی تا تارخانیہ کی ابھی تک وہ فصل (الوصایا) جس کا حوالہ حضرت وحدت نے دیا ہے شائع نہیں ہوئی۔

۱۲۔ خواجہ ابو علی فارمدی کے بعد خواجہ ابو القاسم کرکانی (ف ۴۵۰ھ/ ۱۰۵۸ء) کا نام آنا چاہیے تھا لیکن خواجہ فارمدی شیخ ابو القاسم کرکانی اور شیخ ابو الحسن خرقانی (۴۷۷ھ/ ۱۰۸۴ء) دونوں سے فیض یاب ہوئے تھے اس لیے اگر خواجہ کرکانی کا نام درمیان میں نہیں آیا تو اس سے شجرہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا (رک مقاماتِ معصومی ۴/ ۳۰/ ۱۳)

۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ان شجرات اور ہر اسم مبارک کی تحقیق واحوال کے لیے مقاماتِ معصومی کی چوتھی جلد ملاحظہ کریں جو تعلیقات وتوضیحات پر مشتمل ہے۔

---

[1] ۔ حضرت عبد اللہ کے تیرہ فرزند تھے ان میں سب سے چھوٹے عاصم تھے (جواہر معصومیہ ۴' مقامات خیر ۳۰)

[2] ۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۹ صاحبزادے تھے جن میں فرزند اکبر عبد اللہ تھے (ایضاً)

Marfat.com

۱۶۔ خلاصۃ المناقب میر سید علی ہمدانی کشمیری کے حالات پر ہے جو نور الدین جعفر بدخشی کی تالیف ہے سیدہ اشرف ظفر نے اس کا فارسی متن مرتب کیا جو مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد سے ۱۹۹۵ء کو شائع ہوا۔

۱۷۔ مصافحہ میں شامل اسماء کی تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو مقاماتِ معصومی کی جلد چہارم

۱۸۔ ۱۹۔ ان اسناد میں شامل اسماء رجال و کتب پر توضیحی اشارات کے لیے دیکھیے مقاماتِ معصومی جلد چہارم۔

۲۰۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے حضرت خواجہ محمد سعید کو جو بشارات دی تھیں وہ زیادہ تر مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی اور چند بشارات زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں بھی درج ہوئی ہیں۔

۲۱۔ حضرت وحدت نے یہاں اتنے اختصار سے کام لیا ہے کہ تاویلات کی آپ کے مکتوبات (سعیدیہ) سے از سر نو توضیحات کی ضرورت ہے' مکتوبات سعیدیہ میں دس ایسے مکاتیب ہیں جن کا موضوع ہی آیات کریمہ کی تاویلات ہے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۸'۹'۱۱'۱۲'۱۶'۱۹'۲۰'۲۲'۲۲'۵۲'۸۹'

۲۲۔ ملاحظہ ہو مقالہ اول شجرۂ نسب

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ شیخ شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی (ف ۷۲۴ھ) رک اخبار الاخیار ۱۲۰۔۱۲۲' گلزار ابرار ۱۰۰۔۱۰۱' حدیقۃ الاولیا ۸۲

۲۵۔ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی (ف ۷۱۵ھ) رک سیر الاقطاب ۱۸۴۔۱۹۷' خزینۃ الاصفیاء ۱/۳۲۱۔۳۲۵

۲۶۔ حضرت خواجہ باقی باللہ (۹۷۲۔۱۰۱۲ھ/۱۵۶۴۔۱۶۰۳ء) رک زبدۃ المقامات (فصل اول)' حضرات القدس (جلد اول)' مقامات معصومی ۴/۳۰/۹

۲۷۔ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا (ف ۷۲۵ھ)

Marfat.com

۲۸۔ شیخ نصیر الدین محمود (چراغ دہلی) ف ۷۵۷ھ (خیر المجالس، مقدمہ خلیق احمد نظامی)

۲۹۔ شیخ صلاح الدین سہروردی کے حالات ہمیں مروجہ کتب میں نہیں مل سکے۔

۳۰۔ امیر نعمان بدخشی اکبر آبادی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی (زبدۃ المقامات)

۳۱۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی بدخشی صاحب زبدۃ المقامات و خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی (جواہر ہاشمیہ مطبوعہ حیدر آباد، دکن)

۳۲۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (ف ۶۳۳ھ) رک اخبار الاخیار ۲۵، سیر الاولیا ۴۵۔۶۶

۳۳۔ امیر خسرو (ف ۷۲۵ھ)

۳۴۔ شیخ عبدالحی سے مراد شیخ عبدالحی بن خواجہ چاکر حصاری ہیں، جو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ اور مکتوبات حضرت مجدد کی جلد دوم کے جامع ہیں۔

(زبدۃ المقامات، حضرات القدس)

۳۵۔ شیخ محمد جان کے حالات محولہ تذکروں میں نہیں مل سکے۔

۳۶۔ شیخ محمد فضل اللہ سے مراد حضرت خواجہ محمد سعید کے بھانجے اور حضرت مجدد الف ثانی کے نواسے ہیں یعنی شیخ محمد فضل اللہ بن قاضی عبدالقادر بن شیخ محمد امین بن عبدالرزاق بن مخدوم عبدالاحد (والد حضرت مجدد الف ثانی) حضرت مجدد الف ثانی کی صاحبزادی خدیجہ کے بطن سے تھے (مقاماتِ معصومی جلد اول، سوم ۳۶۲۔۴۰۰)

۳۷۔ شیخ محمد باقر لاہوری (وفات حدود ۱۱۰۹ھ) حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے حضرت خواجہ نے انہیں صرف اورنگزیب کی تعلیم و تربیت کے لیے خلافت دے کر اورنگزیب کے پاس بھیجا تھا (مقامات معصومی ۳/۴۵۲۔۴۵۵)

۳۸۔ محمد فرخ سے مراد حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند گرامی اور ذی علم بزرگ علامہ

Marfat.com

محمد فرخ ہیں جو متعدد کتابوں کے مولف تھے ۱۱۲۱ھ کو وصال ہوا (مقامات معصومی ۳/۴۰۵۔۴۰۷)

۳۹۔ شیخ بدیع الدین بھی حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند تھے۔

۴۰۔ شیخ علی شاذلی (۶۵۶۔۵۹۱ھ/ ۱۲۵۸۔۱۱۹۰ء) علی بن عبداللہ شاذلی سلسلہ شاذلیہ انہی سے منسوب ہے (معجم المولفین ۷/ ۱۳۷)

۴۱۔ شیخ مجد الدین فیروز آبادی (۷۲۹۔۸۱۷ھ)

۴۲۔ قاموس المحیط' مشہور عربی لغت ہے متعدد مرتبہ طبع ہو چکی ہے

(معجم المطبوعات العربیہ ۱۴۷۰)

۴۳۔ شیخ سعد الدین محمد' حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند گرامی تھے۔

۴۴۔ لطف اللہ محمد' حضرت خواجہ محمد سعید کے صاحبزادے تھے (مقاماتِ معصومی ۳/۴۰۹)

۴۵۔ شیخ تاج سے مراد شیخ تاج الدین سنبھلی (ف ۱۰۵۰ھ) ہیں جو حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے خلیفہ تھے' عربستان میں سلسلہ نقشبندیہ کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا (خلاصۃ الاثر ا/۴۶۴۔۴۷۰)

۴۶۔ شیخ باقر محمد بن شیخ بدر الدین سرہندی کے حالات ہمیں تا حال معلوم نہیں ہیں' شیخ بدر الدین کے فرزندوں میں سے ملا محمد شاکر (مترجم حسنات الحرمین) اور ملا محمد افضل کے نام ہم نے حسنات الحرمین کے مقدمے میں لکھے ہیں (ص ۶۰) شیخ محمد امین بدخشی نے نتائج الحرمین (۳/۲۹۳۔ا'ب) میں لکھا ہے شیخ بدر الدین کے فرزندوں نے حضرات مجددیہ کے مناقب اور کرامات میں رسائل لکھے ہیں۔

Marfat.com

مآخذ مقدمہ و تعلیقات

مخطوطات

۱۔ احملی، محمد میرن جان نقشبندی: خازن الشعراء، مخزونہ کتب خانہ انڈیا آفس، لندن نمبر 1.0.3899 روٹوگراف مملوکہ جناب مشفق خواجہ، کراچی

۲۔ ظفر، رائے ٹیکا رام، گلزار مضامین (بسال ۱۱۹۹ھ)

۳۔ محمد اعظم دیدہ مری: فیض مراد (احوال و آثار شیخ، محمد مراد ٹنگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) مخزونہ کتابخانہ مرکزی پنجاب یونیورسٹی لاہور (ذخیرۂ شیرانی)

۴۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین (احوال شیخ آدم بنوڑی) جلد سوم خطی، مخزونہ کتابخانہ انڈیا آفس لندن، نمبر 652

۵۔ محمد مراد ٹنگ کشمیری: تحفۃ الفقراء مرتبہ محمد اقبال مجددی (زیر طبع)

۶۔ ایضاً تحقیقات، مخزونہ کتابخانہ خانقاہ نقشبندیہ سراجیہ، کندیاں ضلع میانوالی، پاکستان

۷۔ ایضاً: حسنات المقربین، کتابخانہ مرکزی لینن گراڈ، روس

۸۔ وحدت، عبدالاحد سرہندی، شیخ: چہار چمن، مخزونہ کتابخانہ خانقاہ سراجیہ، کندیاں

۹۔ ایضاً: مجموعہ رسائل وحدت، ذخیرۂ شیفتہ، مخزونہ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ

مطبوعات عربی

۱۰۔ ابن حجر، احمد بن علی عسقلانی: تقریب التہذیب (مبنی بر خطی نسخہ بخط مولف) مرتبہ مصطفیٰ عبدالقادر عطا، بیروت، ۱۹۹۳ء

۱۱۔ خزرجی، صفی الدین احمد: خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال مرتبہ محمود عبدالوہاب فاید، قاھرہ، ۱۹۷۲ء

Marfat.com

۱۱۔ ذہبی، ابی عبداللہ محمد: میزان الاعتدال مرتبہ علی محمد البجاوی، قاھرہ ۱۹۶۳ء

۱۲۔ سرکیس، یوسف لیان: معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ، قاھرہ ۱۹۲۸ء

۱۳۔ عالم بن علاء: فتاوی تاتارخانیہ مرتبہ قاضی سجاد حسین، دہلی ۱۹۸۴ء و بہ بعد

۱۴۔ عبدالحی حسنی: نزہتہ الخواطر، حیدرآباد دکن، دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۶۲۔۱۹۷۰ء

۱۵۔ عبدالکریم سمعانی: الانساب مرتبہ ابوعبدالرحمٰن معلّمی، حیدرآباد، دکھن، عثمانیہ، ۱۹۶۳۔۱۹۸۱ء

۱۶۔ عبدالمجید خانی خالدی: الحدائق الوردیہ، قاھرہ۔ ۱۳۰۸ھ

۱۷۔ کحالہ، عمر رضا: معجم المولفین، (طبع عکسی) بیروت، ۱۹۵۷ء

۱۸۔ محبی، محمد بن فضل اللہ: خلاصۃ الاثر، بیروت (طبع عکسی، س ن)

۱۹۔ مرادی، محمد خلیل: سلک الدرر، بغداد، مکتبہ المثنیٰ، (س ن)

۲۰۔ یٰسین بن ابراہیم سنہوتی: الانوار القدسیہ، قاھرہ، ۱۳۱۰ھ

مطبوعاتِ فارسی

۲۱۔ آزاد، غلام علی بلگرامی: خزانۂ عامرہ، لکھنو، مطبع نولکشور، ۱۸۷۱ء

۲۲۔ ایضاً: مآثر الکرام، لاہور، مکتبہ احیاء العلوم الشرقیہ، ۱۹۷۱ء

۲۳۔ ایضاً: سروآزاد مرتبہ عبداللہ خان و عبدالحق، حیدرآباد دکن، ۱۹۱۳ء

۲۴۔ احمد ابوالخیر مکی: ہدیۂ احمدیہ (انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی)، کانپور، ۱۳۱۳ھ

۲۵۔ احمد منزوی: فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان اسلام آباد، ۱۴ جلدیں

۲۶۔ اخلاص، کشن چند: ہمیشہ بہار (تذکرہ شعرائے فارسی) مرتبہ وحید قریشی، کراچی ۱۹۷۳ء

۲۷۔ الہدیہ چشتی: سیر الاقطاب، لکھنو، مطبع نولکشور، ۱۹۱۳ء

Marfat.com

۲۸۔ایمان، رحم علی خان: تذکرہ منتخب اللطائف مرتبہ محمد رضا جلالی نائینی وامیر حسن عابدی، تہران، ایران، ۱۳۴۹ش

۲۹۔امیر خورد کرمانی: سیر الاولیاء، دہلی، مطبع رضوی، ۱۳۰۲ھ

۳۰۔باقی باللہ، خواجہ: کلیات خواجہ باقی باللہ مرتبہ برہان احمد فاروقی وابوالحسن زید فاروقی، لاہور، ۱۹۶۷ء

۳۱۔بختاور خان: مرأۃ العالم مرتبہ ساجدہ علوی، لاہور، ۱۹۷۹ء

۳۲۔تسبیحی، محمد حسین: کتابخانہ ہائی پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۷۷ء

۳۳۔حارثی، محمد بن رستم: تاریخ محمدی مرتبہ امتیاز علی خان عرشی، علی گڈھ ۱۹۶۰ء

۳۴۔حمید شاعر قلندر: خیر المجالس مرتبہ خلیق احمد نظامی، علی گڈھ ۱۹۵۹ء

۳۵۔خادم، احمد علی ہاشمی سندیلوی: مخزن الغرائب مرتبہ محمد باقر، لاہور، ج اول دوم ۱۹۶۸۔۱۹۷۰ء، سوم، چہارم، پنجم، اسلام آباد ۱۳۷۱۔۱۳۷۲ش

۳۶۔خوشگو، بندرابن داس: سفینۂ خوشگو مرتبہ عطاء الرحمٰن کاکوی، پٹنہ، ۱۹۵۹ء

۳۷۔دانش پژوہ، محمد تقی، فہرست میکروفلمہای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران (۳ جلد)، تہران، ایران، ۱۳۴۸۔۱۳۶۳ش

۳۸۔سجاول، اخوند عبدالحق سرہندی: مسائل شرح وقایہ، دہلی، مطبع مرتضوی، ۱۲۸۵ھ

۳۹۔سیف الدین سرہندی، خواجہ: مکتوبات مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، کراچی، (س ن)

۴۰۔شوق، قدرت اللہ، طبقات الشعراء مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور، ۱۹۶۸ء

۴۱۔صبا، محمد مظفر حسین: روز روشن، تہران، ۱۳۴۳ش

۴۲۔صفر احمد معصومی سرہندی: مقامات معصومی تحقیق و تعلیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء

۴۳۔عارف نوشاہی سید: فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی موزہ ملی پاکستان، اسلام آباد ۱۹۸۳ء

Marfat.com

۴۴۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: اخبار الاخیار، دہلی، مطبع مجتبائی، ۱۳۳۲ھ
۴۵۔ غلام علی، دہلوی، شاہ: سبعہ سیارہ (مجموعہ رسائل)، مطبع علوی، ۱۲۸۴ھ
۴۶۔ فقیر اللہ علوی شکار پوری: مکتوبات جامع محمد فاضل انصاری، لاہور، مطبع اسلامیہ، ۱۹۱۹ء
۴۷۔ قاسم، قدرت اللہ: مجموعہ نغز، مرتبہ حافظ محمود شیرانی، لاہور، ۱۹۳۳ء
۴۸۔ گوپاموی، قدرت اللہ: نتائج الافکار، بمبئی، ۱۳۳۶ش
۴۹۔ مجدد الف ثانی احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات مرتبہ نور احمد امرتسری، امرتسر ۱۳۳۴ھ
۵۰۔ محمد اعظم دیدہ مری، تاریخ کشمیر مرتبہ سعادت کشمیری، کشمیر، ۱۳۵۵ھ
۵۱۔ محمد سعید سرہندی، خواجہ: مکتوبات جامع علامہ محمد فرخ، لاہور، ۱۳۸۵ھ
۵۲۔ محمد فضل اللہ قندھاری: عمدۃ المقامات، استنبول، ترکی، ۱۹۹۶ء
۵۳۔ محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ، کلکتہ، ایشیاءٹک سوسائٹی آف بنگال، ۱۸۶۸ء
۵۴۔ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ، دہلی، اکمل المطابع، ۱۲۷۷ھ
۵۵۔ محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومیہ، جلد اول، کانپور، ۱۳۰۴ھ، جلد دوم لدھیانہ، ۱۳۳۴ھ، جلد سوم مرتبہ نور احمد امرتسری، امرتسر، ۱۳۴۰ھ
۵۶۔ محمد نقشبند ثانی، حجۃ اللہ: وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد سندھ، ۱۹۶۳ء
۵۷۔ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، لکھنو، مطبع نولکشور، ۱۳۰۷ھ
۵۸۔ مروج الشریعت، عبیداللہ: حسنات الحرمین، تحقیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی، موسیٰ زئی، ڈیرہ اسماعیل خان، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، مکتبہ سراجیہ، ۱۹۸۱ء
۵۹۔ میرزا، محمد اصلح: تذکرہ شعراء کشمیر مرتبہ حسام الدین راشدی، لاہور۔

Marfat.com

۱+۱۳۴۲ش
۶۰۔میر تقی میر: نکات الشعراء مرتبہ عبدالحق، طبع دوم مرتبہ محمود الٰہی، لکھنؤ ۱۹۸۴ء
۶۱۔نور الحسن خان: نگارستان سخن، بھوپال، ۱۲۹۳ء
۶۲۔نور الدین جعفر بدخشی: خلاصۃ المناقب مرتبہ سیدہ اشرف ظفر، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء
۶۳۔نعیم اللہ بہرائچی: معمولات مظہریہ، کانپور، مطبع نظامی، ۱۲۷۵ھ
۶۴۔وحدت، عبدالاحد سرہندی، شیخ: گلشن وحدت مرتبہ عبداللہ جان فاروقی، کراچی، ۱۹۶۶ء
۶۵۔ایضاً: لحل الجواہر (مشمولہ بطور ضمیمہ کنز الہدایات مرتبہ نور احمد امرتسری)، امرتسر، ۱۳۳۵ھ
۶۶۔ایضاً: سبیل الرشاد مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدر آباد، سندھ، ۱۹۷۸ء
۶۷۔ولی اللہ محدث دہلوی: انفاس العارفین، دہلی، مطبع مجتبائی، ۱۳۳۵ھ

مطبوعاتِ اردو

۶۸۔احمد حسین خان امروہوی: جواہر معصومیہ، لاہور (س ن)
۶۹۔اختر محمد خان رام پوری: جواہر ہاشمیہ (سوانح خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ) حیدر آباد دکن (س ن)
۷۰۔ادریس احمد، سرہند میں فارسی ادب، دہلی ۱۹۸۸ء
۷۱۔بدر الدین سرہندی: حضرات القدس اردو ترجمہ غلام مصطفیٰ خان، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء
۷۲۔جالبی، جمیل: تاریخ ادب اردو، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۴ء
۷۳۔چغتائی، محمد اکرام: مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ، مقالہ مشمولہ فنون، (لاہور، ج ۴، ش ۲، نمبر ۷ دسمبر ۱۹۶۶ء، ص ۲۳۷۔۲۴۵)

Marfat.com

۷۴۔ خالد محمود (مرتب) مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، حیدر آباد، سندھ ۱۹۹۹ء
۷۵۔ خیالی، محمد نعیم اللہ: معارف مکتوبات امام ربانی، دہلی ۲۰۰۲ء
۷۶۔ رافت، رؤف احمد مجددی: جواہر علویہ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)، لاہور (س۔ن)
۷۷۔ زید، ابوالحسن فاروقی: مقامات خیر، دہلی ۱۳۹۲ھ
۷۸۔ شائستہ خان: فہرست مخطوطات فارسی رضا لائبریری رام پور، پٹنہ ۱۹۹۵ء
۷۹۔ شمس الدین احمد: حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ، سری نگر ۲۰۰۱ء
۸۰۔ شمس اللہ قادری: امرائے پائیگاہ، مقالہ مشمولہ تاریخ، حیدر آباد دکن (ج ۴، ح ۲۔۳، ستمبر تا دسمبر ۱۹۴۰ء)
۰۔ شوکت علی خان (مرتب): قصر العلم، ٹونک ۱۹۸۰ء
۸۱۔ غلام علی دہلوی شیخ: مقامات مظہری، تحقیق و تعلیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی، لاہور ۲۰۰۱ء
۸۲۔ غوثی مانڈوی: گلزار ابرار ترجمہ فضل احمد جیوری، لاہور ۱۳۹۵ھ
۸۳۔ فوق، محمد دین: تاریخ کشمیر، لاہور ۱۹۱۰ء
۸۴۔ قیصر امروہوی: فہرست مخطوطات ذخیرۂ شیفتہ، مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڈھ، علی گڈھ ۱۹۸۲ء
۸۵۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ، لاہور ۱۳۳۵ھ
۸۶۔ مالک رام: تلامذہ غالب، دہلی ۱۹۸۴ء
۸۷۔ محمد اسلم پسروری: فرحت الناظرین ترجمہ و حواشی محمد ایوب قادری، کراچی ۱۹۷۳ء
۸۸۔ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات ترجمہ غلام مصطفیٰ خان، سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ
۸۹۔ نجیب اشرف ندوی: مقدمہ رقعات عالمگیر، اعظم گڈھ، دار المصنفین ۱۹۳۰ء

Marfat.com

۹۰۔نورالحسن انصاری: فارسی ادب بعہد اورنگزیب، دہلی، ۱۹۶۹ء

۹۱۔ولی دکنی: کلیات ولی، مرتبہ نورالحسن ہاشمی، لکھنؤ اتر پردیش اردو اکیڈیمی، ۱۹۸۹ء

مطبوعات انگریزی

92-Kirpal Singh : Life of Mahraja Ala Singh of Patiala, Amritsar, 1954.

93-Marshall, D.N: Mughals in india, Bombay.

94-Rieu, Ch: Cat. of persian manuscripts in the British Museum, London, 1883.

95-Storey, C.A: Persian literature, London 1970-72

Marfat.com

شجرات وعکسیات

Marfat.com

- حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی
  - شاہ عبداللہ
    - عبدالحق
      - احمدی
        - سراج الدین
          - امام الدین (لاولد)
        - امۃ الرحمن
        - بی بی ملیحہ
      - صلاح النساء
      - بی بی مہدی
    - بی بی ذاکرہ
    - بی بی جانی
  - شاہ لطیف اللہ — لاعقب لا
  - محمد فرخ — دیکھیے جداگانہ شجرہ
  - بی بی فاطمہ
  - سعد الدین
    - محمد قطب الدین
      - محمد غوث
        - محمد عظیم
        - محمد جمال اللہ
        - بی بی لطفی
        - بی بی اصالت
        - ضیاء النساء
        - بی بی منا
      - بی بی عصمت
    - شمس النساء
    - بی بی سعیدہ النساء
  - عبدالاحد وحدت — رک جداگانہ شجرہ
  - خلیل اللہ — رک جداگانہ شجرہ
  - محمد یعقوب
    - عصمت اللہ
      - صفت اللہ (لاولد)
      - سلطان المشائخ
        - عنایت اللہ
      - ولی اللہ
        - خیر النساء
      - غلام الٰہی
        - غلام امام (لاولد)
      - جانا بیگم
    - بی بی جمیلہ
  - محمد تقی
    - محمد نجیب
      - سلام اللہ
        - میرک جان (لاولد)
        - عابدہ
        - ستارہ
      - احسن اللہ
        - عرفان اللہ
          - غلام سعید
            - سعید احمد (لاولد)
        - ثناء اللہ
          - خلیل احمد
            - عرفان اللہ
            - کریم النساء
          - امۃ الرسول
      - بی بی بلاقی
      - بی بی درویش
      - بی بی فائق
    - عفت
    - عزت
    - قمر النساء
    - طرامت
    - شہزادی
    - شاہ بیگم
    - سعادت بیگم
  - بی بی صالحہ
  - لالی شاکرہ
  - شرف النساء مریم
  - فخر النساء

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۳۲-۳۳)

Marfat.com

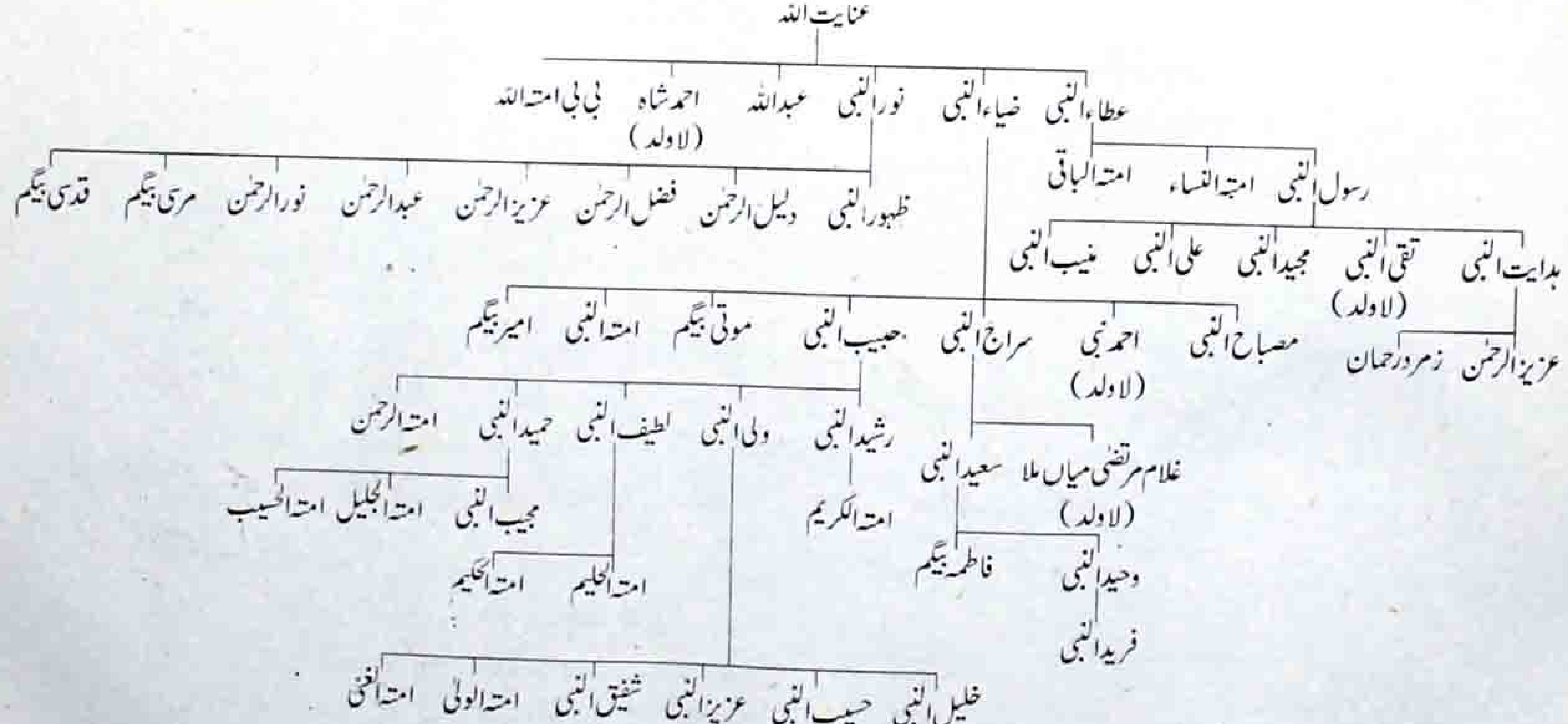

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۱۸۰۹ ـ ۱۱۹ و انساب الانجاب ۱۶)

Marfat.com

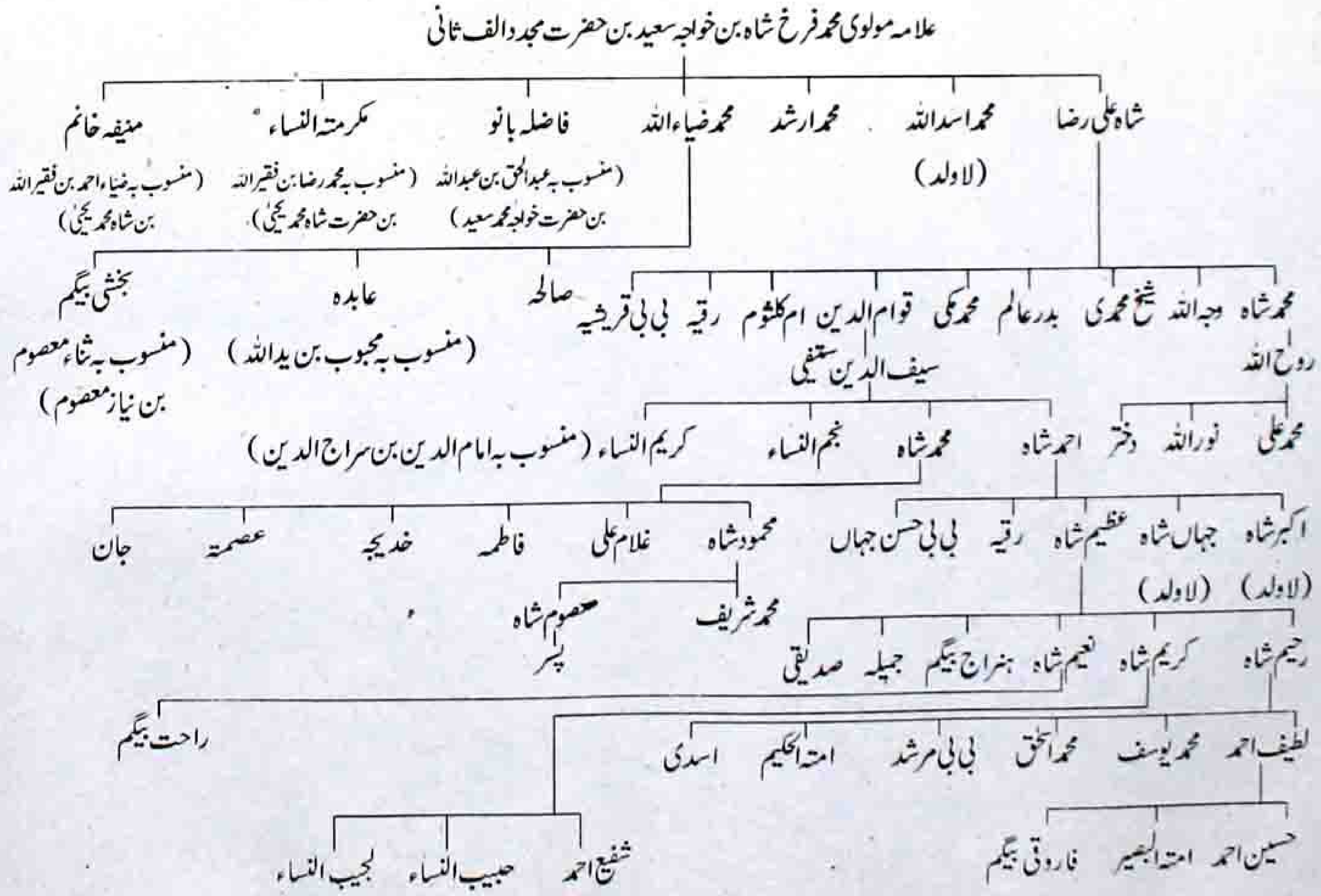
علامہ مولوی محمد فرخ شاہ بن خواجہ سعید بن حضرت مجدد الف ثانی
شاہ علی رضا
محمد اسد اللہ
(لاولد)
محمد ارشد
محمد ضیاء اللہ
فاضلہ بانو
(منسوب بہ عبدالحق بن عبداللہ بن حضرت خواجہ محمد سعید)
مکرمتہ النساء
(منسوب بہ محمد رضا بن فقیر اللہ بن حضرت شاہ محمد یحییٰ)
منیفہ خانم
(منسوب بہ ضیاء احمد بن فقیر اللہ بن شاہ محمد یحییٰ)
محمد شاہ
وجہ اللہ
شیخ محمدی
بدر عالم
محمد مکی
قوام الدین
ام کلثوم
رقیہ
بی بی قریشیہ
صالحہ
عابدہ
(منسوب بہ محبوب بن یداللہ)
بخشی بیگم
(منسوب بہ ثناء معصوم بن نیاز معصوم)
روح اللہ
سیف الدین سیفی
محمد علی
نور اللہ
دختر
احمد شاہ
محمد شاہ
نجم النساء
کریم النساء (منسوب بہ امام الدین بن سراج الدین)
اکبر شاہ
(لاولد)
جہاں شاہ
(لاولد)
عظیم شاہ
رقیہ
بی بی حسن جہاں
محمود شاہ
غلام علی
فاطمہ
خدیجہ
عصمتہ
جان
محمد شریف
معصوم شاہ
پسر
رحیم شاہ
کریم شاہ
نعیم شاہ
ہنراج بیگم
جمیلہ
صدیقی
لطیف احمد
محمد یوسف
محمد اسحق
بی بی مرشد
امتہ الحکیم
اسدی
راحت بیگم
حسین احمد
امتہ البصیر
فاروقی بیگم
شفیع احمد
حبیب النساء
لجیب النساء

Marfat.com

مولوی محمد ارشد بن مولوی محمد فرخ بن حضرت خواجہ محمد سعید

- محمد راشد
  - بادشاہ بیگم
  - براتی بیگم
- محمد مرشد (مدفون رام پور)
  - محمد پیر
    - احمد کبیر
      - بیگما
      - عمدۃ بیگم
    - محمد بشیر
      - محمد نذیر
      - محمد قنبر
      - محمد عظیم
        - محمد کریم
        - محمد امین
      - محمد وزیر
      - حسن آراء
    - امۃ الارشد
  - سراج احمد (مولف سیر المرشدین)
    - غلام حسین
      - امامی بیگم
      - عزیز جہاں بیگم
      - ولایتی بیگم
    - سراج الرحمن
      - عزیز الرحمن
        - عبد الرحمن
        - عبد الحمید
        - مقصودہ بیگم
        - سعید الرحمن
          - سعید عمر
          - خلیل الرحمن
          - عبد الرحمن
          - وحید الرحمن عرف بھورا میاں
      - مقبول بیگم
    - بی بی حضرت
    - امۃ القیوم
    - جوہر آراء
  - فیض جہاں بیگم
  - مرشدۃ النساء (والدہ شاہ ابوسعید دہلوی)
  - رشدۃ النساء
  - مسترشدۃ النساء
- محمد ارشاد
  - محمد اسحاق
- محمد رشید
  - محمد فرید
  - سعید النساء
  - آمنہ
  - دختر
- بی بی رشیدہ

ماخوذ از ہدیۂ احمدیہ ۱۰۔۱۸
انساب الانجاب ۱۲۔۱۶
تذکرہ کاملان رام پور از احمد علی شوق

Marfat.com

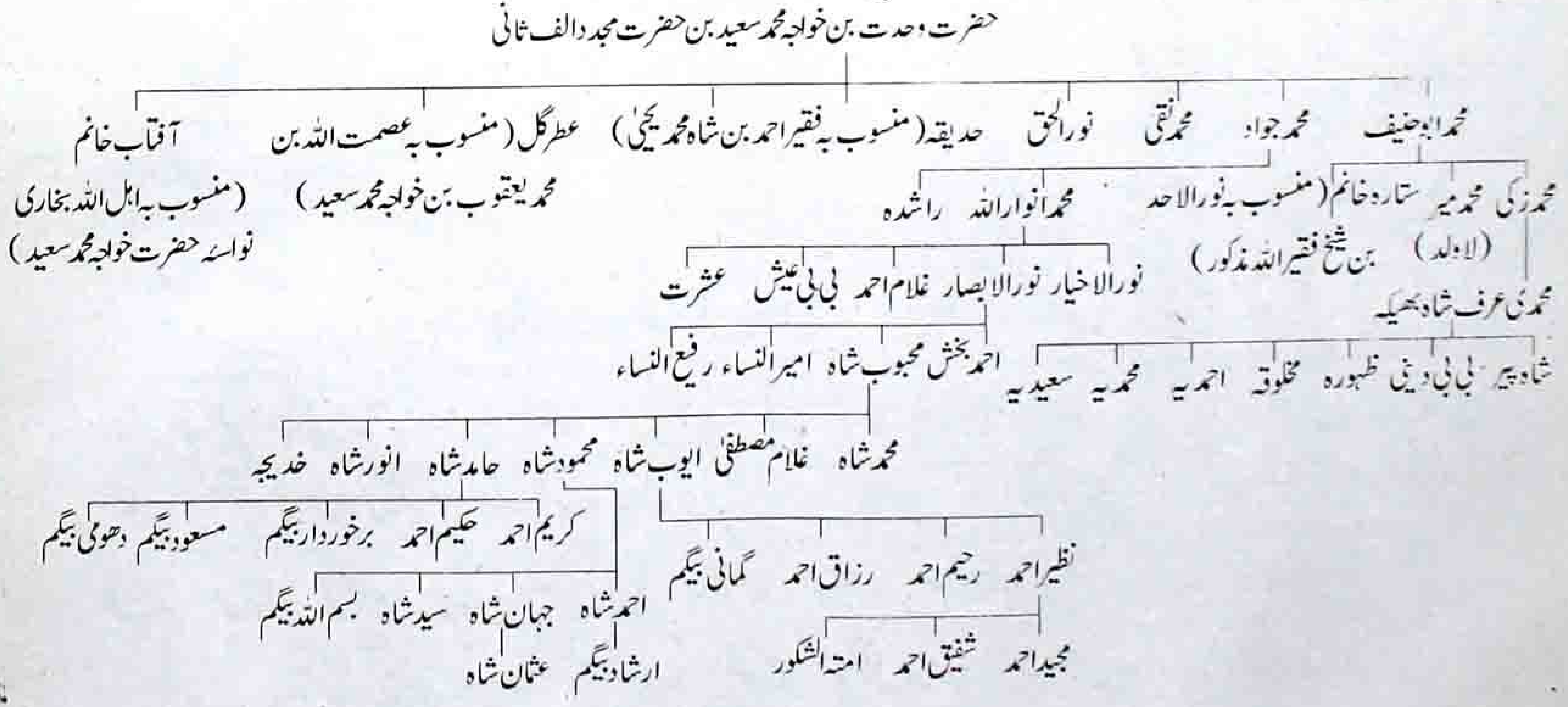
حضرت وحدت بن خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی
محمد ابو حنیف
محمد جواد
محمد نقی
نور الحق
حدیقہ (منسوب بہ فقیر احمد بن شاہ محمد یحیٰ)
عطر گل (منسوب بہ عصمت اللہ بن محمد یعقوب بن خواجہ محمد سعید)
آفتاب خانم (منسوب بہ اہل اللہ بخاری نواسۂ حضرت خواجہ محمد سعید)
محمد زکی
محمد میر
ستارہ خانم (لاولد)
(منسوب بہ نور الاحد بن شیخ فقیر اللہ مذکور)
محمدی عرف شاہ بھیکہ
شاہ پیر
بی بی دینی
ظہورہ
مخلوقہ
احمدیہ
محمدیہ
سعیدیہ
محمد انوار اللہ
راشدہ
نور الاخیار
نور الابصار
غلام احمد
بی بی عیش
عشرت
احمد بخش
محبوب شاہ
امیر النساء
رفیع النساء
محمد شاہ
غلام مصطفیٰ
ایوب شاہ
محمود شاہ
حامد شاہ
انور شاہ
خدیجہ
نظیر احمد
رحیم احمد
رزاق احمد
گمانی بیگم
مجید احمد
شفیق احمد
امتہ الشکور
کریم احمد
حکیم احمد
برخوردار بیگم
مسعود بیگم
دھومی بیگم
احمد شاہ
جہان شاہ
سید شاہ
بسم اللہ بیگم
ارشاد بیگم
عثمان شاہ

Marfat.com

احمد بخش

امام بخش محمد بخش سعید احمد بخشی بیگم

عباس علی کفایت علی زین العابدین رسول النبی

نصیر الدین مشرف بیگم اشرف بیگم

مصباح الدین

حمید احمد نور حسین بگہ بیگم در نجف محمدیہ

رؤف الراشدین

مجید احمد رشید احمد عزیز احمد عطاء احمد حبیب احمد حفیظ احمد امۃ العلیم امۃ الحلیم بسم اللہ بیگم امۃ القدوس امۃ الحکیم

رفیع الراشدین بی بی لاڈلی علی جان حبیب الراشدین امۃ الغفور امت الحبیب بدر النساء نبی الراشدین شفیع الراشدین مجیب الراشدین صالحہ

Marfat.com

شیخ محمد نقی بن حضرت وحدت

- محمد اظہر نواب
  - احسان اللہ خان
    - محمد مشتاق
    - شاہ محمد آفاق (مشہور شیخ طریقت)
      - امت عائشہ
      - امت فاطمہ
  - انعام اللہ خان یقین
    - مرید حسین
    - صمصام اللہ
    - مقبول النبی
    - مبارک بیگم
  - عرفان اللہ خان
  - عائشہ بیگم
  - مریم بیگم
  - فاطمہ
- ظہور اللہ
- خدیجہ بیگم
- لاڈلی بیگم
- پیاری بیگم
- اولیاء بیگم

شیخ نور الحق بن حضرت وحدت

- ضیاء الحق
  - جمال الحق
- عزیز الحق
  - معز الحق
    - عبد الحق
- سعید الحق
- ثناء الحق
- جمیل الحق
- عطاء الحق
- بی بی خانمی
- صالحہ

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۱۹۔۲۷)

Marfat.com

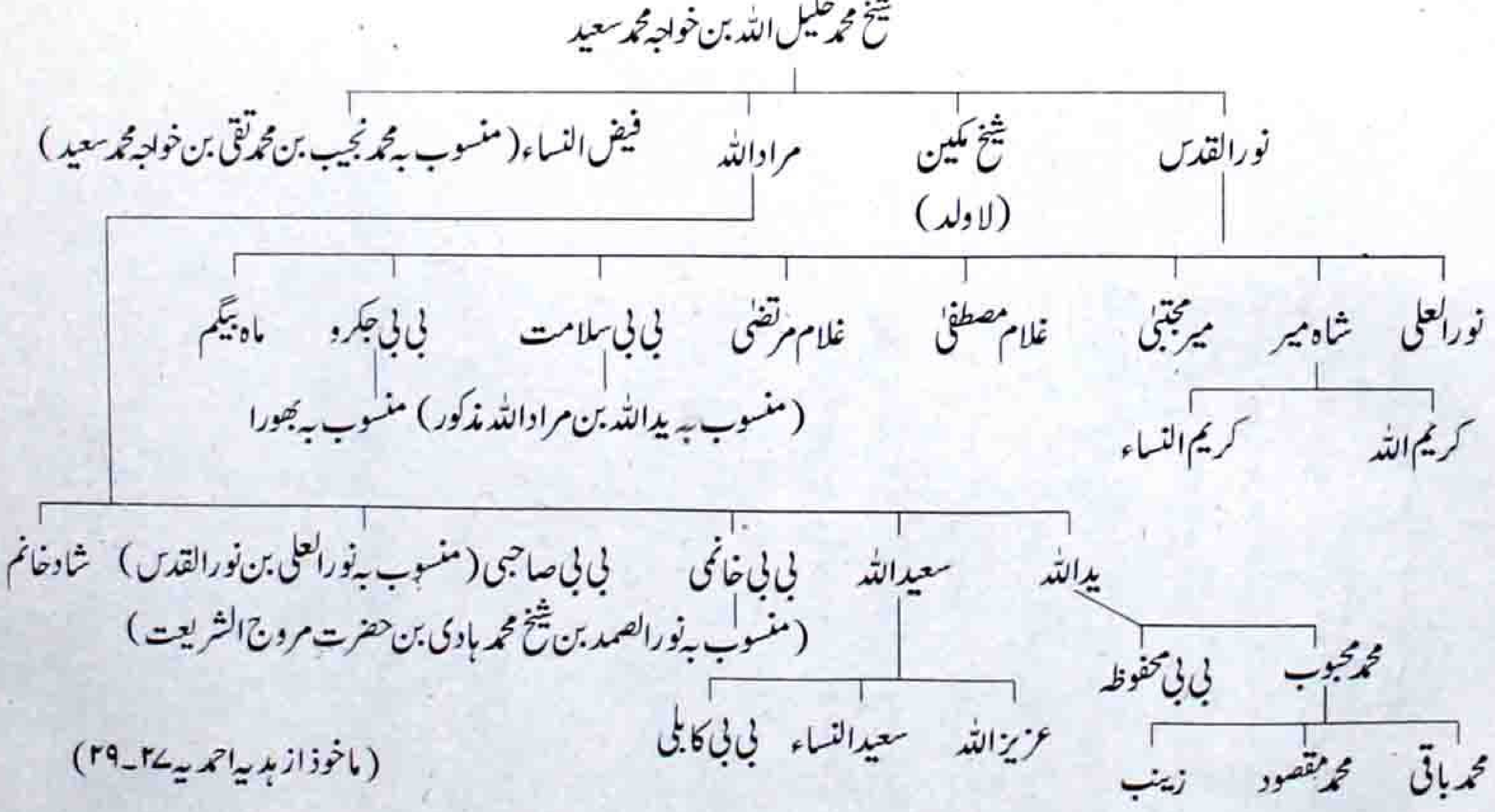

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۲۷۔۲۹)

Marfat.com

که بشیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم نوشته محمد و نصلی از جانب

این نیاز مند شیر بن خلایق به درگاه حضرت واهب العطیات بحقایق معارف آگاه

و دقایق و کمالات دستگاه شیخ محمد سعید بسلام و عافیت انجام رسد آنچه از تجدد

و نصرت یافتن آن لشکر اسلام بر اعداء دین بظهور آمده بسمع شریف

رسیده باشند از دست زبان که بر آمد کز عهدهٔ شکرش بر آید که چون ظلمت

شب بمیان جان آن سیه روی در آمد نیم جان بهزار نکبت از معرکه بیرون برد

لشکر گرامی بتعاقبت آن بی عاقبت تعین گشته امید از فضل بخشنده

بی منت آنست که بزودی اسیر گردد توقع که این خیر خواه عباد الله را بدعا سلامت

دارین و حسب نشاتین در مظان اجابت یاد می نموده باشند و السلام و بتفصیل بناه

شیخ محمد معصوم و شیخ محمد یحیی بسلام عافیت انجام برسد و السلام الاکرام

اورنگ زیب کا ایک غیر مطبوعہ خط جو اس نے داراشکوہ کو شکست دینے کے بعد خوشخبری

کے طور پر حضرت خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے نام سرہند ارسال کیا

(خط کے متن کے لیے دیکھیے مقدمہ ہذا صفحہ ۱۹) ماخوذ از قلمی نسخہ، مکتوبات

حضرت مجدد (آخری ورق) مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و

راولپنڈی۔ پاکستان۔ نمبر ۱۴۲۹۔ بتحقیق محمد اقبال مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً ومصلیاً ومسلماً اما بعد از ین اسیر نفس اماره
مکتوب مرغوب بتیجه نویسد از غفلت نفس خود که بہیچ تنبیه متنبه نمی شود و در ماتم
دائمی باید نشست و بر حال و مآل خود باید گریست اراده عزیمت این سمت
سبب خوشنودی است لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا والسلام

اورنگ زیب کا ایک غیر مطبوعہ خط حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی کے نام ۔ عکس مبنی بر خطی نسخہ مکتوبات حضرت مجدد (آخری ورق) مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ۔ راولپنڈی ۔ نمبر ۱۴۲۹ ۔ بتحقیق محمد اقبال مجددی

۱۴- دو اجازت نامه ارشاد برائے شیخ محمد مراد تنگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) از شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی و شیخ علی رضا فاروقی سرہندی، مخزونہ کتاب خانہ ملی تہران (فہرست مائیکروفلمہا مخزونہ کتاب خانہ مرکزی دانشگاہ تہران - ۱/ ۶۳۰)

N.M.1957.1056/2

ملک کتب خانه ...

رساله لطیفه
خیلی عجیب
در تعریف

نمبر ۱۰۵
کتب تصوف زبان عربی کتب خانه سرکار نواب

لطائف المدینة

(عکس مبنی بر نسخهٔ خطی منحصر بفرد)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام وارسله بشيرا ونذيرا الى كافة الانام
وعززه باخيار من الناس والكرام حتى صار الدين قيما الى يوم القيام وصلوات الله تعالى
وتسليماته عليه وعلى اله نجوم الظلام وصحبه بدور دار السلام اما بعد فيقول العبد الضعيف
المفتقر الى الله الصمد عبد الاحد انه التمس مني بعض اخوان الطريقة من اهل الطابة المقدسة
المنورة على ساكنها السلام والتحية لجمع بعض الانفاس واسانيد الحديث وطرق المشايخ
وبيان المصافحة والنسب للامام العارفين غوث الواصلين قطب العلماء الراسخين قدوة
الكبراء الوارثين الواقف على تاويلات القرانية وحقائقها المطلع على المتشابهات
الفرقانية ودقائقها رافع اعلام السنة السنية الرفيعة قامع اثار البدعة الشنيعة
القبيحة ذي الكرامات العظيمة الظاهرة والايات المبينة الكريمة الباهرة ملجا
اهل الكشف والتصوف منجا ارباب التوجه والتصرف فريد الدهر وحيد العصر
النحرير العلامة المحقق المتقن الفهامة المدقق المتنبه المنبه بانواع الوعد والوعيد
الناطق بالكشف والالهام والنظر السديد الهادي للعباد الى رب العبيد
سيدنا ومولانا وبركتنا شيخ محمد السعيد انار الله ظلام العالم بنوره وحي اكام
الله بظهوره فتسعد من سعى اليه وفاز من التجى لديه انفث اسعافا للمرام
رسالة حاوية لجميع ذلك وسميتها باللطايف المدنية ورتبتها على خمس
مقالات وخاتمة المقالة الاولى في بيان نسبه نور الله العالي وبيان طرق انتسابه
الى مشايخ الطريقة وطرق اسانيده في الحديث والمصافحة والثانية في ايراد بعض
البشارات التي ظهرت من ربه وشيخه القطب الرباني نعم ما نسخ بمجدده الكريمة
في مكاتيبه العالية في حقه والثالثة في ايراد بعض مكاتيبه الشريفة في تاويل بعض

الايات

Marfat.com

الآيات الفرقانية والرابعة في ذكر كلمات التي تتضمن على اسرار عظيمة سمعتهما من حضرته
بلا واسطة الا قليلا منها فاني سمعته ممن يوثق به في طريق اخويين الشريفين ذلهما
اورجوعا عنها ما يجري استتاره من الغوامض كما اشير اليه في قول ابي هريرة رضي الله عنه
حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته واما الآخر
لو بثثته قطع هذا البلعوم رواه البخاري والخامسة في ايراد بعض كراماته وتصرفاته
والخاتمة في ايراد كلمات القدسية التي اخرجتهما من كتابي المسمى
الكفاية الجامع لجمل من الدرجات والبشارات والمكاشفات المقالة
الاولى في بيان نسبه المنتهى الى امير المومنين سيدنا عمر بن الفاروق رضي الله تعالى
وبيان الطرق واسانيد الحديث وغيرها اما بيان نسبه فهو كما ترى انه ولد القطب
الرباني المجدد للالف الثاني شيخ الاسلام حجة الله على الانام آية من آيات الله الكبرى
راية الله العليا وارث المقامات المحمدية حامل الكمالات الاحمدية سيد الخاشعين سند
امام العارفين بالله فخر العترة الكرام شرف الفاروقية العظام قرة السلف الاوائل رئيس
الخلف الاماثل الشيخ احمد السرهندي قدس سره وهو ولد العارف الواصل الشيخ
عبد الاحد بن الشيخ زين العابدين بن الشيخ عبد الحي بن الشيخ محمد بن الشيخ حبيب الله
بن الشيخ العارف الرباني الامام الهمام رفيع الدين بن خواجه نور بن خواجه نصير
بن خواجه سليمان بن خواجه يوسف بن خواجه اسحاق بن خواجه عبد الله بن خواجه شعيب بن
خواجه احمد بن خواجه يوسف بن السلطان شهاب الدين علي المعروف
بفرخ شاه الكابلي بن خواجه نصير الدين بن خواجه محمود بن خواجه سليمان بن خواجه
مسعود بن خواجه عبد الله بن خواجه واعظ اكبر بن خواجه ابو الفتح بن خواجه اسحق

Marfat.com

بن سيدنا ابراهيم بن سيدنا ناصر بن سيدنا عبد الله بن خليفة رسول الله امام المتقين
امير المؤمنين سيدنا ومولانا عمر الفاروق رضي الله عنه والعمرية نسبة الجزئية مع نا النبي صلى الله عليه
وعلى آله وسلم ايضا كما يفهم من نقط التاتارخانية في الوصايا نفع الله المسلمين بالاصل
والفرع اما بيان انتسابه في الطريقة النقشبندية فمن ابيه وشيخه القطب الرباني والمحبوب
السبحاني الشيخ احمد العمري وهو عن القطب الرباني امامنا خواجه محمد الباقي وهو عن
القطب الرباني مولانا خواجكي الامكنكي وهو عن القطب الرباني خواجه درويش محمد الولي وهو عن
القطب الرباني مولانا خواجه زاهد الولي وهو عن القطب الرباني خواجه عبيد الله المعروف بخواجه
احرار وهو عن القطب الرباني مولانا خواجه يعقوب وهو عن الخليفة الرحماني السر السبحاني الغوث
الصمداني خواجه بهاء الدين الشهير بالنقشبند قدس الله سره الاقدس وهو عن القطب الرباني
خواجه امير كلال وهو عن القطب الرباني محمد السماسي المعروف بخواجه بابا وهو عن القطب الرباني
خواجه علي الراميتني وهو عن القطب الرباني خواجه محمود انجير فغنوي وهو عن القطب الرباني
خواجه عارف الريوكري وهو عن القطب الرباني خواجه عبد الخالق الغجدواني وهو عن القطب الرباني
خواجه يوسف الهمداني وهو عن القطب الرباني ابي علي الفارمدي وهو عن القطب الرباني الشيخ
ابي الحسن الخرقاني وهو عن القطب الرباني ابي يزيد طيفور البسطامي وهو عن الامام الهمام
جعفر الصادق سبط حبيب الله وهو عن جده من قبل الام الامام القاسم بن محمد بن ابي بكر
الصديق خير الاخيار وهو عن حضرت سيد المرسلين خاتم النبيين النبي المصطفى والرسول
المجتبى عليه وآله الصلوات والتسليمات العلى واما انتسابه في الطريقة القادرية فمن
هذا الطريق انه لبس الخرقة القادرية من ابيه وشيخه مجدد الالف الثاني الشيخ احمد
العمري قدس سره وايضا من يد الشاه كدا ابن الشاه اسكندر قدس سرهما السامي

Marfat.com

الشاه اسکندر وهو من جده قدوة الاکمل الشاه کمال وهو من شیخه الشاه فضیل وهو
من شیخه السید کدا رحمن ثانی بن السید ابی الحسن وهو من شیخه قطب العالم شمس الدین صحرائی وهو
من شیخه وهو من شیخه قطب العالم السید عقیل وهو من شیخه قطب العالم السید بهاء الدین القتال
وهو من شیخه سید السادات الشاه عبد الرزاق وهو من شیخه القطب الربانی المحبوب الصمدانی
غوث الثقلین السید محی الدین محمد الشاه عبد القادر جیلانی وهو من ابیه وشیخه قطب
العالم سید السادات الشاه ابی صالح وهو من شیخه السید موسی جنگی دوست وهو من شیخه السید
عبد الله وهو من شیخه قطب العالم السید داؤد وهو لبس من ابیه وشیخه الشاه السید موسی
وهو من ابیه قطب العالم الشاه عبد الله المورث وهو من ابیه قطب العالم الشاه موسی الجون
وهو من ابیه الشاه عبد الله المحض وهو من ابیه سید السادات جامع البرکات الحسن المثنی
وهو من ابیه امام المؤمنین قدوة المعصومین الامام حسن رضی الله تعالی عنه وهو من ابیه امام الائمه
سید الشیع علی المرتضی کرم الله وجهه ورضی عنه وعن امه بضعة سید الانبیاء
فاطمة الزهراء وهما من حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلوات الله
علیه وعلی آله واخوانه واصحابه اجمعین و اما انتسابه فی الطریقة الچشتیة فمن
هذا الطریق انه لبس الخرقة الچشتیة عن شیخه ووالده قطب العارفین امام الواصلین
الشیخ احمد العمری وهو عن شیخه ووالده العارف الشیخ عبد الاحد وهو عن شیخه الکامل
الشیخ رکن الدین وهو عن شیخه ووالده الواصل الشیخ عبد القدوس الگنگوهی الحنفی
مذهبا ونسبا وهو عن الشیخ محمد عارف وهو عن الشیخ احمد وهو عن الشیخ عبد الحق وهو عن
الشیخ جلال الدین وهو عن الشیخ شمس الدین الترک وهو عن الشیخ علاء الدین
علی بن احمد الصابر وهو عن اکمل الاولیاء الشیخ فرید الحق والدین المسعود

Marfat.com

والمشهور بشکر گنج وهو عن قدوة الواصلين خواجه قطب الدين بختيار الاوشي الكاكي الدهلوي قدس
وهو عن زبدة العارفين قدوة الواصلين خواجه معين الدين السجزي الچشتي الاجميري وهو عن الشيخ
عثمان الهاروني وهو عن شيخ حاجي شريف الزندني وهو عن الشيخ مودود الچشتي وهو عن الشيخ
ابي يوسف الچشتي وهو عن الشيخ ابي محمد الچشتي وهو عن الشيخ ابي اسحاق الشامي وهو عن الشيخ علو
الدينوري وهو عن الشيخ هبيرة البصري وهو عن الشيخ حذيفة المرعشي وهو عن السلطان ابراهيم بن ادهم
وهو عن جمال الدين فضيل بن عياض وهو عن الشيخ عبد الواحد بن زيد وهو عن امام التابعين الحسن البصري
قدس سرهم وهو عن امير المؤمنين سيدنا ومولانا علي المرتضى كرم الله وجهه رضي عنه وهو عن حضرت سيد
المرسلين حبيب رب العالمين النبي المصطفى والرسول المجتبى عليه وعلى اله واصحابه الصلوة والبركات العلى
قال المؤلف رح في المشارب الخاص من كمالات مشايخ السلاسل الاخر ارضاه الله ... اشار
الله المجد رضي الله عنه في المبدا والمعاد عند بيانه بدء السلوك وبيانه مدد النبي عليه الصلوة والسلام
ومدد اصحابه الكرام والمشايخ العظام من الاقطاب والافراد وغيرهم في المقامات والدرجات
على التفصيل وبيان اخذه علوم الدينية من سيدنا خضر عليه السلام قبل عروجه من مقام الاقطاب
الى الفوق وبيان تفاوت طرق المشايخ بحسب العروج والنزول بالفوق بعضها على بعض
اما طريق مصافحته التي انتهت عليه لانه السادس هكذا انه صافح شيخه والده القطب الرباني
الشيخ احمد العمري وهو صافح الشيخ عبد الرحمن البدخشي الشهير بحاجي رومي وهو صافح السلطان
حافظ اوبهي الذي عاش مائة وعشرين سنة وهو صافح الشيخ محمود الاسفراري وهو صافح
الشيخ اسعيد العمر الحبشي وهو صافح محبوب رب العالمين عليه الصلوة والسلام واله واصحابه
اجمعين والله اعلم اي مصافحة السعيد من النبي في عالم الانتباه وقال في خلاصة المناقب
مقامات سنية للعارف على الهمداني انه كان من اصحاب عيسى عليه السلام فضلا وكان

Marfat.com

وكان عيسى يذكر في بلاده مناقب سيد المرسلين عليه السلام فقال ادع حتى اراه فدعى عيسى عليه السلام
فطال عمره حتى صحب النبي عليه الصلوة والسلام فصافحه النبي صلى الله عليه وسلم ودعا
هو ايضا عليه السلام بطول عمره حتى عاش الى زمن الخلفاء وقال من صافحك ست وفي رواية بسبع
صافحني دخل الجنة وفي رواية وجبت له شفاعتي رواه السعيد المعمر الحبشي اما بعد في
فقه اجازة العلامة المحدث امام المقام ومفتي بلد الله الحرام الشيخ علي الطبري الحسيني
الشافعي وله اجازة صحيحة من اصحاب الصحاح بطرق عديدة كتبناها في ورقة لا
يطيقها هذه الرسالة وقد سيدنا الشيخ روايته الحديث المسلسل بالاولية بسند
عال فلما نجد مثل ذلك في مطولات الفن ولقد استجازه بروايته ذلك فحول
من علماء الحرمين الشريفين منهم الفاضل المحقق الشيخ علي المكي المذكور بالفضل والتحرير
الفائق الشيخ علي الامي المالكي المدني زاد الله شرفه ذكر اسمه وحمده يحكي انه
قال سمعت من شيخي ووالدي قطب اهل الطريقة والحقيقة الشيخ احمد العمري وهو
اول حديث رويته عنه قال سمعته من الثقة الصالح القاضي بهلول وهو اول حديث
سمعت من لفظ سيدي بقية السلف الشيخ المعظم عبد الرحمن بن فهد وهو اول
حديث سمعته منه قال سمعت من لفظ سيدنا ووالدي عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد
ومن لفظ شقيقه سيدي وعمي الحافظ جار الله بن فهد وهو اول حديث سمعت
منهما قال حدثنا والدنا الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد وهو اول حديث سمعناه
منه قال حدثني به جدي الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني به جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان
الدين الابناسي سماعا من لفظه وقاضي القضاة ابو حامد المطري بقراءتي عليه [illegible]

وهو اول حديث سمعت منهما قالا اخبرنا الخطيب بدر الدين ابو الفتح المروزي قال انا الساوي
وهو اول حديث سمعته منه وقال المطري وهو اول حديث رويته عنه قال اخبرنا الشيخ نجيب الدين
عبد اللطيف الحراني وهو اول حديث سمعته منه قال اخبرنا الحافظ ابو الفرج بن الجوزي وهو اول حديث
سمعته منه قال اخبرنا ابو سعيد اسمعيل بن ابي صالح النيسابوري وهو اول حديث سمعته منه قال اخبرنا
ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ~~عبد الرحمن بن بشر~~ الحاكم
ابو طاهر محمد بن محمش الزيادي وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنا سفيان بن عيينة وهو اول
حديث سمعته منه عمرو بن دينار عن ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله بن عمرو
بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من في الارض يرحمهم
يرحمكم من في السماء اما سنده في مشكوة المصابيح فمن سيدنا الشيخ الى الشيخ عز الدين
بن فهد له ذلك اي كما سمعناه في الحديث المسلسل سابقا قال الشيخ عز الدين اجازني به
شيخ الاسلام ابن حجر العسقلاني رحمهم الله تعالى وايضا اجازني الشيخ تقي الدين
بن فهد الهاشمي قال اخبرنا به عاليا الشيخ الامام شرف الدين عبد الرحيم البحري قال
اخبرنا به العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي الساوجي المعروف
بخواجه وقال شيخ الاسلام بن حجر اخبرنا به العلامة اللغوي قاضي القضاة المجد
ابن محمد بن يعقوب الفيروزابادي الشيرازي الصديقي الشافعي قال اخبرنا
به الحافظ جلال الدين حسين الاخلاطي والحجة الهمام شمس الدين محمد المقدسي
قالا الساوجي قراءة واجازة وقال الاخران اذنا ولا سمعك حديثا فلما
تجد زمانه تمتع الخلف والسلف وهو ان سيدنا الشيخ فرغ عن تحصيل العلوم
العقلية والنقلية والتحقيق بالتدقيق واشتغل بتدريس الكتب المعتمدة والتنقيح

والمواد

الموارد المغلقة وصرف العنان الى التاليف والتصنيف وهو ابن تسعة عشر سنة فكتب رسائل دقيقة عجيبة وحواشي لطيفة بديعة مع تحقيقات عالية وتدقيقات رائقة وما ذاك الا الفضل كبير وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله اجمعين في اسراره وبعض البشارات التي ظهرت من حضرة شيخه ووالده مجدد الالف الثاني في حقه ثم سنذكر في مكاتيبه الكريمة باذكر الشيخ بدر الدين في مقاماته حضرات القدس ان اكبر اولاد المجدد الشيخ محمد الصادق الذي قال فيه ابو المكارم فانه من اكابر الاولياء ذكر عند سيدنا الشيخ اني سمعت من حضرت المجدد الالف الثاني في حقك بشارات عظيمة منها انه كان يذكر بوجاهة كمالات العلماء الراسخين الذين المطلعون على اسرار المقطعات القرآنية المشار اليهم لقوله تعالى لا يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم ثم قال كوشف علي ان محمد السعيد منهم وكان اذا رأى سيدنا الشيخ يقوم من مقامه مع انه كان سيدنا اذ ذاك صغير فيقبل لحيته وذلك فقال لنا اني سمعت من حضرت المجدد في حقه ما سمعت منها ما وقع في مقامات خواجه هاشم الله حتى ان مجدد الالف الثاني قال لسيدنا الشيخ لا تحزن بانك ضمني لي فان ابا بكر الصديق كان ضمنيا لسيد المرسلين ونال ما نال وسبق من سبق وفضل جميع البشر غير الرسل والنذر وكان معه عليه السلام كما في فرس وقال في حقه ما صب الله في شيئا في صدري الا وصببته في صدر ابي بكر كما حققه المجدد رضي الله عنه ولقد سمعت من البشارات من سيدنا ما نقله ايضا عنه رضي انه قال قد اعطيت لك خلعة الخلقة التي اصالة مقام سيدنا ابراهيم على نبينا وعليه السلام وهي التي فوق جميع المقامات غير المحبية وقال سيدنا ثم انقلب حاملة

الخلفة والولاية الا ابراهيمية من بين يدي بالمحبوبية والولاية المحمدية على
صاحبها الصلوة والتحية وسيأتيك تبيين ذلك في البشارات الاتية
انشاء الله المنبهة بها ما نقل سيدنا الشيخ محمد المجدد رض انه قال قد وقع نزولي
في نقطة النزول الاخير للغوث الاعظم الشيخ عبد القادر جيلاني وكنت معه
رفيقا في هذا ومنها ما ذكره ايضا اني كنت يوما في حضرة المجدد فالتفت الي
بالعناية واخبرني بمقامات عظيمة وكرامات جسيمة حتى ان قال ما وصلت
الى مقام من العروج الا وانت كنت معي رديفا وشريكا ومنها ما نقله ايضا
عن المجدد رض قال لقد اظهرت على طبقات السابقين في عالم الملكوت
اي الذين [illegible] يامنون يوم القيامة من الفزع الاكبر المشار اليهم بقوله
سبحانه السابقون السابقون اولئك هم المقربون وبقوله تبارك
ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون لا يسمعون
حسيسها وهم فيما اشتهت انفسهم خالدون لا يحزنهم الفزع الاكبر
وتتلقيهم الملائكة فوجدت محمد السعيد منهم وكان رضي الله عنه يثني
عليه جميلا ويقول من سره ان يدخل مجلس الصحابة فليدخل على ابني
هذا فانه منهم قال المولف رض وسيأتيك [illegible] هذه المكاشفة
ما ذكره ايضا المجدد رضي الله عنه قال العجب اني رايت السلاطين
يستغيثون بذلك ومنها ما ذكره ايضا عن المجدد رضي الله عنه انه قال ان الله تعالى
قد رفعني على مقام كريم عجيب اعظم مما تحته [illegible] المراتب والمقامات
حتى ان يقع نقطة منه سيرا اعظم من قطع تمام دائرة الامكان من

الوجوب

العرش الى الفرش والآفاق والانفس بل جميع مراتب الظلال والاصول
بل الشيون والاعتبارات فى ضعفا مضاعفة وما وجدت فيه غير
الانبياء والمرسلين عليهم السلام الا قليلا من الاكابر الذى قليل بل
اقل قليل لو سمعت سوال المتعجبات من ذلك فرايت محمدنا السعيد قد انتهى
اليه ولا يجد سبيلا للدخول فتوقف يسيرا ثم وثب ودخل ذلك المحفل
العالى بشان عجيب تحتها ما ورد فى المقامات ان سيدنا احمد رضى قدس سره
سيدنا الشيخ بدخوله فى الولاية الاحمدية على صاحبها الصلوات
والتسليمات قال المولف غفر الله له ينبغى ان تسمع بشان تلك الولاية
العظيمة وشان الوصول اليها وقد فصل رضى الله عنه كل ذلك فى
مكاتيبه العلية اما انا اذكره بطريق الاجمال فاعلم ان السالك المحمدى
المشرب ان ترقى من مقام القلب يقع سيره فى مراتب الروح
ثم ان ترقى من مقام القلب والروح يقع سيره فى مراتب السر ثم ان ترقى
من ذلك يقع سيره فى مراتب الخفى ثم ان ترقى يقع سيره فى مراتب الاخفى
ثم بعد قطع هذه اللطائف الخمسة وحصول معارف كل واحد منها على حدة
يقع سيره فى اصول هذه اللطائف التى هى فى العالم الكبير والعالم
الكبير عبارة فى اصطلاحهم عن جميع الكائنات والعالم الصغير عن
الانسان فاول ما يقع سيره فى العالم الكبير من العرش المجيد لانه
اصل القلب الانسانى وفوق ذلك اصل الروح الانسانى وفوق ذلك
اصل السر الانسانى وفوق ذلك اصل الخفى ~~وفوق ذلك اصل الخفى~~

Marfat.com

وفوق ذلك اصل الاخفى فاذا قطع هذه المسافة البعيدة لطريق السير
الى الله التى قدرها المشائخ بمسافة خمسين الف سنة وعليه وحمل قوله تعالى
تعرج الملائكة والروح فى يوم كان مقداره خمسين الف سنة الاية فقد تم
دائرة ظل الامكان وحصل له اول مقامات الفنا ثم ان ارتقى من ذلك فقد
وقعت قدمه فى الله الولاية الصغرى التى هى ولاية الاولياء العليهم والسير فيها سير
فى ظلال الاسماء الالهية التى هى برزخ بين الوجوب والامكان وهى فى
الحقيقة اصول اصول اللطائف الخمس فان قطع بفضل الله دائرة الظلال
ايضا فقد انتهت الولاية الصغرى وقد استبعد كثير من المشائخ قطع هذه
الظلال حتى حكموا بعدم انقطاعها مطلقا وقالوا ان منزل الوصول
لا ينقطع ابد الابدين نه حسنش غايتى دارد نه سعدى را سخن پايان
بمیرد تشنه مستسقى و دريا همچنان باقى وفيها انهم ما انتهوا وزعموا ان
ليس فوق ذلك الا الذات البحت تعالى وستعرف حقيقة الحال قال رض ثم ان
ارتقى فوق ذلك بفضل الله تعالى يقع قدمه فى بداية الولاية الكبرى التى هى
بالنسبة الى الولاية الصغرى كالبحر المحيط بالنسبة الى القطرة وهى ولاية الانبياء
عليهم السلام والسير فيها سير فى اسماء الوجوبية التى هى اصول تلك الظلال
وفيها يحصل الفنا الاتم وزوال العين والاثر اسا ومطلقا وهناك يحصل
التجليات الافعالية والصفاتية وتنكشف الشيون والاعتبارات الذاتية
وفيها ينشرح الصدر وتطمئن النفس وتتشرف بالاسلام الحقيقى وترتقى
على مقام الرضاء ثم ان انتهى سيره ذلك وقطع دائرة الاسماء والشيون

باسرها انتهت الولاية الكبرى ايضا قال رضی الله عنه لما وصلت الى هذه الولاية
وقطعت تلك المسافات فی ظننت انی وصلت الى المقصود وطيت كل المنازل
نودی ان ذالک كله كانت تفصيلا للاسم الظاهر الذی هو جناح من احد
للطيران عالم القدس والاسم الباطن الذی هو الجناح الثانی فهو على حاله
فان ارتقى من هنالک ايضا بفضل الله تعالى تقع قدمه فی الولاية العليا التی
هی تفصيل الاسم الباطن وهی ولاية الملاء الاعلى على نبينا وعليهم السلام
قال رضی الله تعالى عنه والذی يرد فی هذه السير فلا ينبغی ان يظهر على الناس
قال والفرق الذی بين الاسم الظاهر والباطن اعظم من الفرق الذی بين
العرش والفرش عظمة البحر المحيط من القطرة والاسم الباطن عبارة من الاسم
الذی لوحظ فيه الذات تعالى مثل السميع العليم القدير ای ذات السمع
والعلم والقدرة والاسم الظاهر ماليس كذلک مثل السمع والبصر والقدرة
ثم بعد حصول الجناحين والعروجات العظيمة فی تلک المقامات والدرجات وانقطاع
ذلک السير تتم الولاية العليا معاملة مع الصفات والشيون والاعتبارات ثم
ان ارتقى بفضل من ذلک ايضا فحينئذ وقع سيره فی كمالات النبوة ومعاملة مع الله
تعالى وتلک الكمالات بالاصالة للانبيا عليهم السلام او بعض الكمل نصيب
منها بالوراثة والتبعية قال رضی الله عنه انه كمالات الولاية الثلثة بالنسبة
الى كمالات النبوة كنسبة الظل من الشخص والشبح فی الحقيقة ويعلم بالكشف
الصريح ان النقطة التی تنقطع فی هذا السير اعظم من جميع الولايات باسرها وهنا
تظهر حقيقة الدنو والتدلی وتنكشف سر قاب قوسين ومعاملة او ادنى ثم

الثالثة
الولاية

کمالات الرسالة اعلی من ذلک بمراتب ثم کمالات اولی العزم اعظم منها کالقلب من البدن کالعین من الراس ثم کمالات سید المرسلین احری واعلی واکثر من الجمیع کالفواد من القلب والمقلة من العین ولا سبیل الیها الا بمحض التفضل والاحسان بل بمجرد المحبة التی هی فوق التفضل والاحسان کما ذکره رضی الله تعالی عنه فی مکاتیبه الکریمة انه صلی الله علیه وسلم بحسب کل اسمیه المبارکین اعنی احمد ومحمد الواقعین فی التنزیل مقام علیحدة وولایة اخری فالولایة المحمدیة منها عبارة عن المحبوبیة الممتزجة من المحبیة وان کان الاصل فیهما هی المحبوبیة لکن بحوار الولایة الموسویة التی هی المحبیة البحت انصبغت بالمحبیة والولایة الاحمدیة کنایة عن المحبوبیة الصرفة الخالصة وهی مرکز الولایة المحمدیة وهذه الولایة کما انها افضل من جمیع المقامات فدائرتها ایضا اخص من الکل من الحیثیة الکل فالنقطة التی تنقطع منها کذلک وهکذا ذکر رضی الله عنه فی افضلیته علیه السلام من جمیع افراد العالم من الانبیاء والمرسلین والملائکة المقربین والولایة ههنا بمعنی القرب لا ما تقابل النبوة فانها کما عرفت تبعیة فی الطریق وهی بالنسبة من هذه الولایة التی هی عین النبوة کالدرس الذی فالمحبوبیة منزلة الخالصة ومرتبته الخاصة ثم لیس لاحد نبی مرسل ولا ملک مقرب ان یشارکه فی تلک الدرجة العالیة ولیس لاحد مجال ههنا ایضا الا افراد من کمل خواص الامة بالوراثة والتبعیة بعد قطعهم دائرة الظلال والاصول والشیون وکمالات الاسم الباطن وکمالات النبوة وکمالات الرسالة وکمالات اولو العزم الا ما شاء الله العزیز ثم الوصول الی الولایة الاحمدیة

لا یتیسر

لا تيسر الا بعد الوصول الى الولاية المجددية والترقي فيهما ولم ذكر عدد الواصلين
اليهما بتيجوب تحير انخطها فلم يكن منهما حقيقة البشارة السابقة وقد
ذكر دقائق هذه المواضع مفصلا بحقائق عجيبة ومعارف غريبة وذكر فيها ان تلك
ان الحقيقة المحمدية قد ارتقت اليوم بعد الف عام من الهجرة من مقامها الى
الحقيقة الاحمدية واتحدت بها وبقي مقامها خاليا عنه حقيقتهم بعد نزول
عيسى عليه السلام يرقى الحقيقة العيسوية من مقامها الى ذلك المقام ويتمكن
وهو مع هذا البيان وتفصيل دقائق المحبوبية قال رضي الله عنه لو اظهر مقام الاسرار
المقدس لقطع البلعوم وذبح الحلقوم فجزاه الله عنا هذا المقرب الالهي سلك طريقا
واضحا سهلا موصلا في ازمنة قليلة الى مقامات عظيمة ودرجات عالية كريمة مما
سمعت واطلعت عليه فرجال الطالبين بعد زمان ليس بالقصير والتعب والتحمل
والمشاهدات واحتمال الرياضات والمجاهدات وامن الواردات وتشرفوا بالجذبات
المشاهدات كيف وقد تيسر في صحبة خلفائه واصحابه بل اصحاب اصحابه
هذه المراتب في الاسبوع وهذه الايات مما لا ريب فيه كما على علم ونحن
نشاهد ليلا ونهارا والحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ويرضى ومنه
ما نقل ايضا عن المجدد رضي الله عنه انه قال خطابا لي انك قد قطعت وتممت
دائرة التي مثل سيدنا ابراهيم خليل الرحمن على نبينا وعليه الصلوة والسلام
الاتمام الاكمال فانت الان معي في الاثبات وشريك لي فيه قال لي
الشيخ محمد فرخ بن من اعظم البشارات من حضرت المجدد الالف الثاني
في حق سيدنا الشيخ ان المجدد رضي الله عنه لما ذكر عنده اني لا اجد على وجه

Marfat.com

الارض احد اصل لا استثناؤه الى جناب المقدس يكن قوله لا اله الا الله
الا رجلا او احدا يشير الى نفسه الكريمة وذا الاخص الاكمل التخلص جميع الا
اللطائف والاجزاء عن جميع دقائق الحرب الخفي وذلك لا يحصل الا بقطع
دائرة النفي المتعلقة بسيدنا ابراهيم على نبينا وعليه السلام ثم تيسره بقطع
تلك الدائرة ومعيته بنفسه الطيبة لا محالة يكون استثناؤه سيدنا الشيخ
راجعا وواصلا الى حضرة الاحدية فيكون هذه من اعظم البشارات قال
سيدنا الشيخ ثم وجدتني متعلقا الى ما كان متعلقا به قدس الله سره الاسنى
من كمالات المحبوبية وغيرها مما ان الارشاد بالنسبة اليهما كان بقي مطروحا
في الطريق كمعاملات الخلة والولاية الابراهيمية وما كان منوطا بها فبقي
اليوم كنسبته رضي الله تعالى عنه ومنها ما ذكره ايضا اني كنت يوما في حضرة المجدد
قبيل ارتحاله رضي الله عنه فنظر الي نظرة وقال قدس الله تعالى علي بان شرفني
بالكمالات الصلوتية التي لا تكاد تدرك بعبارة ولا اشارة باشارة كانها الـ تعبير
العينية لقوله تعالى صلى الله عليه وسلم قرة عيني في الصلوة رواه احمد والحاكم
والبيهقي والنسائي عن انس وقوله الصلوة معراج المومن ولعل الاية لا ايماء
بقوله عليه السلام ارحني يا بلال وكنت اما لي في هذه الايام فانت تركت
لي من هذه الدولة القصوى والنعمة العظمى قال السيد نا الشيخ فحصلت
بعد كيفية لحموله البيان عن حقيقتها اي عرف من لم يذق لم يدر مجهورية
ويضيق صدري ولا ينطلق لساني ومنها ما نقله ايضا اني كنت في حضرته
اذا التفت الي وقال انت قطب العلا قلت وما ادريك بالعلماء الدهر

اليوم كان

Marfat.com

كانبياء بني اسرائيل وهم الراسخون في العلم الورثون احقا مهما ما نقله ايضا
انك لكنت في حضرته اذا التفت الى وقال انت قطب العلماء علما وما ادريك
ما العلماء الذين يتهم عن المجدد رضى الله عنه الى بشرت بان خزاين رحمة الله المودة
تسعة وتسعين اجزاء مع باقي من الجزء الذي استعمل في الدنيا يوم القيامة
تجعل في يدك وانها تكون في حوالتك وقال السيد نا الشيخ لا يدخل الجنة
احد الا بعد ان احتم في سجله الا ما شاء الله قلت اما العبارة الاولى فقد
سمعت من حضرته عزيزة اما الثانية فسمعتها من ولدي المجدد ومن اخي
الصالح اسعد الدين محمد نعرضها على سيد الشيخ محمد فرخ فقال انا نسمع هذه
القدسية صغيرا وقد ذكر كثير من اصحابه رؤياهم ما يشهد على ذلك منهم
المؤلف رحمه الله قال عليه السلام اذا اقترب الزمان لم تكن رؤيا الرجل
المسلم تكذب متفق عليه واعلم ان هذا من اعظم عنايات الله سبحانه على
هذا الولد والوالد هدانا الله بهما الى صراط المستقيم قال الشيخ محمد فرخ وما
الكمال فوق هذا الكرامة التي خص الله هذا الولد والوالد بها قبله المنية
اولا واخرا ما ذكره ايضا اني مررت يوما على المجدد الالف الثاني فاذا
هو يبكي غير مبتاك خلاف معتاده فجلست عنده وقلت اراكم يا سيدنا
ماذا يبكيك قال ابكي شوقا للقائه سبحانه فبكيت ايضا وقلت كاني
بكم راحلين من بينا وتحزنت قال لو كان يخبر من الناس احب الى فليتمنى
ان تقارا انقادا على الله تعالى قلت للوالد ان ابكي الدعاء نفسي فقال
لا تحزن فاني الاذن للعوائق البشرية والعوارض البدنية لا استطيع

ان التوجه الكلي حق التوجه وبعد ذلك اكون متوجها اليه بالكلية اشار اليه سبحانه
ثم قال بعد حين انك ما فارقتني في مقام من تلك المقامات وكمال من الكمالات فلما ان
قضى الامر واراد الرحيل من هذه النشاة والحيت من جنابه غايات فلما رايت مثل
ذلك لم تمكن جنابه حيانه فقد كان يخرج مع بدنه الطيب من مرقده الشريف وبلغ لي
في حجرة مرة ويتعانق معي بالابرور والمكون اخرى وقد كان يظهر لي شان الاستغنا
واخرى تبالاته والفراغ عنا اذا كان في علو استغنا استنزله من تذكار مايريد
ويتوجه ويوجب انبساطه واذا كان في انشراح وانفراح عالما بما شئنا من المكاشفات
والمكالمات ونحو ذلك وكان منزلتي بمقامات عظيمة متعاليه واعلم اني رايت
بعض الاشارات متضمنة لاسرار عظيمة لازم استتارها تركته مخافة الافشاء
وصلى الله على خير خلقه محمد واله اجمعين في ايراد بعض معانيه الشريفة في تاويل ثالثة
بعض الايات المكرمة يسالونك ... ليسلكها اهل السلوك عن الجبال الغواشي
البدنية والقيود المتشخصة الحاجبة عن الوصول الى المطلب الاقصى والفوز
بالسعادة القصوى هل لها ارتفاع من البين ام لا يكاشف وراءها الغير
فقل ربها الكامل الفاني من نفسه والباقي بحبه تعالى ينسفها نسفها كالرمل نسفا
السايل ثم فطرها ربي وانما اضافه الى ربه وانكان مفيض كل احد اسمه
الذي ربيبه لكون مربوبه ومظهره واسطة بينه وبين اسمه مع انه قد يقع
الاشتراك في كل الاسم بل هو الجاذب المفيض عاليا نسفا تاما بعد مراسلة المفيض
بحيث لا يبقى منه شيئا فيذرها ارض استعداده وعين الفطرة التي فطر الناس
عليها قلبا منبسطا قابلا للالهية صفصفا مستويا لا استهلاك ما عليها

من معالم التعينات لا ترى فيها عوجا يقتضيه الجزاء الارضي ولا امتا يقتضيه الجزاء الناري يومئذ اي حين نسفها كذلك يتبعون اي اهل السلوك الداعي الالهي الى اصله وهو الحقيقة من الوجود الذي يحيا باسم الالهي لا عوج له لارتفاع الموانع فلم وصل اليه ثم منه الى ما لا يمكن التعبير عنه بعبارة ولا اشارة باشارة كلت العقول عن بيانه واستغرق الواصل في لجة الحيرة وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا همسا رمزا خفيا دقيقا كما رمز الى الوجدان منها واذكر ربك اذا نسيت اي اذا استولى الغفلة على ظاهرك فليكن دائما باطنك مع الله سبحانه حاضرا وذلك اما يتصور اذ في الذاكر في المذكور بحيث لا يبقى منه عين ولا اثر ويبقى بعقائه وحي بحيوته على لعله فح يكون علمه بالمذكور حضوريا دائما غير مستترا الحضور بنافي الاستشعار الملازم للمحصول الا الشاعر ومالم يتحقق بهذه الحالة لم يحصل حقيقة الذكر لان الشخص ما دام في تفقد نفسه ومستحضرا لها مشغوف بحبها لانك وخشعنا فليس ذكره الا لشيء عايد اليها فهو ذاكر وعايد لها مشترك في المعنى وان كان موحد في الصورة فمن سبقت له الحسنى وادركه السعادة الازلية وعلم بالذوق ان كل شيء هالك الا وجهه تلا بشده سائقة ذلة وافتقاره الذاتي الى ان لا يجعل مدى حي المستهلك في ذاته وصفاته تبرا منه قائلا اني لا احب الافلين وتوجه تبرا اشراه الى الوجود المطلق بل الى ما الوجود ظلاله واعتبار من اعتباراته اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلواتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين وقيل هذا كان للنفس العادية ثم بمقتضى من اتاني مشيا اتيته هرولة ومن تواضع لله

رفعه الله كما تخلى من الرذائل الرؤية يتحلى من بانوار العدم الصمدية
ويتملى اوجهه صدره بالمعارف الالهية ويعرف به فهو العارف والمعروف
اليه يرجع الامر كله فاعبده وكانه الكينون في قوله وقل عسى ان يهدين
ربي لاقرب من هذا رشدا فان الرشد الارشد ان ليس في الوجود الا هو
وان ليس الظهور لكمالاته في مرايا العدم وتصورها في مقابلاتها مع كونها
على مراة الاطلاق وكون مرايا على ذات العدم مع كمال صنع القادر
الفعال على الاراة والتكوين في مرتبة الحس الذي لا يصادمه زوال
الا الخيال الم تريا محمد ويا مظهر الالوهية والاسم الجامع لمراتب
الوجوب والامكان الى ربك وهو الحاوي للشئون الذاتية والاضافية
كيف مد الظل مد ظلال شئونه على الحقائق الكونية التي هي العدمات
المقابلة لها وصورها في صورة الوجود فتعجب اقتداره في اراءة ما هو
عدم بحت وجودا محضا واعطائه اياه احكاما وآثارا صالحة سبحان
جميع بين الثلج والنار ولو شاء لجعله اي الظل ساكنا غير ممدود
فينتفي قول من قال باقتصار الشئون الظهور كذالك ثم بعد مد الظل
جعلنا الشمس الذات المتعالية علة على الرب او الظل دليلا للكونه الظاهر
لا ظاهر دونه وما سواه يكشف بدجى العدم آفتاب آمد دليل آفتاب
گر دلیلی بایدت از وی رو متاب فسبحان من اختفى للشدة الظهور
واستتر في سرادقات النور ولعل اختيار الشمس لتصويرها بانها
واحتجابه بحجب العزة وكونه دليلا عليه كاحتجاب الشمس لضورها وشعشعانا
وكونها دليلا وسبيلا اليها والى كشف الاشياء ثم بعد الله وجعل الشمس

علم

Marfat.com

علة دليلا وايضاح السبيل اليه قبضناه الظل الينا قبضا يسيرا ١١
تدريجه وتسليله في معابر الاصول اصلا فاصلا لما انا نحن نحيي
ونميت ونحن الوارثون في تقديم الاحياء على الاماتة اشارة
على تقدم الوجه على الفقد اذ من البين ان التخلص من
قيد الكثرة الوهمية الى فضاء حضرة الاطلاق لا يتيسر الا
بعد محاق الشبح من نور جماله وتلالأ الكوكب من نجوم جماله على باطن السالك
لتحقيق ظلمات العدم وتجلي انارته المتولية على ذاته باعتبار كونها كالهيولى
والمادة وتحقق قبوله باستهلاكها كما هو الاعظم في تشخصه وتقيده
اذ العكوس الاسمائية على صرافتها واستغنائها عن التعين وانما
ذلك بتوهم انعكاسها فالاحياء والاماتة وان كانا متقاربين في
الثبوت فالاول له تقدم بالذات واليه يشير قوله تعالى ثم تاب عليهم
ليتوبوا وهذا التقدم لتجلي الذات ماخوذا مع بعض الشيون وكان قوله تعالى
ونحن الوارثون مشيرا الى ما يتفرع على الفناء الكامل من التجلي الذاتي
بلا ملاحظة شيء من الاعتبارات ثم ان التجلي الاول لتخلية الاسرار [illegible]
لورود لجة بحر الوجود المطلق والثاني لتحصيل ما هو المطلوب في ايراد
الاولين بالجمل الفعلية الدالة على الحدوث والثالث بالاسمية
المنبئة عن الاستمرار اشعار بان الاحياء المذكور والاماتة لما كان
متفرعتين على توهم غيرها في الواقع متقررا متحدثين لازالة مرض عرض
وتخييل لطف تلبيس من شانها ان يعتريها هو مشعر بالدوام كتجدد وارثه

المستولية

المخبرة

الذات فانه امر مستمر دائمی بوجود الابدی السرمدی بل هو الموجود المطلق
بل الوجود من تظلل ظلاله وسرادقات جلاله وراء استار کبریائه تعالی
شانه عن ان تشارکه فی شیء من کماله ما هو مستهلک و مغنیا فی ذاته وایضا
الفعل المضارع مع دلالته لحدوث لما دل علی تکرره و تجدده آناً فآناً
کقولهم یعطی زید و یمنع فاد افاضة الاخبار والاماتة وانما اذکل فنار
سرد فيه كمالات رستولی سلطانيه شنيه وانقا ما يناسب تعريفه نظيره
ثم یتقعد بقبول کمال عرفه و یترقی من معارج الظلال الی
مدارج الاصول فینعدم قهرمان ورود الاصل آثار الظلال و بقیته
ثم ذلک الاصل ظل من ظلال اصله فیتقابل معه معاملة الاول بهم
جرا ممن ادرکته العنایة بمحض بالنظر الالهی بمجرد العنایة القصوی
وطوی مراتب الظلال واصولها بالاجمال ووقع معاملته مع الذات
انقطع سیره ذلک حی حیوة لا یموت بعده وافلح فلاحا لا ضلال دونه
ثم بعد هذا اما تحقق صفاته وما کتمه اخطی ندبه واجل السر السابق
بالنسبة الیه بنسبة المتناهی الی غیر المتناهی باعتبار وسعة الذات
تعالی ان الذین یخشون ربهم بالغیب تاویله غائبین عن الغواشی
البشریة والتعینات الوهمیة منسلخین انفسهم بالکلیة لهم مغفرة
التبصرة
ای ستر عنها عن نظر الغفرة اذ التلاشی مطلقا لما هو متحقق
بالصنع الالهی خلف وخلاف محال تحقیق کما تعالی حرف بمیز نافت
او فقد تلک نور ربح لم یره انما هو اختفاء لما هو ظلمانی فی سطوات

الوز

Marfat.com

النور المبين ولكن كان على السالك ان يعرف حقيقته وان ماهيته ما في تلك مقابلة الوجود الحقيقي عدم محض ولذا لعلى به الدرجات العلى واجر كبير باعطايه تعالى بقابريته الذي هو الاسم ومنه اي ما نشاء الله منهم اي المحجوبون عن ادراك اسراره في اوليائه في لبس من خلق جديد كما في حق اوليائه بعد اماتتهم عن رذايل الطبيعة الشهوانية الهالكة الفانية باحيائهم بالحيوة الباقية الدائمة

فى لبس من خلق جديد

وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين فى ايراد عدة من الاسرار الغامضة التي افادنا سيدنا الشيخ في طريق الحرمين الشريفين

الرابعة

ذهابا وايابا ولكن لما كنت في هوس ما سمعت من حضرت جلى الجزء الا قليلا وفيها اربعة فصول الاول في واردات هذا السفر المبارك من اوله واخره غير الحرمين وما بينهما والثاني في واردات المدينة المنورة على صاحبها الصلوات والتسليمات قال سيدنا الشيخ لما خرجت الى مراقد المشايخ للوداع قد بشرني كلهم من هذا السفر المبارك بل وجدت اشباح البقيع وامداد الغياثي تودعني وتبشرني فلما فرغ من زيارة مرلانا الواصل الشيخ عبد الاحد وقصد زيارة الشيخ الكامل الامام رفيع الدين قدس سرهما فبينهما في الطريق اذ مر على قبر عالم كبير نحرير فقال ان قبره ممتليا منوّرا العلم والمتابعة ومضي حتى انتهى الى مرقد ولي من الاولياء فقال سبحان الله هنا ملاحة اخرى ولو انه عليحده قال لما تقرر العزم

وحکمت الامتيازات وعلم دعوة صاحب البيت کذا الکلام في اختيار
الطريق قال بعضهم طريق البحر اولی وزعم آخرون ان سبيل البر
احوط الی ان کنت يوما في حلقة الظهر مع الاصحاب اذ ظهر سيدنا
الخضر علی نبينا وعليه السلام يقول نحن في هذه ثم ظهر لي يوما
في البيت يقول کذلک فاستفدت انه يدعونا الی البحر فاخترت
ذلک قال فلما کنت اقرء علی قبر من قبور المشايخ في بلاد الطريق
کان يبشرني ببرکة هذا السفر مثل الشيخ العارف ابی علی شرف الدين
القلندر والولي الشهيد الشيخ احمد الترک وقطب الطريقة مويد الدين
الرضی شيخنا خواجه محمد الباقي والکامل المکمل خواجه قطب الدين
الکاکی وسلطان المشايخ الشيخ نظام الدين وسراج الاولياء
الشيخ نصير الدين والشيخ الکبير صلاح الدين سهروردی والواصل
بالله الرحمن امير النعمان والعارف الدهلي خواجه شمس الدين حنفي
وغيرهم من المشايخ الکبار قدس اسرارهم قال نسيبنا الشيخ
في الدهلي لما خرجت من البلدة الی زيارت مرقد الشيخ
الاجل خواجه قطب الدين فاتحة الکتاب قرات وقلت
اللهم اوصل هديتي هذه الی الشيخ قبل ان اصل اليه فما وصلها
الی هذه الساعة فاستقبلني من مقامه حتی ادرکني
علی باب البلدة وصافحني عانقني معی بکمال المودة وکان
وکان عندي واحد من الاعزة قلت الله تلقفت ايها

الشيخ

Marfat.com

قال كيف التفت الى غيرك بحضرتك قال المؤلف عفى الله عنه سمعت
سيدنا الشيخ يقول في هذا الشيخ والشيخ شرف الدين احمد كونهما
اسدين في مقامهما وكان يعظم اسم الشيخ قطب الدين جدا قال
ثم زرت قبر الشيخ صلاح الدين السهروردي وجدت نسبة مخلطة
نور المتابعة على صاحبها الصلوة والسلام وشبيهة بالنسبة
العلية للمشايخ المقدس خواجها قدس اسرارهم قال فزرت
ضريح الشيخ نصير الدين وجدت نسبة عالية ممتزجة بين الظل
والاصل و وجدت له نصيبا من التجلي الذاتي قال ثم جئت
على مرقد الشيخ نظام الدين وجدته ذا نسبة شريفة لعله قال ذات
حظ من المحبوبية وجرى بينه وبيني معاملة غريبة ووجدت
الامير خسرو مسرورا مستبشرا بورودنا عليه وله بيته عند شيخه
بمكانة قلما رايت مثلها لمريد عند شيخه قلت وقد ذكر عندي
مما جرى بينه وبين سلطان المشايخ قال اسمع ولا تسمع
قال سيدنا الشيخ في اكبرآباد لما ذهبت على قبر السيد الامجد
الامير محمد النعمان خليفة المجدد للالف الثاني امام اهل العرفان
رايت ثمه انوارا كثيرة بل وجدت المحلة كلها مملوءة بانواره
ووجدت هناك ايات عجيبة منها استقضى من الله تعالى
حاجته وهو سلالته فقضيت له قال التمس مني الشيخ الصالح
محمد جان خليفة صاحب الطريقة والحقيقة شيخ عبد الحي

من استقضى من الله سبحانه حاجته وهو سلالته فقضيت

خلیفة المجدد الالف الثانی رض مقاما فوق مقامه ونسبته فنوجه
فی ذالک حتی اوصله الی ذالک بحکم الله وکان جعلی نبوران من مقامه
قال سیدنا الشیخ فی الکوالیار کنت متوجها علی قبور بعض
المشاهیر فظهر لی کذا وکذا اسمع ولا اسمع قال لیلة فی الطریق
فی بعض اولاده کنت متوجها الیه فجددت له نسبة اصلیة
بلا کیف فیهما اما اذ رایت ان السلطان ارسل الیه یدعوه فی
غسلخانته فیروج قال سیدنا الشیخ فی السروج نودیت فی حلقة الفجر
فی ولد الاعظم عبد الله محمد انا طلعا قبلنا ذله او قبل ذله قلت الغالب
علیه کسر النفس بحیث لا تقدم نفسه علی محله وکله الا ما شاء الله
قال هاتف ثمه هاتف بانک ترجع بذا المقام بعد عاملین قلت ففرح
مخلصوه من سماع هذه المکاشفة فرحا شدیدا فلله الحمد فقد وقع
کذلک قال سیدنا الشیخ فی برهانپور لما اردت زیارة قبر خلیفة مجدد
الالف الثانی خواجه هاشم الله خشی استقبلنی من مقامه فادرکنی
علی مسافة ولاقانی بخصوصیة عجیبة ولاقانی خلیفه مرزا امان بک
بمودة وخلوص تام ثم قال کنت متوجها علی قبور بعض المشایخ
المشهورین فوجدت بعضهم کذا وکذا وبعضهم کیت وکیت فاسمع
ولا تسمع قال یوما لبعض اولاده یظهر علیک معنی الضمنیة
لی مع حضور خاص من المقام الذی انا فیه قال یوما فی الطریق
انکشف لی الیوم سر عظیم قلنا وما ذلک فاراد ان یذکره فلم یذکرنا.

فیهما ما هو
اذا اوت المریدین
ناجیا ... کذا فرج قال عارف نا یوسر نوکره

قط

وقد قال يوما في طريق السيرة عند بعض محرم جرت هذه الساعة معاملة عظيمة

قال أرأيتم ما ذلك قال استقبلني الكعبة الحسناء من محاذيها و

لقيني تحت هذه الشجرة يشير الى شجرة من التمر الهندي قال بعده بالتنبيه

على المراتب تجددت اليوم ألطاف عظيم وعنايات خاصة من الكعبة الربانية

وأنوار عجيبة مع اتصال بلا كيف وتجدد شيء لا يحاط بالعلم فكيف به

بالتكلم والقلم قال يوما في حلقة الفجر خطابا الى الشيخ محمد فضل الله سلمه

الله هل شعرتم بما مضى عليكم قلنا لا ثم ذكر لكل واحد منا في الخلوة تشبيها فنسب

الشيخ محمد فضل الله بما سمع من حضرته قال بشرني بأني وجدتك محمديا

المشرب ومعاذ ذلك على ابن عزيز قال يوما كنت متوجها على السيد محمد بن

الباقر وهو من خلص أصحابه اذ رأيت دائرة نورية عظيمة كأنها

سفينة قاطع لا تخلي أحدا يدخلها الا من كان محمدي المشرب صاحب

زوال العين والأثر ثم لم يوجد فيه واحد منهما لا يستطيعها فأردت

أن أدخله فيها وهو على طرف منها فتوجهت لذلك حتى أدخلته في

فيها اخفاه وخفية بعد قال وهو متوجه عظيم فوقع نظري على الولد

الأعز محمد فرخ فوجدته أسبق الكل في وسط الدائرة فوقع نظري

على الولد محمد فضل الله فرأيته في حواليها مع مناسبة تامة

بها لكن ذكر الشيخ محمد فضل الله أنه بشرني بعد بدخولها قال ثم وقع

نظري على الولد بديع الدين وهو في الهند وجدته قريب الدائرة متنور

الباطن ثم قال في بعض أصحابه وقع نظري عليه فما وجدته عند الدائرة

Marfat.com

قربها ولا بعدها حتى تحيرت من ذلك فبينا انا اذ نوديت انك
لا تفتش نسبتي ههنا فانه ضمني لك كما كنت انت لوالدك الاكرم
ثم توجهت عليه في ذلك اليوم فقلبه ل تظهر عليه نسبته في غاية الاصالة
بحيث على النسبة السابقة بالذكر قال لما زرت ختم الخواجها قدس اسرارهم
لجري الريح رأيت السور الكريمة تسارعت الى حضرة القدس فتخلت
بمكانة ليس لها حجاب من دون الله سبحانه لكن ابطأ اثر الاجابة
لعلة قال وطالت السنة القوم في ذلك وطعنوا على الختم واجلوه عن الحق
طعن الجاهلية فلغت اصلي على النبي عليه السلام اذ نعست
فرأيته عليه الصلوة والسلام يجيء الي ومعه سيدنا عمر رض فقمت
تعظيما واستقبلت اليه وتشرفت بجماله فلما رأيت عن حضرته
عناية عظيمة ورأيت مكانتي بحضرته في غاية القرب قلت في نفسي بحضرته
اليس لي من المنزلة في حضرته عليه السلام ما لسيدنا عمر مع ان لي بهذا
اقرب نسبة الجزئية معه عليه السلام ايضا فقيل لي ولو امكن هذه المنزلة
بغيره لحصل لعثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب رض وما تيسر لهما
ايضا ورأيت في سيرة البيضا كتابا قلت يا رسول الله ما الذي ارى
في يدك الطولاء كتابا اليس مقامات خواجه نقشبند قال بلى
ان حمى هذه الايام من هبط لقضا هذه الكتاب ففتح ذلك وقال
يقول خواجه نقشبند من توسل بنا في امر فلا يستعجل ولينظر يوما يستعجل
فان لم يحصل له فيومين والا فثلثة فانه يفتح له فقال سيدنا

Marfat.com

العبارة ان هذه الواقعة تخبرنا بامور كمال لطفه صلى الله تعالى عليه وسلم
على سيدنا خواجه نقشبند وبيان حق هذا زمان عنايته مصروفة
لترويج السلسلة العلية التي اصطفى بانه لا يسع لاحد ان ينطق في
حقه قدس سره الا بما ينبغي لشانه وبانه لا ييأس متوسلوه ابدا قطعا
وبانهم لا يحرمون مما يطلبون ويلتمسون فطوبى لهم وحسن مآب
ثم هبت الرياح الطيبة وجرى المركب احسن ما يكون
بعد يوم قال لما نزلت من المركب ظهر تجلي عظيم من القدس
وظهر شعشان انوار الكعبة ثم حيث تنور بها الفجاج والبوادي
قال سيدنا الشيخ في مخا لما زرت قبر الشيخ علي الشاذلي وجدته
رجلا كبيرا فقلت والشيخ الصندل قال نعم لكن الشيخ الشاذلي جد
~~وهذه رجلا كبيرا~~ من طائفة اخرى وذكر بعض اصحاب سيدنا دامت
بركاته اخبره باستقبال الكعبة الحسناء هناك ايضا قلت بلا عجب في
ولا بعد في مثل ذلك على مثل ذلك قال سيدنا الشيخ في الزبيد ظهر
اليوم سيدنا الخضر على نبينا وعليه السلام يبشرني وقال لما ذهبت
الى مرقد الشيخ الاجل مجد الدين الفيروزابادي صاحب القاموس
استقبلني من مقامه وانا على مسافة بعيدة وصاحبني بمحبته عجيبة
وصداقة تامة ووجدته ذا منزلة عالية قال سيدنا الشيخ في بيت
الفقيه ظهرت اليوم كعبة الله بعنايات عجيبة وظهرت من حضرة
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ايضا عنايات كثيرة قال يوما

Marfat.com

فی الطریق اری الولد الاحب سعد الدین محمد با الصالح منور الباطن منذ
ثلثة ایام مثل اخیه الاکبر لطف الله محمد قال سیدنا الشیخ فی المجد لما ختم
القران الولد الاعز محمد فرح فی التراویح ظهرت علیه عنایات کثیرة من اللّه
ومن حضرة النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال کنت متوجها علی ابرار اذ وقع نظری
علی انوار هذه الدیار الشریف والاماکن العظیمة فرایت اطرافها وصحاریها
ممتلیة بنور الروضة المقدسة ووجدت نوره الذی مثل الشمس طالعة علی
برها وبحرها وداخلها وخارجها ومثل القمر ساطعة علی حجرها وشجرها وشوارعها
وسالنها دائما مکارهها وشدایدها الظاهرة تزید فی ضیارها وبهائها
المعنویة ثم وقع نظری علی الهند مثل بحر ظلمانی ورایت صالحیه کالنجوم
فی الافق وکالسراج المضیئة فی اللیالی المظلمة بعیدا بعید فبینما انا اذ
وقع نظری علی روضة المجدد الالف الثانی رضی الله تعالی عنه فرایتها ممتلئة
بانوار عجیبة کانها قطعة من الروضة المنورة المصطفویة علی صاحبها الصلوٰة
والسلام ثم نظرت الی جماعة الاولاد الاخلاف فما وجدتهم خارجین من
سلسلة ذالک النور الصلی الذین هم کالنجوم ووجدت مسجدنا وخانقاهنا
معمورا مصفی متمیز من سائر الاماکن قال یوما کنت متوجها فی حلقة
الفجر اذ رایت رجلا یعرض علی بعض احادیث النبی صلعم لعله ذالک
رسالة منه علیه السلام الی من بعد جملتها هذه الکلمات الذین اخرجوا من
دیارهم وقطعوا افیافیهم بعیدة لعبادة عشر ذی الحجة حق علینا ان
ترزقهم سالمین الی عیالهم قال یوما عند المسجد الجامع مشیرا الی قبر من

الفقیر

القبور قد خرج من هناك رجل نوراني ولاقاني بانبساط وشفقة وفي البقعة
منورة بنور هذا الرجل فلما سألنا اهل البلدة عن ذلك القبر قالوا صاحب
هذا القبر من المشايخ المتقدمين المشهورين بهذه البلدة قال بعد نقل الشيخ
على الترتيب لما التمست ختم الخواجها قدس الله اسرارهم فهمت انك ملتمس
لتسكين الريح والامواج فشرعت فيه وتوجهت الى المطلب فما
وجدت اليه سبيلا ثم توجهت وما وجدت سبيلا فنظرت الى الخواجها ق
فما وجدت منهم احدا حاضرا فزادني التحير فبينما انا اذ نوديت ان
هذا جوار النبي صلعم والروضة وكرمه ليس لغيره ان تكون ملجأ وانا
فتوجهت الى جنابه العالي ظهرت من حضرته الطاف كثيرة وانعاما
جزيلة وقضي الحاجة المعروضة ورأيت الخواجها قد حاجبين بوابين
لحضرته الكريمة المقدسة فقلت ايا سيدي اني التمست ذلك الخواجه
لي غرضا فهمتم ولقد استجيب لكم ما سألتم وبقيت حاجتي مطروحة
فتبسم ضاحكا من قولي وقال ما علمت ومطلب الا ما قرات له الختم
ولذا انت لم اجد سبيلا الى هذا الختم فتوجه لحاجتي توجها اخرجني
جاني بالبشرى قال ان الله سبحانه قدس علي بان شرفني بوجاها الزرد
بالاكيف بعنايات عظيمة والطاف كثيرة عجيبة كما شرف سيدنا المجدد
رضي من قبل ثم الهمني اني لا اقرأ مثل هذا ابدا امثال العارف الرباني
مجدد النقشبندية والمتشابهات في كلام الاكابر من قبيل وانما
ثم استوى على العرش وقوله صلعم ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة

Marfat.com

الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الاخر رواه الشيخان وقوله ثم
ثم يبسط يديه تعالى الرب تعالى رواه مسلم فلا سبيل الى معرفة تلك المعاولات
الا لمن خصه الله بمرتبة عالية من القرب والالهام فعليك بحسن الظن مع
الطائفة العلية ولا تقع في شتائمهم فيكون من الظالمين قال اني احب المولد
الاعز محمد فرخ في هذه النسبة العلية وكان يذكر عنده كمالات النبوة واشار
اليها قال سيدنا الشيخ لما نزلت من المركب وقربت عمران جازان قلت
كيف ادخل العبد بلا اذن واليها فاستقبلني صاحب هذه القبة
القبة واشار الى قبة في القبور وقال تفضلوا وانزلوا فان البلد بلدكم
والبيت بيتكم فقال بعض اهل البلدة صاحب هذه القبة من خلفاء
الشيخ علي الشاذلي قد قال سيدنا الشيخ في جازان قد ظهر البارحة وكانت
ليلة سابعة وعشرين من شهر رمضان تجلي عظيم عظيم منزها عن اسم
الحجاب ورسم الاستتار وامتلأ المجلس نورا بحيث ذهل لكل واحد
من المصلين حظ من ذلك قلت يا سيدي اني كنت اذ ذاك عندكم
وفهمت من جهتكم الشريفة ان ليلة اذن قد ورد عليكم شيء عظيم ثم
ذكر صحبة الليلة المباركة او يوما بعدها اسرار غريبة ومعارف عجيبة
متعلق بها قال يوما رايت اليوم في الحلقة بان قد ارسل علينا
الينا افراس عجيبة كثيرة واعطي واحد منها للولد الاعز محمد فرخ ثم
قد اتصل بقدمي المسجد دخل فتوجهت اليوم اذهبا في الحلقة الى ذلك
فما ظهر الولد كما ظهر فيا بشرى لمثل هذا الراس قال شابه مثبت اليوم
سائر

قال سيدنا الشيخ
واليها كنت
..... حلقة
..... اذ ذاك
الى راس الولد

في سر الولد الماجد سعد الدين محمد بن الخلف في الوطن نورا ما رأيت مثله في ذلك
علمه اولا قال نظرت اليوم في الخلف بصحبة الولد محمد فضل الله وكان في مرض
برا منه قال ان الولد الاعز محمد فرخ بالخلف عما في شيء من المقامات
قال كنت الليلة وقت التهجد في المناجات فسألت السلطنة للوالي الصالح
السلطان اورنك زيب بالتوبة التامة حتى الهمت باستجابة الدعوة واني
كرسي السلطنة فوجدت اسمه على ذلك قال يوما في الطريق لم يسر الي محمد بانه
لعلامة قلت لعل منا فقير رجل فاستغفر له وسعى فخاطبني بعد ايامه في الطريق
بان ودع هذا الرجل قلت بل انتم فقرأ سورة الضحى وودعه ثم قال لما استودعته
ما رأيت نورا وسرورا عجيبا حصل له من ذلك في [illegible] وما دام [illegible]
يفارقني حتى ودعه من هنا [illegible] قال بيان الطريق [illegible] الاحد فانك
انت من المقاصد فاقصر وعليك [illegible] وصلى الله على خير خلقه محمد واله اجمعين
قال سيدنا الشيخ لما طفت بالبيت ونظرت فيه وجدته نورا مبينا
وسرا مكنونا وحقيقة منزهة عن شوائب العكوس والظلال ناشئة عن
اصل الاصول عن حضرة الاحدية المجردة عن الشئون والاعتبارات
متوجها الى نور الانوار وسر الاسرار وانكشف حقيقة قوله تعالى
مباركا وهدى للعالمين فنظرت الى سر المسجودية اليه فانكشف لي ذلك
المعنى فحصلت لي نقية عظيمة ومحبة كريمة واتصال بلا كيف مثبتا
تلك الحقيقة المنزهة المراد قال ما وجدت ثمة حجرا ولا مدرا [illegible] احيانا
وعلم بل كل حجر منه [illegible] بشرا [illegible] جمادات خالية ووجدت الركن

Marfat.com

اليماني وانه حقيقة عجيبة وكذلك الحجر الاسود يمين الله بحقيقة اخرى بنيان
عظيم وكذلك الحجر والميزاب والاركان الداخلة والخارجة مع حقائق
عليحدة وهذا انما هي صور ومظاهر لتلك الحقائق والمعاني ونعد هذا
مما يدق صفاته والكتمة احوط له واجمل قال وجدت في البيت بحرا [illegible]
نورانيا محيطا للآفاق وجدت نفسي فانية فيه قال لما طلعت العرفات
رايت كثيرا من الناس غافلين عن جناب الله سبحانه فبعضهم مشغول باللهو
واللعب وبعضهم بالشتم فيما بينهم وبعضهم متوجها الى امور الدنيا وخلا عن
مرضاته سبحانه فتفكرت في نفسي كيف يقبل الله منهم شيئا وهم مشغولون
عنه فابصرت في عالم الملكوت بان رحمة الله سبحانه تجاوزعنه سيئاتهم ويصقل
لطف ربهم كدورات قلوبهم وقلبتهم والصارهم ويطهرهم تطهيرا [illegible]
خبث الحديد بالنار وهم يفعلون مشغولون بغنائه تعالى قال وجدت
البيت محفوفا باستار الجلال الناشئ عن غناء الله ان الله غني عن
العالمين ولذا ترى الناس ياتونه من كل فج عميق عراة حفاة بالتذلل
والافتقار ويحولون حوله اما اني وجدت حقيقة واعية طالبية كذلك
قال كان يصعب على ان اجلس في الحطيم في صورة بحر عظيم فاردت
ان ادخل اصحابي فيه فتوجهت لذلك حتى ادخلت بعضهم بتوجه
عظيم قال وحصل لي في طواف الكعبة الربانية تقربا ما حصل لي
ذلك في التجليات ولا في المشاهدات قبل تلمته هكذا ابتدعي قول
الله عز وجل مباركا وهدى للعالمين قال ادركت يوما خلف المقام

تجد

[illegible marginal note]

Marfat.com

١٤ عبداً من عباد الله لعله من الابدال قال ليلة صنع فيها ما وقع تظهر الليلة على
سر عظيم بعيد من الافهام واجب الاستتار ممنوع الذكر والاظهار فلو اظهرت
ذلك لقطع البلعوم وذبح الحلقوم قلت [illegible] ما ابرز الاعمارة
مورد ذلك السر عظيم الله سره قال قد كنت يوما ما اصلي في الحطيم ناظر
الى موضع السجود فقلت ينبغي ان انظر الى الكعبة واخذت النظر اليها
فتعددت النسبة التي كانت من النظرة الاولى فعجبت عن ذلك ما اخذت
البصر عنها حتى مضت مرتبة فبينما اذ ظهرت نسبة عظيمة حصلت
من النظرة الثانية احسن من الاولى واقرب الى حضرة الاطلاق
فصارت الاولى ثانية والثانية اولى قال يوما كنت القن بعض
الطالبين من اهل مكة المعظمة ذكر الطريق في المطاف تجاه الحجر عند
مقام الحنفية اذ ظهر رجل طويل القامة منور الوجه ابيض الثياب في
غاية الصباحة كانه من رجال خراسان وتوجه الى قائلا ما جرى انه تنعم
يعني نحن لا نكره [illegible] وهو [illegible] وجلس عندي فنظرت
اليه وتوجهت عليه فما وجدته احيا والاملكا ولا روحا فقضيت النظر
في ذلك حتى الهمت ان هذا ظهور حقيقة الحطيم التي هي الواسطة بينه وبين
رسوقات بهذا قبيل قول المجدد رضي الله عنه حيث قال ان الكعبة الحسنا
قد يستفيض من اثار الحسن زمان نزولهم اي الكمل الذين طووا
مراتب الظلال والاصول والحقائق والشيون ووصلوا الى الذات
البحت فيصيرون فوق حقيقتها تستفيد منهم وقت نزولهم و

فبينما

رب سعة جاري

سمى

انما ما سمعت احدا ينقل عن احد مثل ما استمعتم ومنحت عليكم غرائبه
الاكرم نفع الله المسلمين وايانا ببركات السلف والخلف قال يوما رايت
في الكعبة المعظمة امرا حملني على ان اقول لها افضل المخلوقات فقلت لان
~~افضل المخلوقات محمد سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فظهر منها انى~~
افضل المخلوقات محمد سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فظهر منها
فقلت لا بل كما قلت قالت لا بل كما قلت انا فما كان يظهر منها الا كما اظهرت
ثانيا وما كنت اظهرت او لا وكلما اجلس في الحرم تجري بيننا هذه المعاملة
فكانت كلما اتى بدليل عارضته وكنت اذا اتاني بحجة ما نقضتها حتى
بقي مني ومنها هذه المناظرة مدة مديدة وكانت اذا دعوت عندها بدعوة
وقلت رب بحرمة الكعبة ترفعها الى السموات في الساعة واذا قلت
يا رب بحرمة سيد الخلائق كان تشتهيها ان من كان تحت سرادقات
سلطان لا يناسب ان يلتجي الى سلطان اخر لكني ما كنت ادع
التوسل بحضرته عليه من الصلوات والتسليمات انمها واكملها الى
انكشف يوما مواجهة الكعبة وبيننا هذه المناظرة فاخذت اصلي
على النبي عليه الصلوة والسلام حتى ظهر ضياء تلك الجمال المحمدي
عليه وعلى آله وصحبه الف الف صلوة وتسليمات ثم ظهر ما ظهر حتى
اني الكعبة الشريفة صدقتني ذرحتني والله سبحانه اعلم بحقيقة
الحال قلت ينبغي ان نتفكر من هذه المعاملة تعظيم منزلة سيدنا
الشيخ وشرف مكانه وخوفي لمن توسل هذا المقرب الالهي قال

فظهر منها انى انا افضل المخلوقات صح

في

في بعض اولاده عند المطاف كان يظهر عليه في الحلق فناء عجيب في الكعبة الكريمة ١٩
قال لما فرغت من الحج والنحر حدث لي مرض شديد ووجع عظيم حيث
تعذر القيام والقعود وبقي مدة كذلك ثم فظهرت علي يوما نسبة كريمة
وتجلي عظيم ما وجدت مثلها قبل قط لا في الطواف ولا غيره وشرفت
بمقامات متعالية ثم نوديت ان هذا المرض كان لاجل هذه الدولة العظمى
ثم قال ان الله تعالى لما يريد لعبد منزلة وليس له من عمله ما يوصل الى
تلك المنزلة فيبتليه ببلاء ويوصله به اليها قلت لعل هذا سر ابتلاء المقربين
بالبلية العظيمة وطول عمرهم لان منازلهم الكريمة ودرجاتهم العظيمة العالية
عن ان يكون حصولها باعمالهم وعباداتهم فلا محالة يكون ذلك بمثل
هذه الامور بمقتضى الحكمة البالغة والعادة الجارية ولذا يفرحون بها فرحا
شديدا قال صلعم والذي هو كان اشد فرحا بالبلاء من احدكم بالعطاء
رواه الحاكم وابن ماجه ولهذا كان الانبياء اولى واحق بهذه الدولة ثم
الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب دينه فان كان في دينه صلبا
اشتد بلاؤه وان كان في دينه رقة فيبتلى على قدر دينه فما يبرح
البلاء بالعبد حتى يتركه يمشي على الارض وما عليه خطيئة رواه احمد
والبخاري والترمذي ولقد سمعت سيدنا الشيخ في شدايد امراضه وهو
اكثر ما يكون في الامراض بل قلما رأيناه يمشي على الارض صحيحا مدة عمره
ابرار عزيمة وعنايات عظيمة من ربه تعالى وكان يقول انها يلقي بركات
عجيبة وتشريفات عالية ويؤيد ذلك سر ما سمعت من حضرة القطب الرباني

Marfat.com

السر الرحمانى الشيخ محمد المعصوم تقول كنت عند سيدنا الشيخ فى مرض من
امراضه اذ رايت ان النبى صلى الله تعالى عليه وعلى اله وسلم قد ظهر هناك ومعه
اهل بيته رضوان عليهم اجمعين يعالجون الشيخ مثل معالجة اهل له بعلة
قال ومنهم سيدتنا فاطمة الزهراء رضى الله تعالى وقال انى علمت ان التوجه
لدفع ذالك المرض لم ابصر شيئا غير الرحمة الخالصة والجمال البحت فكيف
ادعو لدفع ذلك انواع العنايات من حضرة النبوة ومن اهل بيته
سيما من سيدة النساء فاطمة الزهراء وسيدتنا خديجة الكبرى ومن
خلفائه لاسيما من سيدنا وجدنا عمر الفاروق صلى الله عليه واله وسلم
وصحبه اجمعين قال جرى بينى وبين البيت معاملات غريبة لا اظهر
على الناس قال يوما اتونى حلاوة اقسم بين الناس شكرا فان ربى
تعالى تجلى لى اليوم ضاحكا فلله الحمد على ذلك حمدا كثيرا وكما يحب
ربنا ويرضى وقال بعض اصحابه انى استفدت من حضرته انه قال تكلم
ربى ضاحكا قال المؤلف غفر الله له الاكبر عليك شئ مثل هذه الامور فان
لها تاويلا عندنا قال سيدنا الشيخ يوما الضحك عبارة عن مقام الرضا
وكثيرا ما تجدها فى كلام النبى صلى الله عليه وسلم وفى كلام الصوفية من المتشابهات
اكثر من ان تحصيها فاياك وسوء الظن بهولاء الاكابر كيلا تكون
من الخاسرين قال انى لما اشتد المرض على كنت اطوف البيت
حيث شئت خارجة وداخله مجردا عن البدن وقلت يوما عند
ارباب الخلوة والخارجة انى كنت مشتاقا لطوافكم اى مع هذا الهيكل

الجسمانى

Marfat.com

الجسمانی فمنعتنی هذه الاوجاع والامراض عن ذلک فرأیت قد توجهت
الارکان الی ذلک ثم رأیت بینی وبین سقف منزلی هذا صورا قدیمة
یبکین ویترن الی الکعبة الحسناء فعلمت تعبیر ذلک قال الشیخ محمد فرخ
فی العبارة بعد تعلل تلک الصور صورا مرضکم وفی یترن الی الکعبة
بانها اخرجتها من بدنکم ویبکین تحزنا لفراقکم فسکت عن بعیده وقال هکذا
نظیره قال المؤلف هداه الله تعالی کنت یوما عند شیخنا الشیخ اذ دخل علیه قدوة
العارفین الشیخ محمد المعصوم وقال کنت عند الکعبة المکرمة اذ دعوت لصحتکم
ولدفع امراضکم فرأیت قد شارکتنی فی هذه الدعوة ورفعت الایادی
معی مراتب الامکان کلها فردا فردا ثم شارکتنی مراتب الوجوب طرا
من الشیون والاصول والصفات کذلک حتی انتهت المعاملة الی
الذات البحت تعالت وتقدست فیا حبذا لهذا الداعی والمدعو له دامت
برکاتهما قال یوما کنتم تذکرون عندی ان الکعبة الحسناء تقول للنبی
صلی الله علیه وسلم یوم القیمة یا رسول الله انی کعبت لزواری فاشفع
عنهم فقلت فی نفسی کنت ترجو انا رتطفیل زائراتها شفاعة النبی علیه
الصلوة والسلام فما بعد ذلک الا ان لعل الله یرزقه التشفع فینا
اهدت نفسی تعبث رأیتنی فی صعید عظیم مع جنود من الجلادین فی
زحمة کثیر فقلت متبعی ان التمس رسول الله صلعم کی اتخلص من
هذا الزحمة فاخذت التجسس علیه السلام فبینا انا اذ رأیتنی علی ناحیة
یدلنا علیه الصلوة والسلام قلت لا بد ان یکون سیدنا الشیخ

في موقع الخضر ردًّا له عليه الصلوة والسلام اذ شريكاله في بعض كمالاته
التي هو مقاماته الرفيعة العالية وبالوراثة التبعية لقوله عليه السلام من رأني
فقد رأى الحق فان الشيطان لا يتمثل بي وقوله صلى الله عليه وسلم اذا اقترب الزمان
لم يكن رؤيا الرجل المسلم تكذب وقوله عم الرؤيا الصالحة جزء من ستة واربعين
جزءا من النبوة مستفاضات عليها ولا يستبعد كون سيدنا الشيخ معه
عليه السلام في مكانته العلية ودرجته الرفيعة فان ورثة الانبياء عليهم السلام
لا يتجاوزون عن مقاماتهم الكريمة العظيمة وكمالاتهم العلية السنية ويشهد على
ذلك ما رواه البيهقي في الدلائل وابن عساكر وجمع كثير عن ابي سعيد الخدري
رض انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صعدنا الى السماء السادسة
فاذا انا بموسى بن عمران رجل كثير آدم الشعر لو كان عليه قميصان لخرج
شعره منهما واذا هو يقول يزعم الناس اني اكرم الخلق على الله وهذا
اكرم على الله مني ولو كان وحده لم ابال ولكن كل نبي ومن تبعه من
امته قلت يا جبرئيل من هذا قال هذا اخوك موسى بن عمران ومعه
نفر من قومه فسلمت عليه وسلم علي وترحب بي ثم صعدنا الى السماء
السابعة فاذا انا بابراهيم واذا هو جالس مسند ظهره الى البيت المعمور
ومعه نفر من قومه فسلمت عليه وسلم علي وقال مرحبا بالابن الصالح.
فقيل لي هذا مكانك ومكان امتك ثم تلا ان اولى الناس بابراهيم للذين
اتبعوه وهذا النبي والذين آمنوا الآية واذا بامتي شطرين شطر
عليهم ثياب بيض كأنها القراطيس وشطر عليهم ثياب رمد ثم دخلت البيت
المعمور

مستفيض عليها

نفر

واذا انا برجال من امتي

المعمور وجل یعنی الذین علیهم الثیاب القمیص وجب الاخرون الذ منهم علیهم الثیاب الرمد وهم علی اثر فضیلت اما ومن سعی فی البیت المعمور الحدیث واعلم ان سیدنا الشیخ کثیرا ما اخبرنا بوصولی الی بعض مقاماته العظیمه ودرجاته الخاصه عم مثل ابی بکر رض منها ما اشرنا الیه سابقا منها ما تذکره فی الخاتمه منها ما لا نذکره قال المجدد رضی الله عنه وایلزم من وصول الامه وشرکتی مقام النبی الذی مکانه فوق مقامات سائر الانبیا افضلیته علیهم علیهم سلام فان وصوله ذلک بالتبعیه لا بالاصاله وشرکته معه علیه السلام شرکة الخادم مع المخدوم ومن البین ان الخادم الذی فی مقام مخدومه وانکان یاکل من طعامه ویشرب من شرابه بالتبعیه لا افضل علی اخوان مخدومه الذین مکاناتهم فوق مکانته لان مکاناتهم بالاصاله وذلک تابع فی وصوله الی تلک المکانه کوصل امهات المومنین رضی الله عنهن فی الجنه الی درجه النبی علیه الصلوه والسلام فوق درجاتهم جمیع الانبیا علیهم السلام قال لما زرت قبر سیدنا خواجه رض عنه وجدتها عظیم الشان کثیره القدر فاکرمتنی بعنایات کثیرة قال لما خرجت من منزلی لزیارة الشیخ تاج استقبلنی من مرقده حتی ادرکنی علی بابی ورافقنی منه الی مقامه وصاحبنی بمودة ومحبته تامة فذکرنا المحالس الماضیه والمعاملات الجاریه بیننا فی الدار الدنیا قال قد ظهر من ذا الشرف واشار الی مکان مرتفع انه علی رجل نورانی وقال لی السفر الذی تریدونه مبارک لعل ههنا قبره فاخبر

الناس على ان هذا الطفل قد رحل من المشايخ يزار ويتبرك به وصلى الله
على خير خلقه محمد واله وصحبه اجمعين قال سيدنا الشيخ في الخلص نائم حرمه
حين افاق من حلقة الفجر رايت قبوم في حلقتكم هذا انوارا عظيما على وارد
على اهلها فلما رايت مثل ذلك عليهم انوار متلالئة على شراريهم كانها
صبارة قطعة نور نور على نور يهدي الله لنوره من يشاء ثم الهمت ان يومك
هذا مثل يوم شيخك ووالدك حين توفي في سره ان قد غفرت لك
ولمن توسل بك الى يوم سبعة او بغير واسطة الى يوم القيمة قلت لعلني
اول ركنه من حضرة الكريمة المتعالية فبشرى لمتشبثه ثم بشرى والحمد لله
على ذلك كما يحب ويرضى على ملكه ونسمعك هنا من عجائب المكاشفات
للمجدد للالف الثاني وهو ما وقع في مقاماته رضي انه كان يقول من دخل
في طريقنا وتوسل بنا او بغير خلل ويتوسل من الرجال والنساء بالواسطة
او بغيرها الى يوم القيمة كلهم قد عرضوا على اسمائهم وانسابهم ومساكنهم
ومولدهم فان شئت ذكر كل ذلك بحكم الله تعالى والاعجب من ذلك ما ذكره
في المقامات انه رضي قال الهي ان في الهند قد بعثت الرسل والانبياء
عليهم السلام وكوشف على اسمائهم ومساكنهم ومولدهم ومقابرهم وتوشع
من تبعهم من الناس فلا النظر لنبي صلى الله عليه وسلم الذي من ثلثه تبع
وكان رضي يمشي مع اصحابه بعض قرى تبعتهم ومراقدهم الطيبة ويقول
يرى على قبورهم انوار امثال الله قال المولف بل لا عجب في مثل

Marfat.com

22

فيها

مثل ذلك نفعنا الله قال مع البدر لما خرجنا الى مقابر الشهداء ارايت لطرا

وجوانبها ممتلئة بنورهم كأنما تشع انوارهم على حجراتهم مثل النعوارة فلما زرتهم

وجئتهم وجلست عندهم انكشف على حقيقتهم وترزيقهم وتفرحهم بكمال لقائه تعالى

لا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين

بما آتاهم الله الا انه ظهر منهم العنايات العنايات التي قلت او يكون معنى الله

يوم القيمة معكم امنا قالوا انك لمعاذ لك اليوم ما مونا ان نشرح بك ولده.

الاكبر الشيخ عبد الله بشارة حميدة فلما خرج من عندهم ومشى الى منزله اشار

بيمينه الى واد تحت الجبل وقال اري ههنا ظلمة عظيمة كان فيها الباب

من باب جهنم فقيل نعم قلت البدر قال يوما في خادمه الصوفي الصالح انه

دخل في سلسلة الاولياء قال يوما ظهرت بهم ام الخلائق نسبة تحاجز

بعنايات كثيرة وما اعظم شانها ومنزلتها قال يوما اني كنت متوجها

على نسبة بعض مشائخ الزمان فوجدتها كبيرة الشان في كمالات

الولاية اما في كمالات النبوة فكذلك لكن وجدت نسبة رجل يعني

نفسه الكريمة فيها اعظم شانا منها وكذا استفدت من حضرت المجدد

رضي الله تعالى عنه من قبل قال يوما ان المدينة المقدسة تترى من ههنا الى

لمتصقا بالعرش الاكبر فسبحان الله ما ارفع قدرها وصلى الله تعالى

على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين قال سيدنا الشيخ لما جلست مسجد

النبي سيد العرب والعجم امام مكة الحرم ترجمان لسان القدم منبع العلوم

والحكم معدن الجود و... صلى الله عليه وعلى آله وسلم وشرعت تحية المسجد

عنه مصلاه فاذا انا بندای حضرته علیه السلام العجل العجل فانا منتظر لک
فاتممت الصلوه واستعجلت الیه ووقفت وحییته وقربت حضره سلطنه کلت
العقول عن فهمها وسده عظیمه تحیرت الاوهام فی درکها وهو علیه الصلوه
والسلام فی سرادقات الجمال علی عرش الجاه والجلال بحبوه منها حبوه
الحبوه غیر محتجب بشی اصلا بکذا ینبغی ان یکون حبیبا لرب العزه
والجبروت ومصطفیه من الملک والملکوت فقلت ما عامل بک وما جری بینه
وبینک قال جری بیننا ما جری لا یعبر ولا یشار کما اذا وفد غریب واله قطع
بوادی بعیده وطوی فیافی عمیقه الی سلطان عظیم الشان فی غایه
الکرم ذا الاحسان وفی نهایه التلطف والامتنان فما یفیض علیه
من موائد نعمه قال وجدت روضه النبی صلعم یتفخر وتباهی علی العرش
والکرسی کیف لا انما العرش والکرسی واللوح والقلم واقطار السموات
والارض قطره عن محیط ونقطه من لوحه الکریم علیه الصلوه والسلام
آب مرکز دور هفت جدول گرداب لسین وموج اول مصلح
سپهر کوهر او معراج ستاره جاه بر زر او ارواح بخاری از دماغش
اشباح دخانی از چراغش هم مطلع اول سباعی هم مصرع
آخر رباعی یک نغمه نسه روح از بهارش یک نقش دو کاکونش
از نگارش یک سوابد ازل مخزنه او محراب ابد مدینه او راکوی
زنار بر میش دامان فلک در آستینش صد باغ بهشت
در جبینش صد اطلس چرخ در گلیمش صد صبح بهار در جبینش

Marfat.com

صد دستہ چمن در آستینش جو گلہائے لا امکان فضائیں نعلین دو کون
زیر پائیش در صید جہان سوار جلالک او نخچیر فلک بفتراک اللہم
رب صل وسلم وکرم علی ہذا الرسول الکریم ذی الخلق العظیم والصراط
المستقیم صلوۃ دائمۃ بدوام ملکک باقیۃ ببقائک وعلی آلہ وصحبہ وتابعیہ کذلک
قال شاہدت من سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ عنایات کثیرۃ
مالم اتوقع مثلہما من جنابہ وکذلک من سیدنا وجدنا عمر الفاروق
رضی عنایات کثیرۃ والدہ الکریم علی ولدہ غریب قادم من سفر بعید باخذہ
فی حجرہ ویعانقہ ویقبل عینیہ ووجدت سیدنا عثمان بن عفان و
سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ تعالی عنہما حاضرین فی محفلہ الشریف
بل رأیت الصحابۃ کلہم مجتمعین عندہ علیہ السلام ووجدت سیدنا
سلمان الفارسی لطیفا لطیفا ذا انوار وبرکات عظیمۃ قال لما فرغت
من الزیارۃ فاجبت تجاہ الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہم
ارزقنی بطفیل ہذہ الزیارۃ ما رزقت اولیائک متضرعا فبینما انا
اوحانی خطاب بعتاب بانک اصبحت عند خاتم الرسالۃ سید الانبیاء
ثم ترجو اما عند الاولیاء المستفید کون الذی ہو ادنی والذی ہو خیر
فلا یکن متمنا کہ بعد الا ما فی ہذہ الحضرۃ العلیۃ العالیۃ قال قد
غلب علی ہنالک کسنۃ السرور اللعون من جہۃ صلی اللہ تعالی
علیہ وعلی آلہ وسلم بامنہ تامۃ بحیث کنت اجد الصلوۃ علی المرسلہ الیہ
علیہ الصلوۃ والسلام لعلمہ قال وانشغار النعت المفردۃ عندہ

Marfat.com

راجعة الي وما كنت ارى على نفسي من الانتساب التي كنت احد اعليه
صلى الله عليه وسلم فتفكرت يوما في ذلك لانك كنت تدعي محبة الحق
سبحانه وهذا يخيل بها فماذا فالهمت ان هذا ثمرة كمال المحبة سبحانه
فاين انت فقلت يا سيدي اما اعطيت لكم من حضرة الخلعات قال
اما استفدت من يعطيها ففهمت بما شيء وسكت قال لا تدخلوا في حجرة
عليه السلام مع الغفلة والذهول بل تادبوا باحسن الاداب وراعوا
عظمته ثم سلموا عليه من بعيد فانه صلى الله عليه وسلم حي حاضر تطلع على
صلواتكم وسلامكم قال عليه السلام من صلى علي عند قبري سمعه رواه البيهقي
في الشعب عن ابي هريرة رضي لكن ان عليت حتى ينظر الى هذه الدقائق
واني لا ارى من عليه تسليم عليه من بعيد مع الهيبة والخشوع اسرع
الى القبول ونفاض مع القرب ولعلموا اني لا ارى غير الصلوة عليه
مقبولا عنده كثيرا من الاوقات في روضه عليه الصلوة والسلام قال
كاني ظهر لي هنا حقيقة قول المجدد رضي توسط الغير يرتفع من البين راسا
وينطلق فان الحايل هو حقيقة الحائل وهي التي لا واسطة لها فان اتحدت
حقيقته مع تلك الحقيقة فهي ايضا كذلك قلت هو على هذه المعرفة ايضا يعلم
من ان الانبياء على نبينا وعليهم الصلوة والسلام مع اصالتهم ونبوتهم
يتمنون بها بتبعية ويتبعون الدخول في امته وذلك اطلب الاتحاد مع ...
مع حقيقته عليه السلام ما ترفع الحجب والمتوسط من البين ... و
لا يتيسر الا بعد الوصول والاتحاد مع تلك الحقيقة التي

اى

Marfat.com

هي حقيقة الحقائق ومبدأ الخلق وهي أول الظهورات وأسبق التعينات
كما ورد أول ما خلق الله نوري ذكره في خطبة الشواهد فلولاه لما خلقت
الأفلاك ولما ظهرت الربوبية وتلك الحقيقة هي التعينة الحبي الذي
أشير إليه في الحديث القدسي كنت كنزا مخفيا فأحببت أن أعرف
فخلقت الخلق وذلك الوصول والاتحاد لا يحصل إلا بعد الدخول في أمته
ومتابعته ووراثته عليه الصلوة والسلام وهو على المراتب وأقصى الدرجات
لا يتصور كمال فوقه ولا يتخيل مقام وراءه وبهذه المنزلة العظيمة كان أهل
هذه الأمة خير أمة وصاروا أكابر بني إسرائيل ولكن الواصلين بهذا
الوصول والاتحاد أقل قليل من خواص هذه الأمة المرحومة المتابعة عليها
على نبيها الصلوة والسلام والتحية قال رأيت سراج الأمة إمام الأئمة
الإمام الأعظم أبا حنيفة الكوفي رضي الله عنه محتبيا بالعباء العربي في روضته
المطهرة وكذلك محيي السنة النبوية منور الملة المصطفوية الإمام الشافعي
محمد بن إدريس أنه لف على رأسه ثيابا لطيفا لطيفا بالعباء العربي
ورأيت إمام المقام المقدس مالك بن أنس والإمام الأعظم أحمد بن
حنبل وإمام المحدثين محمد بن إسمعيل البخاري مع أنهم حاضرين هناك
ووجدت منازلهم بهذا الترتيب والله أعلم قال أحمد كمالي أفعالا
وصفاتا في حرمه صلى الله عليه وسلم مثل من يعمل بحضرة السلطان وهو
متوجه عليه وناظر إليه بلا حجاب قال يوما رأيتني في الروضة المطهرة
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ خطر ببالي سوء معاملة رجل في الهند بحيث

Marfat.com

اقشعر جلدی بتذکره حتی شکوت الی جناب القدس مستغیثا بالحبیب البد
احکم بیننا بالقسط انه قد اذنبنا بغیر الحق فظهر من کتم الغیب ما ظهر
لیقتضی الله امرا کان مفعولا نعم ان الله عزیز ذو انتقام باید دکشاد
هر که در اقسام بر اقسام قال کنت یوما فی منزلی مع الطلاب فی حلقة
الذکر فاذا انا بنهر عظیم عجیب انفلق من محیط الاعظم علیه
وعلی اله وصحبه الصلوة حتی جاءهم وغشیهم بحیث اخذ کل احد
احد منهم حظا قدر الاستعداد وکان ارجح الکل الولد الاعز
صبغة الله محمد فرخ قال یوما نظرت الی مشایخ الطریقة فی روضته
علیه السلام فظهر واستغرقین منهمکین فی جنابه علیه الصلوة
والتحیة غیر متوجهین الی غیر غیر زید ورایت امامنا العارف الکامل
خواجه نقشبند قدم فی الحسن عنایته والطاقته فی صفوف المقربین
قال یوما احد الدعوات فی روضة النبی علیه السلام مقبولة کلها [illegible]
مثل فلق الصبح واحده علیه الصلوة والسلام شرکا فی الجماعة کلها معنی
المتواتی والاول قال یوما خرجت من الصف الامام الامام للماورا در فقعت
الابادی للمد علمنت او یتقبل [illegible] انا خارج من الجماعة فنودیت ان
دعوتک فی اعلی مراتب القبول والاجابة قلت کیف لا وقد سمعت
ایمد لکنت احده علیه السلام فی التامین قال یوما جئت فی الروضة
المنورة اذ حضرت التقدیس الهی کما شرفتنی ومن سعی من الانوار
المحمدیة حتی اخذنا فیوضا وبرکات واستثنیت ادعیة جمد ربنا
بالاسرار

Marfat.com

بالاسرار فلا نحرم الذين اخلفناهم في البلاد والاوطان من انواره فرايت
قد انتشرت الانوار من حضرته عليه السلام مائدة مائدة فغشيت الذين
ذكرتهم في المناجات. قال اني يوما البحثت في حضرة النبي صلى الله عليه
وسلم فقال يا رسول الله ان ولدي محمد فرخ قد مال خطا من الكمال لكنه على
طرف من الارشاد فمن له الله قرابة عليه السلام توجه لذلك توجها حتى
رجوت الاجابة ثم دعوت لولدي سعد الدين محمد فما دلت حتى جارني
البشرى او قال ظننت الاستجابة فيه ايضا وقال في ولد اخر اني كنت
في الروضة المقدسة وهو معي فبينما نحن اذ ظهرت من حضرته عليه السلام
عنايات خاصة في حقه ولقيت مرة كذلك وقال تفكرت يوما في الروضة الكريمة
ان حسن هذه البقعة المباركة كيف يكون في الجمادات ينبغي ان يكون مع
رسول الله تعالى عليه وسلم في الاحياء فرايت اجزاء الروضة المقدسة تبسمت
وقالت بلى لسنا بجمادات بل نحن روحانيات قلت يريد بهذه المكاشفة
حسنا ما ورد في الحديث النبوي انه اسلم ارض مدينة ولنتنبهنك على معرفة
شريفة من معارف مجدد للالف الثاني رض فاعلم انه رض قال ان الكفر
والاسلام كما يوجدان في الثقلين يوجدان في اراضي البلاد والقرى ايضا
لكن لكل صنف من المخلوقات احكام عليحدة لا تناسب امر هذا بذلك كان
رض اذا تنزل بارض يذكر حقائق تلك الارض كفرها واسلامها ويؤيد ذلك
ما رواه احمد والترمذي وغيرهما عن ابي موسى رض قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان الله خلق ادم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء

بنو آدم على قدر الارض منهم الاحمر والابيض والاسود والسهل والحزن
والخبيث والطيب وما رواه الطبراني في الاوسط عن ابي عبس ابن
قال قال صلى الله عليه وسلم احد هذا يحبنا ونحبه وانه على باب من ابواب
الجنة وهذا عير يبغضنا ونبغضه وانه على باب من ابواب النار وقال
بعض المحققين من الصوفيه ان دعوة النبي عليه السلام كما انها تامة
للثقلين كذلك شاملة للجمادات ويويد ذلك ما اسمعنا من قول النبي
عليه السلام انه اسلم ارض مدينه عظمها الله تعالى وما ذكر في الشفاء
عن بئر ضما انه قال كان في اليمن ماء من شرب من ذلك مات فارسل
الله صلى الله عليه وسلم ان الناس اسلموا فاسلم انت ايضا فاسلم
ايضا فاسلم ذالك الماء فكان اذا شرب منه احد تاخذه الحمى ولا يموت
وكما ان دعوته عليه السلام للخلق الى الحق تامة كذلك
دعوة متابعه الكاملين لقوله تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني لكنها راجعة في الحقيقة الى دعوة النبي صلى الله عليه وسلم
وكما ان دعوته عليه السلام عامة للثقلين والجمادات كذالك دعوة متابعيه
الوارثين لكنها في الحقيقة راجعة الى دعوة النبي عليه السلام مثل
دعوة رسل عيسى عليه السلام وانا استفدت عن بعض كبار اصحاب البصيرة
رضي الله تعالى عنه ان البلاد والمواضع كانت تومن وتسلم بين يدي
رض وذلك تكسب الورانية والتبعية وذهب طائفة من الصوفيه الى
ان الكفر والاسلام يجريان في الثقلين وما سواهما على بدنه وبعينه

الحبس

البحر

ربه فياليت شعري ما حملهم على ذلك عن ظاهر النصوص وكيف يرد الاحاديث
في الغرقد والغرقد الذي هو نقش رسول الله صلعم على ضلالته حيث قال لا يقوم
الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون حتى يختبئ
اليهودي من وراء الحجر والشجر فيقول الحجر والشجر يا مسلم يا عبد الله هذا يهودي
خلفي فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر اليهود رواه مسلم عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه واعتقد ذكر في شرح الاسلام انه صلعم قال في النار نخلتان
انهما اول شجرة آمنت بالله ولو كان كل شيء على هدايته ومشيئته لم يستقم
الحديث معاذ الله عن ذلك وللمحيي رضي الله تعالى عنه في ماهية العالم وكيفية
ايجاده وكيفية خلق الجنة وماهيتها مذهب خاص بتحقيقه وتحقيقه
من فنون متحقق وذلك مشروح مبين في مكاتيبه العلية ومسائله الشريفة
نشير الى بعض ان اذكر منه في ماهية الجنة وشان ظهورها بالاجمال ههنا
ايضا فاعلم انه قدس سره يقول ان الجنة والحور والقصور والاشجار
والانهار والولدان والغلمان كلها ظهورات الاسماء الالهية التي
هي مبادي تعينات الخلائق تجلت وغطت فيه لكل احد ظهر
في تلك النشأة بصورة الحور والقصور وغيرها وكما ان بعض الاشجار
الالهية تتفاوت بحسب العلو والسفل والى جنته وعدم الى معيته
كذلك الخيرات التي هي مظاهر تلك الاسماء المقدسة وحمل قوله
صلعم من قال سبحان الله العظيم وبحمده غرست له نخلة في الجنة
وقوله صلعم ان غراسها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

رواهما الترمذي على ان المعاني الغير بهيمة التي ظهرت منها في الصورة
التسبيح والتحميد تظهر في تلك المظاهر بصورة الاشجار وغيرها ونظير
هذا ما رواه ابن جرير وابن حاتم والبيهقي وغيرهم عن علي ابن ابي
طالب رضي الله تعالى عنه في قوله تعالى ويسألونك عن الروح الاية
قال هو ملك من الملائكة له سبعون الف وجه لكل وجه منها سبعون
الف لسان لكل لسان منها سبعون الف لغة يسبح الله بتلك
اللغات كلها يخلق الله من كل تسبيحة ملكا يطير مع الملائكة الى يوم القيمة — بعض من الملائكة
القيمة قال رض فالشجر تلك الاشجار والانهار عين الشجر تلك المعاني
الغير بهيمة ولهذا كان محمودا ومرضيا فدعوة الله بخلاف شجرة هذه النشأة
فانها حاكية عن ذلك المعنى ولذا كانت مغضوبة ملعونة منهيا عنها
كما اخبره الصادق المصدوق صلعم ويشهد على ذلك الكشف الصحيح الصريح
وقد فصل رض في هذا المقام تفصيلا عظيما مع تحقيقات عالية عند
بيانه سر فراق محبته سيدنا يعقوب مع سيدنا يوسف على نبينا وعليهما السلام
بانها راجعة في الحقيقة الى الحق تبارك وتعالى بخلاف سائر موجودات
هذه النشأة ويبرهن على ذلك بالكشف والالهام والمقدمات
الشرعية الرائقة والشقيم من ذلك ما سمعت عن كبراء اصحاب المجدد
رضي الله تعالى عنه انه كان لبعض مقامات اهل المحبة وشان
معيشتهم تمة عجيبة تتفاوت في الماكل والملبس وغير ذلك
كما كان لبعض معتقد صدقة في المحبة وقربه من النبي صلعم مناكب — متعقد

وتتعالم

وشفاعته
واخراجه للناس عن النار وكان يسمي بعضهم من يخرجه عنها ويفصل عن ذلك من احوال
البرزخ الاكبر والاصغر وتعين مقاماتهم في روضة قبره وقبور بعض قبره اصحابه وقد
بين روضة قبره ما تحته وثلاث اذرع بعدها بريدنا وكان يقول الكمالات التي ترد عند النوم
اعلى مما هو في اليقظة والتي ترد عند الموت احسن منهما والتي في القبر اعظم منهما
والتي في الجنة اكثر من جميعها قال المؤلف لو ذكرت مما سمعت من معارف المجدد
رضي الله تعالى عنه من احوال تلك النشاة منها مكملا لانقلب المختصر مطولا
والمجمل مفصلا فاولى ان اصرف العنان نحو التخليص مطلقا واني ما كتبت
وان كان القليل لكن ليتنفع كاف للعليل وتوضيحه شاف للغليل الا انا نزيد
العزيز المقدر الجليل ولا نكثر عليك بذكر الكمالات العظيمة والعلوم الالهية
من مثل هذا المقرب الالهي في هذه الامة الكريمة المحمودة في التوراة والانجيل
ولقد اثبت في التفسير المبسوط في فضائل هذه الامة المنقولة عن الكتب السالفة
وعن الانبياء العظام عليهم السلام اخبار كثيرة بطرق عديدة منها ما رواه ابو الشيخ
وابن ابي حاتم وصححه ابن [illegible] وغيره عن ابي حاتم حميد انه قال موسى عليه السلام
يا رب اني وجدت في التوراة نعت قوم حكماء علماء كادوا ان يبلغوا الفقه
حتى يكونوا انبياء منهم قال تلك امة احمد يا موسى انهم آخر هذا العلم الاول والآخر
وانها لتجب للوارثة الكبرى من الرسول المصطفى الذي دنى فتدلى فكان
قاب قوسين او ادنى والذي علم علم الاولين والآخرين وما في صحف
ابراهيم وموسى عليه وعلى اله واخوانه الصلوات والتسليمات الزكيات
العلى تعالى يوما ربه بخلعة المشرفة المحفوفة بسرادقات الكبرياء ذو الجلال والاكرام

Marfat.com

محجبة

والروضة المنورة محجبة باستار الاشعة والجمال زادهما الله تشريفا وتكريما
ما جنيت وجاه النبي صلى الله عليه وسلم الهي لا تعط السلطنة والدولت
في ديارنا للعطال شتان يروج البدعات ويكثر السيارت يتخذ غيرك اربابا
من المفسدين ويتبع سبيل المفسدين الملاحدة المعاندين ليسخرن
المسلمين ويستهزئ بنا الصالحين رب فاجعل على عبادك من الذي صلحا
مروجا بالاسلام محمد عادلا في الانام خليفة يرفع اعلام السنة اماما
يمحو اثار البدعة يقوم عماد الدين بعد انهدم سنن محاربين يتبع سبيل الراشدين
يعز الاسلام ويعز المسلمين حاميا للملة البيضا ناصر الشريعة الغراء
اني لقد اطمئن على هذه العنايات الحميدة السلطان اورنگ زيب — الصفا
وتضرعت في ذلك حتى الهمت باستجابة الدعوة وقبولها واريت
في المثال بمثل هذا الترتيب الاسلام كمثل شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السما
ومثل الاخر كمثل شجرة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار فحمدت على ذلك
فان كان هذا البلية الرابعا ثاني جمادى الاولى سنه ثمان وستين والف من الهجرة
النبوة على صاحبها الصلوات والتسليمات قال يوما ان النبي عليه السلام
خاطبني في هذا العصر خطابي الخصوص بشهد الركيك يحض الامور اذ خبره
لنا الله تعالى سبحانه فيما يرد على ما ذلك وقيل ذكر عنده ام لا وقال يوما في
المداحين احضر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليالي الجمع في حلقتهم وقال
في المتقين الا احد عليهم غناهم خاصة من حضرته عليه السلام والتحية حتى يتحيرون

Marfat.com

بالكلم الطيب قال المؤلف وظني ان ذالك من خصائص الروضة المنوره
فلا تاخذها شوة في ذلك فتجهر كيف شئت ولعلي استفدت هذا من
سيدنا الشيخ الرضي وقال في رجل اخرجني سالنيه وجدته من اهل البيت
وقد ذكر عندي عدد ذلك من احوال بعض جزيه عليه السلام لمن اخذ الفيض
الطريقة السنية من حضرته ونال خصائص اذواق هذه الطريقة العلية كان
يغبط فيه الجلسة قال يوما شئنا سنعقد الحلقة في الحرم المحترم هو يلون ثم
امام حلقتهم وهو متوجه الى دليفيض عليهم لتيف شاد فيا غزال الصحابة سيدنا
قال يوما عرضت سوق لقاء الظاهر فقلت يا رسول الله ان الباطن قد
قد تشرف بالباطن اما الظاهر فقد بقي منه كالذلك هرچند نشستني بازپس نشسته بول
در ديده هر بدن از مردي دلربت تعالى الى ذلك فاستجاب صلعم ذاق عيني
بجماله الانور الاهي فشاهدت حبيب الله بالبصر كانية مراة فتارة
كان يخرج وجاه راسه المطهر جانب المطهر المنور واخرى خارج الشباك تجاه
المعطر مع لغنات امكثيرة والتجليات العظيمة فخرج لي يوم انتهيت
الوداع من حضرته بالطاف وانعام ما ظهرلي بمثلها اولا قط فرايت
في غاية الحسن واللطافة وفي نوبة الصاحبة لا احته منور الوجه
بحمرة الخدين سود اللحية فيها على قشعر اخت ... غريبة الحسن
ما يكون مع اعلام متلئلة متعاكسا ما الركن الاخفيه الذي وقع وجاه
المنور عليه الصلوة والسلام يقول لي سلام بصوت عالٍ فكلمة قلت ...
الكلمات الكية مبشرة لما مضى وما بقي وما تقدم وما تاخر قال كنت
بتشرح

احد كل حجر و بدر من الروضة المقدسة متوجها الى الوداع قال وجدت الفاطمة
الزهراء رضي عظيمة القدر عند ربها تعالى و وجدت ضريحها عند ابيه
الاكرم صلعم لا عنه اولاد رضي و فوق كل ذي علم عليم قال لما زرت
سيدنا ابن سيدنا ابراهيم على واله الكرام و عليه الصلوة و التسليم
وجدته في شان عظيم و منزلة كبيرة عجيبة و رايت الصحابة الذين رقدوا عنده فكانوا
بدور الدجى لكن عند شمس طلعته كانوا ايرون مثل السها قلت كيف لا
وهو قطعة كبد سلطان الخلائق سيد الانبيا وقال في شانه لو عاش لكان
صديقا نبيا رواه ابن عساكر عن ابن عباس لما زرت قبر سيدنا عثمان
وجلست عنده و توجهت اليه ما وجدته في القبر فتحيرت عن ذلك فنودي
ان عثمان بحضرت النبي عليه الصلوة والسلام فقلت يا حسرتا سعيت
السير وما وصلت لديه وبعده اكراما للضيف ظهر كسلطان عظيم مع
عنايات كثيرة فلما خرجت من القبة اخبرت بهما ضريح الشيخ ادم القبة
قدست اليه وجلست عنده رايته منفرجا لستمه ويشفع عنده في
لاولاده قال فلما ذهبت الى قبة الاسد ام الاسد رض
وجلست عندهما رايت منهما عناية فلما رايت من احد مثل
ذلك وكان احمدي واحدا من الرفقا فقلت له اقرب فانك
من الاولاد فقال ليت الى القرب لك و انت من الاولاد
لا يسمع الاحد ان يعتقد ... ذكرنا عندي من بعض الصحابة لا يسع
من رويا هم الصالحة ما يشهد على ذلك ...

ح

فقلت انا رجل
منه كلا اعرفه
ما تقولون فيه
...
سيد الحرمين

ببعض حضور ابت كمالات سيدنا الشيخ او بعثت فرايت جمعا من اهل العرب
يمرون عليّ وامامهم فيهم رجل كبير فنظرت فاذا هو سيدنا الشيخ فتعجبت
عن شانه فقلت من هذا الرجل فقالوا هو سيد الحرمين في زمنه وشرفه بهذا
اللقب اعزازا واكراما ويوافق ذلك ما ذكر بعض ابناء السيد الكامل
خواجه محمد صديق خليفه محمد دالله تعالى الذي قال فيه التجدد رض
قبل وفاته عليه انى كنت في بلدة لاهور اذ رايت في المنام ان
الناس يسرعون الى جانب فقلت ما لكم يا هولاء فقالوا هذا سلطان
المشايخ محى الدين ونحن نستقبله فقلت واستقبلت له فاذا هو
سيدنا الشيخ بشان عجيب فقلت اما هذا سيدنا الشيخ قيل فهذا
هو سلطان المشايخ في عهده نفع الله المسلمين ببركاته ثم قال زرت
مقابر الشهداء فما رايت على قبورهم الا ما رايت على الجنة سابقا
ثم دخلت قبة سيدنا عباس وفيها سيدنا حسن بن علي والامام
زين العابدين والامام باقر والامام جعفر رض فرايتهم كالنجوم في
الافق متميزة انوار كل واحد من الاخر على حسب التفاوت ووجدت
عن كل واحد منهم في شان شفاعته مع السيد والتفات اكثر قال فجئت
على قبة بنات النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم ورايت الانوار تتلالا
عليهما ... ثم مشيت الى قبة امهات المومنين ازواج النبي عليه ... طاهرات
كي رضي الله عنهن ... الجنان والحلى المرصع بانواع الجواهر واللواهب

Marfat.com

تاریخ
تلمیح

در ایت ام المومنین عائشه بی جاه و شان لم یکن مثلها لغیرها فظهرت لی
تارة فی الحلل والحلی وتارة فی صورة رجل حسن الوجه قال انها اذا لم یکن
الاجماع علی فضیلة الخلفاء وعلیهن وعلی المسلمین لم اکن افضل علیها
احد اکیف لا وهی حبیبة حبیب الله صلعم وکان خلیفة الامین عم وهی محرم

ینتزل

ولم یحصل هذه المنزلة لاحد غیرها قال صلعم یا ام سلمة لا تؤذینی فی عائشة فانه
وانه ما نزل علی الوحی وانا فی لحاف امراة منکن غیرها رواه البخاری والترمذی
والنسائی ووجدت دونها فوق غیرها حفصة بنت عمر رضی الله عنهما قلت انتهی.
لطیفه طاهره قال ووجدت قبة عمات النبی صلعم متلألئة بانوار الجنة قال غلما
زرت قبر سید الشهداء حمزة عم النبی عم ظهر لی بشأن عجیب عظیم فکانما توجه الیه
یرتفع قدره ومنزلة فی عینی عن حد یدرک وجهه حسا اذا ما ادرته نظرا فلما وقع
عینی عنایته علی ونظر کرامته الی ظهر لی انه یقول بشری للزوار انهم امنوا
یوم القیمة من العذاب قال فتحیرت انه کیف یکون سید الشهداء وفیهم ذکریا
علی نبینا وعم نبینا اما اذ یحیی ابنه علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام
مسلطنة وجلالة لا یسع لاحد من الاولیاء الصدیقین کانوا او شهداء ان
یغیروه ثم قیل لی ان الانبیاء لهم العز والعظمة من النبوة لا یفضلون بها
بالشهادة وغیرها اما مقتلهم من النوافل والزوائد والاولیاء ایضا منهم
ومنزلتهم فی هذه المراتب تجری الی احد علی اثار اقدام النبی صلی الله
علیه وسلم الوزر مسلسلة انتهی وقفت فمن کلما اذا توجه علی احد من

الاولیاء اشت

الامورات احده عندي حاضر او ان كان مرقده على الوقوف من الغرائب
وتنكشف حالة علي واما الاحيا فانه لم تنكشف احوالهم وهم لا يشعرون الا
ما شاء ربي واعلم ان من داب سيدنا الشيخ انه قلما يظهر من الاسرار لا
سيما الدرجات ولذا لا تجد في هذه الفصول وما يأتيك بعد منها الا
قليلا ولقد سالته يوما عن قلة ذكره المعارف قال لعدم الداعي وقلة اعتمادي
على نظري قال المؤلف واخرماه من ذي الذي يعتمد على كشفه قال مولانا
الشيخ محمد فرخ هذا التباس بسبب الخلفاء الراشدين حيث كانوا قلما يجدون
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وانكانوا اسمع واوعى واعلم من غيرهم فكلما
التمس عن حضرته ذكر المعارف كان يستصعب عليه ويستنكرها بالتكلف
ويتكلم بما يليق الاظهار فلا تذهب من قلة ذكرها الى قلة ورودها على انى
رأيت كثيرا من المعارف غير المراد في هذه المقالة فبعضها الدقيقات
وبعضها الاخبار بما لا يعني من احوال الرجال وبعضها من اسرار البشارات
لمنع اصحابها عن الاظهار وبعضها للنسيان او حجب تراني في ذلك كله
او بعضه ويتم الهم للرشاد وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله وصحبه اجمعين

في ذكر بعض تصرفاته وكراماته واعلم ان كراماته اكثر من ان تعد و
تحصى وتزداد في كل ساعة فيستحيل الاحاطة بكلها لكن قد تصدى
لجمع جمل منها الاخ الصالح الباقر محمد بن الشيخ بدر الدين السرهندي
صاحب حضرات القدس مقامات المجدد رضي الله تعالى عنه ابراز انى

فاذكره اجمالا وبعضها تفصيلا فمن اعظم كراماته ان جماعة من الناس نالوا من
اثر صحبته بالفوز العظيم وتشرفوا بالمراقبة والمشاهدات وكانوا من اهل الا
الكشف والالهام وامكثت الارض بنورهم شرقا وغربا ان من قرأ — وامتلئت
عليه ستة اشهر من العلوم وصل الى مرتبة الكمال وصار من اهل الفضل وعد
من اهل العلم اخر الامر انه يذكرنا معارف الذات وحقائق الصفات
ما يتحير بها العقول والافهام انه يخبرنا باحوال سرائرنا واستعداداتنا
ويشير الى تعيين اقدامنا ويفصل دقائق احوال الطلاب وترقياتهم
ومراقباتهم وكيفيات اذكارهم ويميز بينهم قلب ذرة ذرة انه يذكر عندنا
بعض الحقائق التي قد عرضها على جميع اصناف الكائنات في جوابها انه
ما ورد علينا في الامور الصعبة وذكرناها عنده الا ان اخبرنا بما لنا الا ما شاء الله
معا وانه ربما اخبرنا بمشاهد ليلة القدر وساعة المشهود وذكر معارف العرشية
فما مضى علينا شهر رمضان المبارك الا واخبرنا برؤيتها الا ما شاء الله
وانه نبهنا بتعيين الاهلة لشهر رمضان والفطر فربما قال ليلة تاسع
وعشرين من شهر رمضان المبارك بعد الفراغ قد وعشنا التراويح ان — ودعتبر
الرمضان بصورة شيخ ذو شارب خمس الوجه فرأينا الهلال يوم الغد
وان الحق اتخذ الطريقة التي اخذ الناس وانه يخبرنا كثيرا برد الملك وكلامه
معه وبشارته له وانه ربما اخبرنا بكلام الجمادات وبيان مرادها عندنا
انه ربما جاء عند ابليس اللعين خذله الله يتلفظ معه وقد [illegible] ان خذلان [illegible]

Marfat.com

ان عبادي ليس لك عليهم سلطان انه ربما قال رأيت اليوم قبرا جديدا في المقبرة
فمات ولعله من القوم انه رب مريض عليل قد يئس الناس منه واتى
اليه او اتى عليه وتفقد قبرا من وقته ذلك وانه ربما خطر بالبال شي
ما خبر باحوالهم بمقاماتهم ونسبتهم ونواياهم وعقائدهم وشان حياتهم
ونواياهم واوراثهم وكلامهم وسلاسلهم واستقبالهم له وسابقهم احوال البرزخ
وغير ذلك من الامور العظيمة وكثيرا ما يمر بركبه على القبور ويقع نظره عليها
فيتكلم بحكاياتها ويفصل من احوال اصحابها ويفصل بعضهم على بعض
تلك البشر المكاشفة والصادقة بلا توقف ولعلنا اذكر بعضها تفصيلا
مما رأيت وسمعت من الثقات انه كان سيدنا الشيخ معتكفا في
المسجد بالعشرة الاولى من ذي الحجة الحرام وكان جالسا ثمه مع الاصحاب
واذا فيهم مجاورة امرأة بصبوة محتضر حيث يئس الناس عليه الموت
ثم قالت النفث عليه يا سيدي حتى يبرء [illegible] حالة كذا فقال سيدنا الشيخ
بل نقرأ عليه شيئا من اسماء الله تعالى فقرأ ونفث حتى عليه حتى
برأ من وقته ذلك ومتى تقدم فيه بعد حين فتحير الناس من ذلك نعم لو لم
تقرأ ما سرت به الحياة او قطعت به ابرضي او تكلم به الموتى بل لعد الامر
جميعا الى كيفية توجهي حضرته بعد الصلوة بالظهر ولى اذا اجتمعت
السحاب واظلمت السماء فقال لي قم وانظر الى السماء بل الى [illegible]
الوسطى فقمت من عنده وخرجت من الحجرة فاذا الشمس محتجبة بكل
الاحتجاب لا نعرف الوقت فكلما تفكرت لم اجد سبيلا الى معرفة

فرجعت فقلت لا نقيم فارسل الفرس لصاحبه ورجع هو الفراء
لذلك فقام سيدنا الشيخ نفسه وخرج من الحجرة ونظر الى السماء
فاذا هي مظلمة ولا يرى الشمس فقال اين الشمس فوالله
بمجرد قوله ذلك خرقت السحائب عن وجه الشمس فدرجها
فحبست وهي محيطة بالدوائر كلها حتى لا يرى الا الشمس فرادها
دعرف الوقت وانصرف فما تجاوز خطوة الا احتجبت الشمس واظلمت
السماء في وقتها اشد ما كانت خرج سيدنا الشيخ يوما للتفسح في
الصحراء وكنت معه راكب فرس كبرا شديد فلما ان كنا اتينا الى التل
واستصعب الفرس قال سيدنا الى ومرا انزل واركب على عير فانه
لصغره فقال لي انزل واركب معي فنزلت منه وركبت معه
على العجلة فبينما نحن في الطريق اذ ركب عليه رجل من اصحابنا فبينما
فند عليه الفرس وارتكبه ونفر والقيه على الارض واصابه صدمته
من كل جوله وزحفه حتى اقبلوا اليه او مولاه ثم بعضهم مغشيا عليه
فحينئذ علمت ما التفتني من الفرس انه كان سيدنا الشيخ ليلة لما انزلني
من ليالي شهر رمضان مراقبة والمقربين في التسبيح وكنت في
حضرته فرفع راسه من المراقبة نظر الى خلفه فما وجد شيئا فانا
ما اشتغل حينا ثم ايضا رفع ونظر الى خلفه فما وجد شيئا ثم ثم
يا ولدي لما انظر الى خلفه فبينما نحن اذ طرقت جماعة يحملون
محمولة فيها ولد فقال ان هذا ولدي هذه الساعة وبدا لنا ان

Marfat.com

يحمله من بيته الى بيت عمه فنعت عليه وورد الى هنالك وقال
انى كنت انظر لهذا الولد فانى رايت ملكا نزل من السماء منور الوجه
ببيض الثياب مشمر الاذيال متوجها الى امر ومعه خدم فقلت
من انت قال انا ملك ارسلني الله لحفظ ولد تولد لولوم كبر الاكبر عبد الله
فانه يحمل من بيته الى بيت عمه لطف الله فكنت منتظر القدوم
هذا الولد وجعلت انظر الى حلقى والمسجد واقع بعض الثقات عمر بما الله
انه كان سيدنا الشيخ جالسا في اصحابه مجاوره رجل من اهل الكامل
يسمى محمد [illegible] وقال انى لا اعرف احدا في هذا العالم من الاولياء
وانى زرت كثيرا من الفقراء المشهورين فما تصرف في احد منهم وقلبي ما قبل
التصرف امرى وتحرك قلبي اليك فاتلقى منك فامره بان يدخل في حلقة
التوجه ففعل ذلك فتقلب اليه شيئا فقلبه الشيخ حتى تاب مما كان
من الشبهات والمحرمات وانفق ما كان عنده من الاموال في سبيل الله
واخذ الطريقة العلية من حضرته وصحبه [illegible] وتزهد في الدنيا وتجنب
عن الدنيا وتلبس زي الفقراء وثبت عنده طلبا حتى صار يحكم الله
من ارباب الكشف والشهود [illegible] كاسه ذهبا فالبسه خرقة الاذكار
[illegible] بنت ولقد عرض لصحبه مرضه واشتد عليه [illegible] يوما حيث
يلبس ابوه من حسناتها فاخبر بذلك سيدنا فقام وجاء عنده وهي
مغشية عليها وقيل انها ما اكلت منذ ايام شيئا فالتمسه ابوها
[illegible] فاخبر بذلك بالتضرع ان يدعو لها [illegible] لعمر اقباء

Marfat.com

متوجها عليها حنينا ثم رفع راسه عن المراقبة وفتح عينيه ففتحت عينيها و
تكلمت بابيها وطلبت الطعام في ساعتها هذه ورايت في ايام ... باذن الله
انه ذكر الاخ الاكبر سيد محمد صالح اني كنت رفيقا لرجل من الامراء المريدين له سلمه الله
في سفر فرايته يوما مجذوبا منزجرا بظهور المدلجة فاستخبرت بعض خدمه عن
شانه فقيل انه كان في الخلوة فاراد ان يرتكب كبيرة فظهر سيدنا الشيخ عيانا
وقال ويحك يا فلان وضرب على وجهه حتى اثرت اصابعه واتقفت جده
فترك ذلك العمل وتاب ثم زال النقش بعد ايام واخبرني مولانا الضيا
بما جرى عليه انه حكى الضيا اني كنت معه فنزلت في بيت خرابات الشيخ
من سنين فقيل هذا بيت الجن فنزلت هناك متوكلا على الله فلما كان نصف الليل
ونامت الرفقة رايت اشباح البيت حاملة رجال ... ولم اعرفهم
فظننت انها الجنة واوجست منهم خيفة فتوجهت الى سيدنا الشيخ وقلت
المدد سيدنا فرايته اتيه بعصى الرجس يضربهم بعصاه حتى اخرج كلهم ثم
تمت مما ظهر ... تحكي ... احد ما امثنا هناك فلما خرجت منه بعصا
نزل فيه جمع من اهل العسكر فلما جن عليهم الليل ظهرت عليهم الجنة
فكسرت قدورهم واوانيهم ورمت عليهم بالاحجار واسقطت بعضهم
عن عرشهم حتى خرجوا منه ... ولم يعودوا اليه ابدا وما دخل بذلك البيت كما حكاه
الا ضيفت علي وفعلت به ما فعلت قلت وبهذه الكرامة من تصرفات
سيدنا الشيخ مع الجنة اخبرني ... الذكي ... اني كنت في حضرته
باذن عليه امر من مريديه وجلس عنده فالتفت اليه سيدنا الشيخ

مرا

وذكر بعضهم في الفخر العشر وجه الاختفاء في الاولى والوسطى فلما قام
من عنده عمر بن قيس ان الكلم ان رجلا من اللاعراد ذكر عندي الى اصحبت
يوما في منزلي وصليت الغداة فقالت امي اني رايت البارحة بعد صلوة
التهجد كنت كنت وذكرت رؤيا طويلة وقالت رايت رجلا عهد ولمني
في امري يخوف نسبه بالشيخ فبينما نحدث اذا استاذنت جارية
من جوار الشيخ فاذنا لها فلما دخلت علينا قالت ارسلني سيدنا الشيخ
اليكم وقال الذي الرويا التي الليلة هكذا وبيتاعر لها الى الرجال
الذين عرفت عرفت ومن لم تعرف فالشيخ عبد الخالق الغجدواني
والشيخ فلان سمت واحدا من الاكابر لستة وتعبير كذا وكذا فكنا
في خوف من عدو شديد فقالت انه لا يضركم شيئا وانا بلوناه بلاء
عظيم لا يحصد يخلص منه ابدا فوقينا الله العزيز شر ذلك كله واخذ
امس لم يخلص منه الى الان ولقد مضت للواقعة عشرون سنة
او اكثر انه ذكر فضل الله محمد بن خواجه صالح اني كنت عند بعض
المشايخ في الرباط فقدم سيدنا الشيخ هناك فقلت له ينبغي ان يزوره
فان زوله شيخك شيخ غضب ما احتاج الى احد ولا زور ابدا وقال
وظهر سيدنا الشيخ البارحة بعض شدة زجر على اجهه فلما
استيقظ راى جسده مستلي بامراض شديد متخالفة حتى لم يعالج
واحد منها نرد اد اجز وبقي به ستة شهرين لو ثلثة فقلت له
يوما هذا من شيء اخر انك تكرك وسواد بك مع سيدنا الشيخ فقال نعم

بعضهم ولم اعرف بعضهم
البعض ممن عرفت ص

Marfat.com

فقال اي وربي فقلت تب واستغفر عنه فتاب واستغفر منه
فرأيت باذن الله تعالى ان بعض اصحابه ذكر عندي اني كنت في بالجم
في نواحي الهند فاردت ظلما على نفس بارتكاب فاحشة فلما تهيئت
لذلك وكان على كتفي رداء سيدنا الشيخ اعطانيه حين الوداع
فتحركت وسقطت من كتفي وحالت بيني وبين المهيئة التهاي
انتهيت وما قدرت على المشي اصلا فرجعت وتبت من ذلك
العمل الخاسر انه ذكر بعض اصحابه اني كنت في سفر من الاسفار فوقعت
تحت جبل عظيم واقبلت الليلة هنا وهنا حتى اذ ذهبت
نظرا ظهر اسد كبير مع الصولة والهيبة وخفت منه
وسلمت رعبا وما وجدت منجا الا ان ذكرت سيدنا الشيخ لعله قال
فتصورت صورته في القلب سالت بخلاص فظهر مد ظله بشان عظيم
وقال لي لا تخف ولا تحزن وتوجه الى جانب الاسد بعصاه فهرب الاسد
وغاب سيدنا من عيني انه ذكر بعض اصحابه اني كنت البارحة اول ليلة
في مسجد اذ شرعت سورة المزمل على الموكل فيما اقرأ اذ ظهر من ناحية
المسجد اسد عظيم وتسارع الى فخفت عنه خوفا شديدا وما وجدت مخرجا
غير اني قلت ايا سيدنا الشيخ المدد المدد وقرأته بعين الراس اذا رأيت
انه كانه دخل المسجد ومال الى الاسد حتى غاب الاسد وانت
فرغت واحتجب سيدنا الشيخ من نظري وذكر بعض من اهل البلد
المسمى بالسيد عبد الباقي في كرامات سيدنا الشيخ مما جرى عليه زيد

Marfat.com

بيده الشريفة كابنه انها كانت واحدة من اخواتي في مرض شديد وقال سيدنا
الشيخ يوما اني عرضت حالها مع امها على القبور فقلت هل عندكم
من خبرها اتدرون يدخل فيكم ام لا فاعترف اهلها بانها لا تدخل فينا
ولكن قد دخل مولودها فاستخرج عليها في بنته في فضل برات من داء
ولبنيها انه لما قدم سيدنا الشيخ بلدة لاهور جاءه رجل من اهلها فخر
على قدميه مغشيا عليه فلما افاق قال يا سيدي ان ولدي كان مريضا
وكان لسيدي نوبك محترقا اما الان فهو في النزع وقد زاد قلبي في الجزع
وعلا بهجتي يا رعبي يا روائي قد جئتكم لتدعوا الله محيي الموتى ان يرد
عليه روحه فتوجه لذلك زمانا ثم رفع راسه وطلب ماء ونفخ فيه وقال
اذهب ورش الماء على وجه المحتضر واطرافه بحيا فسار الى المحتضر
فجاء في بيته ودخل على ابنه فاذا هو مبرود ساكن الاعضاء حتى ظن
انه مات ففعل ما امره سيدنا واستغرق حتى تحركت اعضاؤه
ثم نهض فقعد ثم تكلم فرايته يحيى في ايام قلائل باذن الله
وتبارك نعم علماء امتي كانبياء بني اسرائيل انه ذكر الشيخ جان محمد
وهو ممن تبرك بعض صحبه ادام الله بركاته اني كنت صغيرا اذا
اشتغل في سبيل دار الهوى وشغفني حبا تحرجت من ان اطلب
الحق لعالي الصدر عشرة رجال من اهل السودة حتى ان ارسلنا الى سفر
يوم في رباط حلاد من خان الكلك فنمت ونام بعض اصحابي
حتى اذا ذهب بعض الليل اذ في محفل عظيم عنده جماعة من الصلحاء

والفقراء وطائفة من العلماء والفضلاء تتلألأ وجوههم بنور قربت
عظيم في المقام المقدس فأشار الى رجل ذي شأن ثم اتوا بفوائد كثيرة
وانشد منها بنفسه ونثرت في المجلس حتى اطلعت بنهايتها كشف شيئا فلما
فرغنا نطق صاحب المجمع الى قام اصحابه ان ياتوا بمائدة حلاوة فأتوا
بها قال اعطوا لهذا الرجل كي يذهب بها الى اصحابه فيأكلوا فأتوا الى
حتى اخذتها وجعلتها في ثوبي فبينما انا اذ استيقظت فرأيت تلك
الحلاوة بعينها في ذيلها بلى فتحيرت من ذالك تحيرا عظيما فناديت
احبائي انتم جئتم بهذه الحلاوة قالوا والله ما ندري من اين تجئ
فذكرت عندهم ما سرت علي فتعجبوا من ذالك عجبا وتحيروا فلما اكلنا منها
صعقنا وصرنا سكارى لا نعقل الرجل من المرأة ولا السماء من الارض
واشتعل ما كان عندنا من التشغف والوله والشوق فبينما نحن اذ
جاء رجل من الهنود من اهل المحيط وقال ايها المجمع اني ان
شيخا كبيرا احرص على الاسلام فاعلمت بلى ما عرضوا علي كلمة التوحيد
كي ادخل فيكم فلى كثيرة محبوبين صعفتي ما عرضنا عليه شيئا لكن اعطينا
من تلك الحلاوة لقمة فلما وصلت تلك الى صدره الا خرج من فيه
لا اله الا الله محمد رسول الله وصار مثلنا وجذب دورنا في الشوارع
مجنونا سكران ينادي بالكلمة الطيبة حتى الى دكانه فأخرج منه
ما كان عنده من النقد والسلعة فصرفه على الناس فلما افاق لبس
زي الفقراء وانزوى في بادية متوكلا فارتحلنا نحن من دار

(الملقا)

وتزود

35

تزودنا لمحل البلاد لعلة فلك وتزودوا المنازل حتى وصلنا الى البلدة المباركة
تحرمنت سبتهما البد لنا لمسعود اشاني شهر است در هند که اندرپای
منهاتبه سرهند ونحرفنا علاذمته خدمته نا الشيخ فعرفت انه سولاتي
كنا عطشان فسقينا كاسا وكنا جيعان فاعطينا حلوا
وارينا جماله فصعقنا واشتعل نارها محبته همان است
اینکه من در خواب دیدم بجست وجویش این نحست لنیدم
همان است اینکه عقل وهوش من بهر عشاق دل به شهر شیم سپرد
نشین در شب بدل در تاب اوئیم ز دیده غرق خون ناب زونیم
در این شور زده سود الیش فتادم در این شهر از تمنایش فتادم
زجانان هر ارادت وساعت در این آوازه بحثادر او خفت
زعالم قید از او تماعز او است فدائیس جانان جز او است
فاخذنا الطريق العلية من حضرته ولبثنا بعنده وملتمسنا في خدمته
فرانا لما زارنا انها كانت بنت... رجل من الاقرباء في
شدة المرض آذ اخبرنا سيدنا الشيخ انها في النزع فقام ومشى
فلما انتهى اليها قيل انها ماتت فلما جلس عندها ونظرت
الى سيدنا ورجعوا اليها فتعجب الناس من ذلك حتى قال
بعضهم ما بدا الامر عند الحضرة فانتجهم ونجوا استخلصوا
منها فلما قام الشيخ من عندها عادت الى ما كانت من
مجالت النعمة بعدهم لما دخلت عليها اعمدوا وجها

لماتت

Marfat.com

الى البدن وقد كان فارقه فتنبه الى ما كانت اوماله تجاليب

لي انما ذلك اي اعادة الروح الى المفارقة للاحق بهذه مات

عندنا او عنده ثم لما قمت من عنده اخرجوه زوده بمواته الى بيان العبد

قلت وتيسر ذلك اول امر عجيب من حضرة الشيخ الغالية نفعنا الله تعالى وبعد بسا

بركاته اني كنت في المركب ليلة عنده بانا اخذ في نطسيم الوجع

بالشدة التي لم ار مثلها قبل واظنه قولنج وما اخبرت لاحد

بذلك حتى صعب الامر واشتد الحال مع ابتي فكان حولي

الاسيدنا الشيخ فاستحضر والي بدار وكلما اكلت لا ينفعني بحرشي

وما يزيدني الا وجعا فمضى على برهة زمان كذلك حتى استيقظ

بمو ظله وقال نشر بذا قبل عبد الاحد وحاله كذا فدعا لي بالعافية

وصار مراقبا ثم قال بعد حين ما حالك فنجد وسوا اذ ازال ما كان

بي فقلت بالخير والعافية فعلمت ان هذا بركة توجهه ثم قال لي اني

سألت الله تعالى عافيتك فعرفت انا عافيتنا ولذلك تعالى — عافيتنا وذلك

الصدقة التي تصدقت بها على ترابك فلان وسمى باسمه

وقد ارسل سيدنا الشيخ جلبي ركب البحر الى القاهرة تجارة زاد ثم

وجعل معها نصيب ذلك القريب رتقين فتقبل الله تلك الصدقة — دراهم

وكان بها ذلك حار تحمد الله تعالى وسمع ان لما وصل المركب قرب السفينة

سكن الريح فصار المركب راكدا ومضى على ذلك زمان فجمع

سيدنا الشيخ الصحاب وقرا ختم الخواجگان فلما فرغت الختم تحرك

المركب

Marfat.com

الى ان هبت الريح الطيبة حتى تلألأ الشيخ وجرى باحسن التحري فقال
سيدنا الشيخ لبعض اصحابه خذ الخراجها البذر وفيهم محمد الملا لعل المشائخ
يتبرك بحضر محمد واتيته الموضع واشار الى موضع سكونه اعنى الدويرة
وساقوا البركة بايديهم انه لما نزل سيدنا الشيخ ببلده صار السيل
اليها واليه ان دعوا الله تعالى حتى يسقى هذا البلدة المغتبه ويحييها بالغيث
قال اجلها احدوا بالفقراء ~~المجذوبه~~ والباسار ومضى عليهم
الزمان ما راوجه السحاب فدعى لاجلهم المطر من الله تعالى
فانزل المطر عليهم بكرة يوم القابل مطرا حسنا كبيرا حتى سال
السيل فرود اراضيهم وسمعت منهم رجلا سيما يقول والله ما مطر
مثل ذلك مدة عمرنا واعلم ان ما درت منه من كراماته وتصرفاته
بعد طلبه العالي كان اتماما على داب اهل المقامات والذكر انات
الاكابر من نوع لكن قال العارف الجامي في النفحات عن بعض الكبار
المحققين اما الخاصة فالكرامة عندهم هي التحاف الالهيه ومنها
التوفيق والقوة حتى خرج عن داء التهم فتلك الكرامة عندنا واما
هذه التي تسمى في القوم كرامة تنال رجال الخواص فلا حظ لها
وقالوا ايضا اجل الكرامات واعظمها انه تلذذ بالطاعات
والخلوات والجلوات انتهى وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله
وصحبه فراجعنا الى ذكر بعض كلمات القدسيه قال يوما انى كنت
الليلة بعد صلوة التهجد جالسا على السجادة فاذ دخل

قدم على الولد الاعز محمد فرخ وانتظر الفيض مني وكنت اذ ذاك
في تفكر نقص وتدغدغ على ذلك بحيث ما كنت اجد في على
وجهه خدش وكنت الطالع معائبي فقلت اني في الابتداء
المعائب والا يتشر شيء مني الا تملك از كل همان تراود كه درو
فالي ويلا للفيض فبينما انا از جاء في عتاب من حضرة الصمدية
بانك تنكر النعم الغير المتناهية الفائضة عليك ومع هذه المنزلة
العظيمة المتعالية تحقر وتصغر نفسك فلتوجه على هذه التشريف المستريف
ولتنظر ما ذا ايفاض عليه بذلك فبعد محالة توجهت عليه توجها
حتى عرفت عليه من ذلك انه توجه اسرار غريبة ومعارف غالية
كريمة فتحقق بحمد الله تعالى قال يوما رايت جميعا من الملائكة يكتبون
المساجد المتبركة اولا فاولا فكتبوا اولا المسجد الحرام بيت الله
زاده الله شرفا ثم كتبوا مسجد النبي صلى الله عليه وسلم ثم كتبوا مسجد الاقصى
عظمها الله ثم رايتهم كتبوا مسجد سرهند شرفه الله مسجد المجدد رضي
قلت ينبغي ان يكون هذا المسجد رابع المساجد لما فيه من الكرامات
والايات ما يتحير فيه اولوا النهى فمنها ما تقرر انه لا يجري عليه
زمان الا وعابد يعبد الله فيه قعودا وقياما او ذاكر يذكر الله تعالى
اسرارا او جهارا الا ما شاء الله تعالى ومنها انك ترى الناس
ياتون اليه من كل فج عميق يتذكرون ويتفكرون اناء الليل حذا
واطراف النهار يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويسارعون

في الخير

Marfat.com

في الجرأت لا يخافون في الله لومة لائم ويفعلون ما يؤمرون ويلهمون. 37
ومنها انه لا يمضي شهر رمضان المبارك على اخلائه الا وليلة القدر فيه
كيوم الاحد العيد الا نادرا فقط او لا نعم يوم العيد احيانا
ومنها انه ما شد الله الرجال بالصدق احد الا وبان حطاما فقصد
له وسعى اليه ولو دنيا ولا برز مجروما خاسرا انس رسالة العزة وفيه:
رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وهم الذاكرين وهم الصديقون
والشهداء عند ربهم المؤمنون حقا وهم الراشدون فضلا وهم حاملون
ما حمله انبياء بني اسرائيل عناية وكرامة اللهم يا غياث المستغيثين ويا
ارحم الراحمين لا تحرم المسلمين وايانا من بركاتهم وخيراتهم رحمهم
الله عنه اقلد امينا ابق قال يوما رأيت سجل الكتب فيه اسماء
اولياء الله تعالى فرأيت مكتوبا فيه اسم الولد الاكرم محمد عبد الله مربينا
ومد لا فطوني لمن لا عرف عليهم واسم محمد بن قال يوما تتبعت صحيفة
احوالي فلم اجد شيئا منها ما يليق بجناب قدسه تعالى فقلت ما فقت
نفسي ما فقت نفسي فناجتني باني انا مؤمن حقا انا مؤمن حقا فكنت
قلت ما فقت نفسي ما فقت نفسي وكانت تقول انا مؤمن حقا انا
مؤمن حقا فبقيت هذه المناظرة بين الظاهر والباطن وكانت نفسي
تنادي باعلى صوته حتى ان خفت ان يسمع الناس من ورائي فمسكت
قال يوما كنت متوجها على بعض المقابر فرأيت اصحابها في غاية التمني
يرجون نفس العمل الصالح وبعضهم يمنون كثرة ذلك فوقع بصري

Marfat.com

نزعي المحقق المجدد رضي الله عنه لكاغه فرأيته متمكنا على سرير المحبوبية خارجة عن
دائرة التمني والترجي راسا ورأيته في شأن وكمال لو اظهر من ذلك
لتحير الناس وما ازداد اكثرهم الا انكارا وجحودا وفي يوم وفاة المرحوم
الشيخ لطف الله لقد توجهت لكلمة كثيرة حتى جعلته باذن الله كالثوب
الابيض الذي نقي من الدنس وقلت يوما الهي وسيدي اغفر له
فالهمت انه مغفور قال يوما في سيدي الشيخ محمد فرخ دفن ولد اخر
من اولاده لبشرت فيهما بما نشربا لخير واخوانا سابقا عند المجدد رضي
قال يوما نوديت بان نسبتك عزيزة اي مقامك اليوم مقام المحبوبية
وقد مر تفصيل بعض انواعها ولبعضه الوصال العيان في البشارات عند بيان
الولاية الاحمدية قال ليلة كنت في روضة المجدد رضي الله تعالى عنه فاردت
ان اذكر عنده مسئلة قد اوقعت الناس في التحير واستفسره عنه حقيقة
حقيقتها فتوجهت اليه رضي الله عنه واذا انظري على مسند العلى والحضرة
الخاتمية ومركز المحبوبية وظهرت دائرة المقربين حواليها فرأيت المجدد
رضي الله عنه قائما عنده في الاقربين مستغرقا في مشاهدة جماله الانور
حيث لم يبق فيه شعور غيره ثم بعد وجدت كلهم كذلك والهمت ان هنا
ليس لهم الذين يشاهدة المراة الاتم شيئا وانكشف لي مراتبا طلبت
علمه قبل وما استفدت من حضرة المجدد رضي ايضا قال يوما نوديت البارحة
تمام الليلة بهذه الكلمة المبشرة شرفناك بمقام الشفاعة فنال بمقام
الشفاعة فطوبى لاصحابي ثم طوبى قال ليلة في العشرة الاخير من شهر

رمضان

Marfat.com

رمضان المبارك لما وضعت جبهتي للسجدة انكشف لي ثمة ساعة القدر
ورأيت ملائكة امداد العظام فانظر شأن هذه الليلة من بين الليالي و
عنايته سلطنة رب المتعالي فقرأ الشيخ محمد فرخ في الوتر سورة القدر
قال رأيت من عظمتها الليلة الآن ما لم أر قبل ذلك لها مثلها لسلطان
كسلطان عرشه يوم عرسه قال يوما نوديت البارحة بان الذي
خدمك الليلة صار وساد وكان ذلك عنده تبع من اصحابه قال يوما في
بعض ولده تلألأ منه نور حتى بلغ الافق الاعلى وعلى السموات العلى
قال قد غلب علي يوما شوق لقاء الرفيق الاعلى سبحانه وتعالى حيث
لا يحاط تعبيرا او تحريرا فبينما انا اذ خطر بقلبي حساب يوم القيمة وغدائه شدائد
وعقابه وراني متلوثا بانواع المعاصي فعلمت انه عالم بما يفعل بي وما
يعمل بغيري واين تدرينه فكيف ينبغي لك هذا الشوق وثمة هذه العقبات
فيتيسر الوصول الى سعادة دونها قطع الحجب ودونهن صرح بالفارسية
ديوانگي
كجا ما ر كجا ر بخبر ز لفش تحت كا بدر سر افتاد فتنبهت لا اتق نفسك في هذا الغم
والهم والتندم كيف ترحل على السلطان الحجازي مسرورا ما مؤمنا بقربه
فلذلك حيفا قال يوما كنت متوجها الى جناب القدس في سلطان الوقت
مد الله ظله فبينما انا اذ نوديت بالفارسية كذا بر ويش ما ست
فالحمد لله على ذلك قال يوما كنت متوجها الى جناب القدس في [illegible]
القيمه
الوقت على صاحب هذا الفقر واشار الله الى ان رجل من ارباب الطريقة
فوجدته لم يخرج من مرض اشتد به ذلك لثرا فيها ضعيفا نحيفا قلت ما السر

في ذلك يا سيدي قال الله اعلم لعله فرغ من الحساب وخلص من العقاب وقد وجدته
متألما جدا لفراق اهله ومنزله ولقد مضى عليه تحت التراب سنون كثيرة
فاياك وكثرة المخالطة مع الاهل والمحبة بالمال فانها تورث تعلقا المخا
بها وما يزول الى يوم القيمة ولنعم ما قيل بالفارسية اي سرا و باغ تو
زندان تو خانمان تو بلاى جان تو قال ثم سالت فيه ما ظهر عليه من معنى
قول النبي صلى الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة
من حفرة من حفر النيران رواه الترمذي عن ابن مسعود فقال يفتح من
قبر كل مسلم الى الجنة كوة حسب درجته ثم بينا في حمام كانت عندي اني
ارى توجهها خالصا الى حضرة الاحد فكيف يكون الانسان افضل توجهنا
منها فسكت يسيرا ثم قال ان الانسان له توجه الى جناب القدس مع
هذه العوائق والموانع وليس لها مانع من التوجه اليه اصلا كان الانسان
افضل ثم ذكر من خصائص الانسان ومعارف شاذة وفضائله
كل يوم سبحان ربي ان المشايخ يحذرون ويخلون لعدم الوصول الى
الى الذات البحت دون الحجب وبرفع المتوسط من البين واني كلما
اتوجه وافكر لا اجد واسطة ولا حائلا بيني وبين الذات الاقدس ولو ذرة
او جناح بعوضة ثم توجه حينا فرفع راسه وقال لا يظهر الا ذلك ثم توجه
وقال ما قال او لا فعل ذلك غير مرة الى ان قال فلم يظهر حاصل الا انكشف
فاني يوما قد كشف لي عند سبحانه عالم المثال فهو عالم جسماني كثير عجائبه تو سعة
بحيث يسع هذا العالم انه اسموت بتمامه وشراشره في زاوية

Marfat.com

منه نشأ الجبال والجمال والاشجار والانهار مثل هذا العالم وتقلب السكان
وتعدد الصنايع وتكثر الوقايع في الشوارع والمشارع كذلك بل
كان اهل الديار يشغلون ويحضرون الاطعمة الملونة النفيسة ثم و
يعبطون والسموات والارض وكان الله عليما حكيما قال ربما كنت سمعت بها
على قبر فلان وسمي رجلا من اهل البلده فرأيت قد اجتمعت عليه الظلمات
والحزن بما اخذه فتوجهت حسنا لدفعها حتى شفعت عنه ورفع عنه ما كان
عليه من المواخذه والمحاسبة قلت وعند النظر بعين هذه الحكاية ما
لا يحتمله نطاق هذا المختصر فبالجملة كانت المعاملة على هذا العامي قال يوما لي
ولده خليل الله مجذوبا ذو استعداد قال شيخه باستعداد حضرات المجددية
رض فان حصل ملحق حرمة نقلية رض قال يوما قبل هذا اني اشاهد ان ا
بحضورك هذا هو موضع الكنز ستقبض قريبا من زمن قال يوما ان
قد يطعمني الله ويسقيني في الصيام كما اخبر بذلك المخبر الصادق صلى الله عليه وسلم
انما يطعمني ربي ويسقيني وذلك انما هو معنى ان يطعم ليس مما يأكلون
ويشربون قلت وذلك لكمال وراثته له عليه السلام وذكر عنده رجل من
من اصحابه اني كنت ذهبت يوم صايما فاشتد على الظما بشده
ورجعت الى مضجعك يا سيدي فنمت هناك اذ رأيت شربة
احلى من ماء الفانيذ والسكر فشربتها فلما استيقظت وجدت
هنا حلاوة تلك الشربة موجودة لي وذهب الظماء وانقلب العرق

بفضل الله تعالى وما ذلك الا ببركة ذلك المصحف المجيد المطهر قلت يوما ان قرآن
زاده الله هدايته وارشاده المظهر في الكشف على صورة حبل مستقيم وربما
ابله متعلقين متدليين به فهذا حبل الله المتين وعروة الوثقى التي
لا انفصام لها فتمسكوا بها تجاوز الله عنى قال يوما اني رايت عند مقام كريم
عظيم والهيبة. ان هذا المقام لاصحابك فبينما انا اذ ظهر جماعة من الانبياء
في غاية الجمال والبهاء مع العظمة والكبرياء بتشريفات نفيسة حسان وتيجان
لطيفة حتى اتفق لي ان هؤلاء عليهم السلام ايضا يدخلون هذا المقام
فقلت اذن كيف يكون لاصحابي مساغ فيها فرايتهم عن خطوه وجلسوا
على المجلس حسب الدرجات ثم رايت طائفة من اصحابي ادخلوا
فيه وقعد واستغفر الجمع لعلك فيهم يا عبد الاحد قال يوما عند ذكره
بعض عنايات ربه تعالى فقرة بالمحمدية في شانه عظم الله شانه ثم علمت انها
انها عبارة عن مقام الرشاد قلت يوما ظهر البارحة من قبر والدي نور عجيب
فقلت ثم اغطيت هذا النور قبل تكثره قولها الا هو الا رشيد قال يوما
حين قرأ عليه اخي الصالح سعد الدين محمد قرآن المجيد رضي الله تعالى عنه
بمقدار ربع قد رضي الله بي بهذا المقام العالي قبل هذا في
زمن شبابي قال يوما رايت الصحابة رضي الله عنهم اجتمعوا في
مقام ورايتني مع جماعة من اخيار المجيد رضي الله تعالى عنه في ناحيه
من ذلك المحفل وطلبوا رضي الله تعالى عنهم قرطاسا فكتبوا كتابا

فارسلوه

فارسلوه الى حضرة النبي عليه السلام وقالوا يا رسول الله ان هؤلاء
يدعون انهم ساوونا في معارف الخاصة الالهية وهم ما حملوا ما حملنا
من المجاهدات والرياضات فكيف ساووهم معنا فكتب اليهم حبيب الله
عليه الصلوة والسلام في جوابهم هذه الآية الكريمة ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء
والله ذو الفضل العظيم قلت فليتدبر من هذه الرؤيا الصالحة والواقعة
الصادقة المنبئة بقوله عليه السلام مثل امتي كمثل المطر لا يدرى اوله خير
ام اخره رواه ابو يعلى عن علي واحمد والترمذي عن انس ورجال عن جمع
من الصحابة عظم شان سيدنا الشيخ نفع الله الخلائق من بركاته وخيراته وقد
كتب اخوه امام الاولياء الشيخ محمد المعصوم هذه المعاملة في صحيفة الى بعض
وكتب عليها ان كفى بها مجالا ورأيت في صحيفة العلماء بالشيخ بهذه الكريمة
بكرم سيدنا الشيخ امر امها نه الكلمات الثلاث انه اي سيدنا الشيخ مثل
ابيه في الورع والتقوى وانه معتقد ومتحقق بجميع كلمات المجدد رض وان
المجدد رض علمنا بعض عند لقائنا بالغيب عنه من الحقائق والاسرار
الغامضة وذكر بعض الطالبين اني كنت في روضة المجدد رض مراقبا
اذ نعست فرأيت جماعة من الصحابة رض يتكلمون في سيدنا الشيخ ويتعجبون
في تساويه معهم في المقامات فعمدوا الى قرطاس فكتبوا اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما استعجبتك انفا واجابهم صلى الله عليه وسلم كذلك الى نعمتك سابقة
من غيرنا وان ذلك البعض حدث العهد عندنا لا نعرف لذات سيدنا
الى ابد خصه المرادية بقيته فلا تكن من هذه القصص الحق من الغافلين

ولا الممترين قال يوما حين عرضت عليه بعض خواص اسرار المجددية واخص من
انبائك بها قلت لبعض الاخوان قال كيف يظهر مثل هذه الغوامض اللازم
استتارها واني يوم يمضي على بعض الفقراء بشر بذلك الى نفسه الطيبة
ولا يرد عليه امور مثل ذلك لكن ينبغي استتارها فتحيرت من قول ذلك
ويومئذ علمت اني ما اخذت من حضرته المعارف الا كاخذ الاناء بالابرة من
المحيط الاعظم وكنت اظن قبل ذلك اني كلما ورد عليه وارد صغيرا او كبيرا
سمعته واطلع عليه ولو اشارة او كناية وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله
وصحبه اجمعين واعلم اني بدائي بعد تاليف المقالات والخاتمة ان اذكر فيه
ختم الخوجها الذي هو ترياق للحاجات ومجرب للمصيبات واجعل
الخاتمة حسنة فاعلم ان من يهم بامر فليتوضا فانه من الشرائط كاحضار شيء
من المأكولات والاحسن الحلاوات ويقرأ فاتحة الكتاب سبع مرات
ثم يصلي على النبي عليه السلام مائة مرة ثم يقرأ سورة الم نشرح تسعة
وسبعين مرة ثم يقرأ سورة الاخلاص احدى والف مرة ويقرأ ام
الكتاب سبع مرات ويسمي على راس كل سورة ثم يصلي على النبي عليه
وعلى آله الف صلوة وسلام مائة مرة ولا يترك هذا الترتيب فيه ابدا
وقيل تقديم الصلوة على الفاتحة في ختمه لكن الاصح هو الاول وعليه عمل
مشايخنا العموم وهو الواقع على قوله كما تحمده بعد وسلام على عباده الذين
اصطفى ثم يقول اهديت ثواب هذا الختم الى حضرت الخوجها الذين هذا الختم
منسوب اليهم ويستمد منهم متوجها متضرعا اليهم ويقرأ الفاتحة ذلك

ادق

Marfat.com

وآخره مرة مرة للتيمن ومن آدابه الصمت فيه الا تعلما لمن انذكر في الختم
ولا يذكر فيه الا مكملا نقشبنديا متوضئا وان لم توجد نقشبندية فكل
صالح وان يكون الختم يوم الاربعاء او الخميس او الجمعة او ليلة الجمعة ويجوز
في كل ليل او نهار وآخر دعويهم ان الحمد لله رب العالمين بعون الله الملك
الوهاب تمت وفرغت من تاليف هذه الرسالة في شهر شوال سنة ثمان وستين
والف من الهجرة النبوية على صاحبها من الصلوات افضلها ومن
التحيات والتسليمات اتمها واكملها فالرجاء من ناظريها ومستمعيها ان
يشتغلوا المؤلف ويدعو لحسن الخاتمة بان يعامله الله معه معاملة الملك
الاخيار في القبر ولا يخزيه يوم النشر والدنيا جسر في الطريق لا
يعمرها ولا يسكنها الا الغريق تكليف عزيزا في دار دنيا ويرجعنا الى بيت
التراب يلوح الخط في القرطاس دهرا وكاتبه رميم في التراب
فاعتبروا يا اولي الابصار سبحان ربك رب العزة عما يصفون
وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين الحمد لله قد تم هذه
الرسالة من مصنفات محبوب الصمد سيدنا الشيخ عبد الاحد دام بركاته

الراقم من عبد الضعيف الراجي
الى رحمة الله الصمد عبده محمد

[illegible]

تخریج آیات لطائف المدینہ از محمد عالم مختار حق

آیات	حوالہ نمبر	سطر نمبر	صفحہ نمبر
سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	۱۷: ۱	۱	۱۱۲
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝	۵۶: ۱۰۔۱۱	۱۰	۱۲۰
اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	۲۱: ۱۰۳۔۱۰۱	۱۰	۱۲۰
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝	۵۳: ۹	۱۹	۱۲۳
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝	۲۰: ۱۰۸	۶	۱۲۹
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ	۱۸: ۲۴	۷	۱۲۹
لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ	۶: ۷۶	۱۶	۱۲۹
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝	۶: ۷۹	۱۸	۱۲۹
اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ	۱۱: ۱۲۳	۳	۱۳۰
وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا	۱۸: ۲۴	۴	۱۳۰
كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ	۲۵: ۴۵	۱۰	۱۳۰
جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۝	۲۵: ۴۵	۲۰	۱۳۰
قَبْضًا یَّسِیْرًا ۝	۲۵: ۴۶	۱	۱۳۱
وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝	۱۵: ۲۳	۱۳۔۲	۱۳۱
ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا	۹: ۱۱۸	۱۱	۱۳۱
الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ	۳۵: ۱۸	۱۵	۱۳۲

نوٹ: مخطوطہ میں ناقل سے بعض آیات کے نقل کرنے میں غلطی ہوگئی ہے
یہاں درست آیات نقل کی گئی ہیں۔

Marfat.com

آیات	حوالہ نمبر	سطر نمبر	صفحہ نمبر
وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝	۲۰:۱۴	۹	۱۳۷
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا	۱۹:۲۷	۱۳	۱۴۱
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ	۵۴:۷	۱۹	۱۴۱
مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	۹۷:۳	[illegible]	۱۴۳
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ	۹۶:۳	۱۳	۱۴۴
غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝	۳۰:۳۰	۱۸	۱۴۴
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	۶۸:۳	۱۷	۱۵۰
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ	۱۶۹:۳	۴	۱۵۳
اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ	۶۱:۲	۱۵	۱۵۵
مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝	۲۴:۱۴	۱۱	۱۶۴
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝	۲۶:۱۴	۱۲	۱۶۴
وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝	۷۶:۱۲	۳	۱۶۶

Marfat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	آیات
۱۶۶	۳	۷۶:۱۲	وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝
۱۶۹	۲	۲۶:۴۳	وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝
۱۷۱	۱	۴۲:۱۵	اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
۱۷۱	۱۵	۳۱:۱۳	وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا
۱۷۶	۱۲	۳۳:۲۹	لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
۱۸۲	۶	۱۱۴:۳	يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ
۱۸۹	۱۸	۴:۶۲	ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝
۱۹۱	۱۲	۳۷: ۱۸۱_۱۸۲	سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

Marfat.com

تاریخ وصال حضرت خواجه محمد سعید قدس سره ناظمش تصنیف حضرت وحدت

از پی یکهزار و پنجم سال | بود از هجرت نبی طلل
کامد از کان کائنات برون | گوهر برتر از مثال و مثل
یعنی از لطف خاص ربانی | وز عنایات لم یزال یزل
پسرے شد عطا بقطب زمان | مجتبای خدای عز و جل
شیخ احمد مجدد ملت | حافظ شرع از زوال و زلل
آن شه دین که ملک ملک فانش | نپذیرد ز دست دیو خلل
نی پسر آفتاب کرد طلوع | با هزاران شرف ز برج حمل
کرده پرواز تا از این زندان | مرغ روحش بمرغزار اجل
ز مثالش کسی بوادی علم | نه نظیرش کسی بکوی عمل
نه در اقطاب اربعش مانند | نه در ابدال اربعینش بدل
خازن رحمت خدای کریم | وارث دولت رسول اجل
نام او کز ازل سعید آمد | بر سعادت بود دلیل اول
خاک راهش چه ماه چه خورشید | جبه سائش چه مشتری چه زحل
گر شمیمش رسد صبا گردد | عارف آید ز کوی او در غل
آن امام زمان ز طاعت حق | نشده یک زمان ز راه کسل
تا شبی ساقیان عالم قدس | برکشیدند باده‌های اجل
همه درکار آن ولی گردند | جمع کردند با شراب و عسل
جام وحدت کشید و کوثر ساخت | قصهٔ پردراز طول امل
شیونش کرده ملک با ملکوت | ماتمش داشت ماه تا بزحل

مادهٔ تاریخ میلاد	سال میلاد او فیوض حق است گر بنا شد شهور دخل عمل	فیوض حق سنه ۱۰۰۵ هجری
سال عمرش نمایت لله	۶۵	گر عدد خواهی از حساب جمل
مادهٔ تاریخ وفات	سال رحلت چو پاپی ار خوانی رفت قطب زمان سعید ازل	رفت قطب زمان سعید ازل سنه ۱۰۷۰

Lata'if-ul-Madina

[Rotograph of an Unique Manuscript]

Life and thoughts of

Kh. Muhammad Saeed s/o
(1005-1071 ah/ 1596-1661 ad)
Hazrat Imam-i Rabbani Mujaddid-i alf-i Sani

Compiled by

Sh. Abdul Ahad Wahdat Sirhindi
(1050-1126 ah/1640-1714 ad)

Edited, annotated and translated
by

Muhammad Iqbal Mujaddidi

Published by

Houza-e-Naqshbandia

H.no-5, Ajmari Street, Hajvari Muhallah Data Gunj Buksh,
Lahore, Pakistan
1325/2004

Marfat.com